وبہ نستعین

# اسماء الاسرار

## تصنیف شریف



قدوۃ سالکین زمن خواجہ خواجگان دکن حضرت خواجہ صدر الدین
ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ

بہ تصحیح و تحشیہ

جناب مولوی سید عطا حسین صاحب ایم اے
ناظم تعمیرات وظیفہ یاب

مطبوعہ
اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹر چار مینار حیدر آباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



الحمد للہ المنفرد بالعظمۃ والجلال۔ المنزہ عن الشرکا والنظراء والامثال لاالہ الاھو عالم الغیب والشہادت الکبیر المتعال۔ والصلوٰۃ والسلام علی صاحب الجود والجمال ذی المجد والکمال سید نا ومولانا محمد ن الھادی لے الرشد والمنقذ من الضلال۔ وعلی الہ واصحابہ الذین اتبعوہ فی الاقوال والاعمال والاحوال

امام العارفین قدوۃ الواصلین حضرت بندہ نواز خواجہ صدرالدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی رفعت شان اور علوم مرتبت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بقول صاحب مرآت الاسرار" او بزرگترین خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود او دہی بود" حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں"سید محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی است۔ جامع است میان سیادت وعلم وولایت شانے رفیع ورتبتے منیع وکلام عالی دارد۔ اور امیان مشایخ چشت مشربے خاص ودرمیان اسرار حقیقت طریقے مخصوص است" سلسلہ علیہ چشتیہ میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے تصنیف وتالیف کی جانب توجہ کی اور کثرت سے کتابیں اور رسالے تصنیف کئے جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ خود فرماتے ہیں:۔

"ہر کس کہ دران حضرت سلوک کرد چیزے مخصوص شد ما بسخن مخصوصیم

خدائے مارا دولت بیان اسرار خویش داد ہر چند میخواہیم کہ نظر من از سخن ساقط شود نشد"

آپ کی تصانیف میں اسمار الاسرار بڑے پائے کی کتاب ہے جس میں بقول حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "حقائق و معارف بزبان برمز و ایما و الفاظ و اشارات بیان کردہ" دیباچہ میں سبب تصنیف کو بیان فرما کر حضرت مصنف قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں ۔

"در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار تحمل بعض مردم احرار را آن طرف لحظہ شود و توقفے بر بعض خفایا الهیات یابند"

اس کتاب کی عظمت کا اندازہ خود مصنف ہی کے الفاظ سے ہوسکتا ہے۔ فرماتے ہیں

ان کتابنا ھٰذا المسمی باسمار الاسرار کِتَابٌ لَّا یَاتِیۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ ولایختلف احد من خلفه لیس فیه الا التجرید التوحید و افراد التفرید"

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

"اصحاب این قدر بدانند کہ از خود چیزے ننوشتہ ایم ہر چہ مارا املا کردند ما بر ستملی خویش ہماں چیز را بلا زیادت و نقصان حکایت کردیم وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۔ نعت محمد رسول اللہ است ہر کہ اتباع او کند و اہتمامش در سنت او بود و رفتن بر طریقۂ او باشد شمۂ از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدی و بیان سر القرب اللدنی است نصیبۂ او گردد"

اس کتاب کے متعلق بعض بزرگوں کا یہ خیال بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ فن تصوف و سلوک و معارف میں ہندوستان میں اس سے بہتر اور اعلیٰ تر کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی ۔ مبتدی متوسط اور منتہی سب کے لئے مفید ہے ۔ اس میں ذکر ہے ۔

شغل ہے۔ مراقبہ ہے۔ مراتب سلوک کا بیان ہے عشق ہے۔ توحید ہے۔ حقایق ہے معارف ہے۔ غرض سب ہی کچھ ہے۔

اس کتاب کا اکثر حصہ نہایت غامض ہے۔ بلکہ بعض بعض مضامین کو حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بطور معما اور متشابہات کے تحریر فرمایا ہے اور بہت جگہ حروف مقطعات سے کام لیا ہے۔ سمر اول میں فرماتے ہیں۔

"و چند سخنے کہ اینجا بہ تحقیق تعمیق یافت و در اسمار ما آن قدر کہ نظارہ کنی خارج ازیں نیابی مگر چند سطرے کہ بازگو نہ نبشتہ ام و چند حرفے متہجیاتے کہ متشابہات است آں خاصہ ما است"

سمر ہشتاد و ششم میں اس سے زیادہ وضاحت سے فرماتے ہیں:۔

"مرا پسند ایں حروف متہجیات را برآری وآن را بیانے مکنی فائدہ چیست گویم دو فائدہ یکے آنکہ یاد کردے است مرا و دوم آنکہ بعرفہ اھلہ و دیگر اظہار اسرار در صحرا نہادن بہر گفتار رضائے جلیل جبار نیست۔"

اس کتاب کی تصحیح میں بہت وقت اٹھانی پڑی اول تو اس کے نسخے نہایت کمیاب ہیں۔ اور جو ملے وہ بہت غلط لکھے ہوئے۔ میرے پاس ایک جدید الخط نسخہ موجود تھا۔ اس میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس نسخہ سے نقل کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت قدیم الخط نسخے کی نقل ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ایک نسخہ میرے محترم دوست مولانا معشوق حسین خانصاحب بی۔اے۔ المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر کے پاس سے ملا۔ اس کی کتابت حیدرآباد دکن میں ۱۰۴۸ھ میں بعہد سلطنت شاہجہان و عبداللہ قطب شاہ ہوی ہے تیسرا نسخہ مکرمی مولانا حکیم سید مظفر حسین صاحب کے کتاب خانہ سے ملا اس کے اول و آخر کے چند ورق غایب ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتابت پرانی ہے اور کتاب میں جابجا تصحیح بھی دی گئی ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں اسمار الاسرار کی ایک نہایت مبسوط شرح (نمبر ۲۰۴۶ التصوف) مسمی بہ اسرار اسمار

بھی موجود ہے۔ شارح علیہ الرحمۃ کا نام مجھے اس کتاب میں کہیں نظر نہیں آیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید ید اللہ حسینی قدس اللہ سرہٗ (نبیرۂ حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ) کے خلیفہ کے مرید ہیں۔ اس کتاب کی تاریخ اختتام تالیف غرہ ماہ جمادی الآخر ۱۱۱۱ھ ہے۔ یہ شرح حامل المتن ہے ۔ اس کے علاوہ اسمار الاسرار کی ایک اور شرح مسمی بہ تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ مجھے نواب معشوق یار جنگ بہادر کے کتاب خانہ سے دستیاب ہوی۔ اس کے مصنف حضرت خواجہ بندہ نواز کے بڑے فرزند حضرت سید اکبر حسینی قدس اللہ سرہما ہیں۔ یہ شرح انہوں نے اپنے والد ماجد کی اجازت سے لکھی اور اس کو ان کی نظر مبارک سے گذرانا بھی تھا۔ یہ کتاب پوری اسمار الاسرار کی شرح نہیں ہے بلکہ اس میں صرف اسمار ۴۹۔ ۷۳۔ ۷۶۔ ۸۔ ۷۔ اور ۸۱ کی مکمل شرح ہے۔ اور اس کے علادہ کتاب کے بعض متفرق دقیق اور غامض مضامین کی شرح کی گئی ہے اور اصطلاحات صوفیہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔ حال میں اس شرح کا ایک نسخہ کتب خانۂ آصفیہ نے بھی حاصل کیا ہے

تصحیح کے لئے مجھے جو کچھ سرمایہ بہم پہونچ سکا وہ اسی قدر تھا۔ ان میں نواب معشوق یار جنگ بہادر کی کتاب مکتوبہ ۱۰۸۵ھ زیادہ صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اس کو پیش نظر رکھکر اور بقیہ چار کتابوں سے مقابلہ کر کے حتی المقدور کامل صحت کے ساتھ میں نے اسمار الاسرار کی از ابتدا تا انتہا نقل کی اور فاضل محترم مولانا سید ہاشمی صاحب مترجم دار الترجمہ سرکار عالی کے حوالہ کیا جن کی سعی سے اور جن کی نگرانی میں یہ کتاب اعظم اسٹیم پریس میں طبع کی جا کر شایع ہو رہی ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ان کی سعی کو مشکور کرے۔

مذکورۂ بالا کتابوں میں جہاں کتابت کی صریح غلطیاں نظر آئیں ان کی تصحیح کر دی گئی اور جہاں جہاں اختلافات تھے۔ وہ میری نقل کردہ کتاب کے حاشیہ پر لکھدیے گئے۔

کتاب کی تصحیح اور نقل کرتے وقت میرا ارادہ ہوا کہ اس کے مشکل مقامات کی شرح اسرار اسمار سے ملخص کر کے بطور حاشیہ یا فٹ نوٹ کے لکھتا جاؤں چنانچہ ابتدا کے چند اسمار میں ایسا کیا گیا لیکن اس میں دقتیں بڑھتی گئیں اور بہت سے سمر ایسے ملے

جن کے لئے پوری شرح کی ضرورت معلوم ہوی اس لئے یہ ارادہ ترک کردیا گیا اور خیال یہ کیا گیا کہ جب حق سبحانہ وتعالیٰ موقع دے تو (اگر اسرار اسمار نہ ہوسکے) کم از کم کتاب تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ ہی طبع کرادیجائے اسرار اسمار شرح اسمار الاسرار سے جہاں جہاں مضامین ملخص کرکے بطور فٹ نوٹ یا حاشیہ لکھے گئے تھے وہ کتاب کے ساتھ طبع کرادے گئے ہیں۔ اور ہر جگہ اس کی علامت کیلئے حرف ش لکھدیا گیا ہے۔ بعض بعض غیر متداول الفاظ کے معانی لغت کی کتابوں سے لکھدئے گئے ہیں۔ اور ان کتابوں کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ مثلاً منتہی الارب کے لئے م۔ اور برہان قاطع کے لئے ب۔ ق۔ معدودے چند مقامات پر حسب ضرورت میں نے اپنی جانب سے نہایت اختصار کے ساتھ معانی کی صراحت کردی ہے اور وہاں حرف ع لکھدیا ہے۔

مختلف نسخوں کے مقابلہ سے اسمار الاسرار کی نقل حتی المقدر نہایت صحت کے ساتھ مرتب کی گئی اور یہ نقل مطبع کو طبع کے لئے دی گئی۔ کاپی اور پروف کی تصیح میں بھی محنت اور جانفشانی سے کام لیا گیا بریں ہم بدقسمتی سے طباعت میں صدہا غلطیاں پیدا ہوگئیں اور مطبوعہ کتاب کے ساتھ طویل غلط نامہ شریک کرنے کی ضرورت پڑی۔ ناظرین کرام غلطنامہ سے کتاب کی تصیح فرمالیں۔ کاپی نویسی میں بعض بعض جگہ عبارتیں اور الفاظ مکرر لکھدئے گئے مکرر عبارتوں اور الفاظ کو محو کرنا پڑا اس لئے طباعت میں ماقبل اور مابعد کی عبارتوں اور الفاظ کے درمیان جگہ خالی رہ گئی۔ بعض بعض جگہ کاپی نویسی میں عبارتیں اور الفاظ چھوٹ گئے انہیں لکھنا پڑا جس کی وجہ سے سطریں نزدیک نزدیک ہوگئیں اور عبارتیں گنجان ہوگئیں۔ اہتمام یہ کیا گیا تھا کہ ہر سمر علحدہ علحدہ صفحہ سے لکھا جائے لیکن طباعت میں چند اسمار کے متعلق یہ اہتمام قایم نہیں رہا۔

آخر میں ایک امر کی وضاحت نہایت ضرور ہے۔ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز نے دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"وکتابنا ھٰذا علیٰ وفق التنزیل محیط بالتفسیر و
التاویل وعلیٰ عدد تلک السور"

مصنف اسرار اسمار نے اس عبارت کی شرح میں لکھا ہے :۔

" یعنی سور تہائے قرآن صد وچہار دہ است وکتاب سمرہم
وفق آن بر صد وچہار دہ سمر منتہی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود"

اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور اسمار الاسرار
بھی بہ اتباع قرآن پاک ۱۱۴ سمروں پر مشتمل ہے لیکن جس طرح یہ کتاب طبع
ہو کر شایع ہو رہی ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر
اور حکیم سید مظفر حسین صاحب کے نسخوں میں اور کتب خانہ آصفیہ کی شرح اسمار
الاسرار (یعنی اسرار اسمار نمبر ۱۴۶ تصوف) میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہی ہے
لیکن وہ نسخہ جو میرے پاس ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۴ ہے اس اختلاف کی
وجہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سمر ۷۴ ہفتاد وچہارم کو کھیعص خطاب
با محمد شد" سے شروع کرکے" الاول والآخر والدائم ہو" پر ختم کر دیا ہے اور اس کے
بعد" از کھیعص تراچہ شعور" سے سمر ہفتاد وپنجم کو شروع کرکے" وہمہ است زمن
باقی وباقی ہمہ اوست" پر ختم کیا ہے۔ اس کے بعد" اتفاق ارباب طریقت و
اصحاب حقیقت است" سے سمر ۷۶ ہفتاد وششم کو شروع کیا ہے لیکن جو نسخہ میرے
پاس ہے اسمیں" کھیعص خطاب با محمد شد" سے" وہمہ است زمن باقی وباقی ہمہ
اوست" تک تمام مضمون کو صرف ایک سمر ۷۴ ہفتاد وچہارم کے ضمن میں لکھا
ہے اور" اتفاق ارباب طریقت واصحاب حقیقت است" سے سمر ہفتاد و
پنجم شروع کیا ہے۔ اس طرح اس کتاب میں اسمار کی تعداد صرف ۱۱۴ ہے
میرے خیال میں یہی صحیح بھی ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
اشارہ کیا ہے کہ اسمار الاسرار میں سمروں کی تعداد ۱۱۴ ہے دوسرے یہ کہ" کھیعص
خطاب با محمد شد" سے" وہمہ است زمن باقی وباقی ہمہ اوست" تک تمام عبارت

اگر غور سے دیکھی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سب مضمون ایک ہی سمر کے تحت ہونا چاہیے چونکہ تین نسخوں میں اس کے خلاف تھا اس لئے طباعت میں انہیں کی اتباع کی گئی لیکن میری ذاتی رائے یہی ہے کہ مطبوعہ کتاب کے سمر ۴۲ و سمر ۴۵ کے مضامین ایک ہی سمر کے تحت ہونے چاہئیں لہذا سمروں کی تعداد صرف ۱۱۴ ہوگی۔

حق سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسمار الاسرار طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے ارحم الراحمین اس کتاب مستطاب سے مسلمانوں کو مستفید کرے۔ ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اولیا اور صلحا مستور ہو چکے اور ان کی صحبتوں سے ہم محروم ہو گئے لیکن شکر ہے کہ ان کی کتابیں اب بھی موجود ہیں۔ کاش ان کتابوں سے ہی حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو مستفید ہونے کا موقع مرحمت فرمائے۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو اس پر آشوب زمانہ میں ایمان کو سلامت رکھنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ آج سے چھ سو سال پہلے حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ناکامی کے مضمون کو اپنے الفاظ میں اس طرح ادا فرمایا ہے:-

"چنانچہ طبیب تنہا حکما اند طبیب دلہا انبیا اند و بعد ایشان خلفائے ایشان۔ اکنون کہ بید ولتی ما درزاد فرو بردو اد بار اصلی غرق کرد و دریافت پیغامبر ممکن نہ کہ آن در بستہ شدہ و ادراک خلیفۂ پیغامبر میسر نہ کہ ایشاں در عالم کم شدند و گم گشتند۔ ادبار ما اقبال ایشاں را کجا دریابد این شقاوت وبے دولتی ما بر در سعادت و آستانۂ دولت ایشان کجا رسد این در نیز بستہ شد در حق ما۔ رحمت بر جان خسرو باد کہ گفت۔

**فرد**

در مجلس وصالت دریا کشند مستاں چوں دور خسرو آمد می در سبو نماند

این جا نماند ما مشتے معلولان و مریضان را و خاکساران را و مدبران را مگر آنکہ کتب ایشاں کہ عقاید و معاملات ایشاں در و مکتوب است

و روش و طریق ایشان در رو مطور چنگ بدان زنیم و امام و مقتدائے خود سازیم تا اگر خورشید دولت از ما بید ولتان فروشد، بارے چراغے بود و ہذا اکثیر تمنا۔ این است کہ گفت۔

**فرد**

از بخت بدم اگر فروشد خورشید　　از نور رخت مہا چراغے گیرم

و اگر نعوذ باللہ این درہم لبتہ شود آنگہ چہ من و چہ تو و چہ فرعون و نمرود و چہ ابولہب و ابوجہل۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

**فرد**

مسکین حسن مگوید اے بخت عشاق تو خوش

گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

سید عطا حسین

۲۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۰ھ

اسمار الاسرار کا ایک خطی نسخہ ذخیرۂ شیرانی کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور میں محفوظ ہے۔ محررہ محمد اقبال مجددی ۳ جولائی ۱۹۷۱ء لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق اللیل والنہار وجاعل الظلمات والانوار والصلوٰۃ علےٰ محمد رسول اللہ المختار وعلیٰ عترتہ الاطہار وصحابتہ الاخیار من المہاجرین والانصار۔

وبعد فان کتابنا ھذا المسمی بہ اسمار الاسرار کِتَابٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ ولا یختلفہ احد من خلقہ لیس فیہ الا تجرید التوحید وافراد التفرید وماکان دین من الادیان وزمان من الازمان یخالفہ ویبائنہ انہ سبحانہٗ واحد لاشریک لہ احد فرد صمد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَشْھَدُ ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہٗ۔

ایھا الاصحاب وایھا الارباب علیکم بالتثبیت والارتباط فی معانی کتاب اللہ واسرارہ بالتمکن والثبات وکتابنا

لہ قولہ تجرید التوحید وافراد التفرید۔ مراد ازیں ہر دو مقام صمدیت است کہ جامع الکل است و ورار او مقامی وسلکے نباشد وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ایں باشد وفرق میان تجرید وتفرید وتوحید آنست کہ اول خالی کردن نفس را از علائق ظاہری و دوم دل را از حجب نورانی وسیوم روح را از ماسوی اللہ۔ ش۔

هذا علی وفق التنزیل محیط بالتفسیر والتاویل وعلی عدد
تلک السور وایاکم ان تظنوا فیه الهذر والنذر یعرف ذلک
بالفکر والنظر فیه واللہ الموفق وبہ نستعین۔

حمد بحید و مدح بعید مر ممدوحی و محمودی را کہ کل المحامد والمدایح
یرجع الیہ وشکر بیشمار و ذکر با تذکار بسیار مر مشکوری و مذکوری را کہ لا احصی
ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک خطبہ کبریای اوست۔ ظاہر
باطنی کہ شدت ظہور او بطون اوست شاہدی کہ لا یغیب وغایبی کہ لا یحضر۔ ازلی
ابدی کہ لیس قبلہ شی ولا بعدہ شی لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ۝ نعت آن افریدگار باشد لا یتجلی فی صورۃ مرتین ولا یتجلی
فی صورت اثنین ۝ اعظم شان وکمال شیون اوست۔

درود بر پیغامبر او کہ از احدیہ احمد امدہ از احمد بمجد رسیدہ من اطاعنی
فقد اطاع اللہ طغرای قربت و منزلت اوست ومن عصانی فقد عصی
اللہ دورباش دربان حضرت اوست۔

والسلام والتحیت بر اصحاب و ارباب او کہ ہریک در بذل مال و نفس خویش
در رہ دین او بذل مجہود کردند و او در حق حقیقت ایشان بیانی روشن فرمود اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ خصوصاً من بینہم الاربعۃ
الذین سبقت لہم منا الحسنی صدیقہ الصدق کہ در فضل وشرف
او الناطق بالحق القایل بالصدق فرمود لو کنت متخذاً خلیلاً غیر ربی لاتخذت
ابا بکر خلیلاً۔ و محدث و مستنطق قرینہ الفاروق کہ در شان او این بیان کرد
لقد کان فی الامم محدثون ولو کان فی امتی فعمر و مجہز جیش العسرت ذو النو

الصدیق

سلہ قولہ وعلی عدد تلک السور۔ یعنی سور تہای قرآن صد وچہاردہ است وکتاب ہم ہم در فوق آن بر عقد چہاردہ
ہم مبنی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود کہ تبع بنور اتباع و روشنی آن میرد۔ ش۔ سلہ قولہ الہذر والنذر۔ الہذر بذال
المعجمہ بیہودہ وبیفایدہ گفتن و بسیار گفتن الہذر والنذر الشیٔ الحقیر۔ ش۔ سلہ محدث بفتح الدال و تشدید ہا الرجل
الصادق الظن۔ ش۔ سلہ محدثون بفتح الدال حدیث کردہ شدگان و ایشان انبیا اند و اگر بعد من نبی بودی
عمر بودی۔ ش۔

من بین الائمۃ الخلیفۃ الحق المقتول المظلوم عند آراء اہل العلم عثمان و رابعہم المرتضیٰ العلی الاعلیٰ الاقرب منہم حسباً و نسباً و اقضاہم علماً و اد باً ما من فضل و شرف الاجازہ و ما من بر و احسان الافازہ الوصی النبی المولیٰ العلی اسمہ حیدر لقبہ کرار و ہو شیخ المشائخ و قدوۃ الاحرار رضوان اللہ علیہم اجمعین و علیٰ من تبعہم و احبہم وجانب عن حد التفریط و الافراط و نطق فیہم بالصدق و الثبات انہم خلفاء اللہ و خلفاؤہ و انہم قرانہ و قرناؤہ

اما بعد چند گہے بلکہ زیادت ازمہی بر بخی کہ وجع المتاپاک را گنجی باشد و لمرضی کہ موت را عرضی بود مبتلا و گرفتار بودم۔ تقدیر آسمانی و خواست ربانی صحتی را بنام ما بشتے کرد دماغ لطیف و سبک شد گران سنگی بباد ہوا رفت بخاصیت طبیعت میل بر غزلے و شعری شد گفتم لاحول ولا قوۃ الا باللہ چہ کار من است وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ نعت کار من شود بضرورت فکر مائل بر سمر شد در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار محتمل بعض مردم احرار را آن طرف لحظ شود و توفی بر بعض خفایا الہیات یابند و اصحاب این قدر بدانند کہ از خود چیزی نہ نبشتہ ایم ہرچہ مارا املا کردند ما بر مستملی خویش ہماں چیز را بلا زیادت و نقصان حکایت کردیم وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ نعت محمد رسول اللہ است ہرکہ اتباع او کند و اہتمامش در سنت او بود و رفتن بر طریقہ او باشد شمہ از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدیٰ است و بیان ستر القرب و الدنیٰ است نصیبہ گیرد فلتصنع الی قالتنا ولا تتبع الہویٰ۔

---

ش ۶ ۔ وصی آنکہ قائم مقام کسی باشد و نبی ہمراد ۔ ش ۷ تاپاک اضطراب و بیقراری پیدا کنندہ ع

۸ و آن خفایای از نہایت مقام ولایت است و بدایت مقام صمدیت است کہ خاصہ حضرت محمد لیست من بین سائر الانبیاء ۔ ش ۹ قولہ و اصحاب این قدر بدانند الخ ۔ این مقام فناء فنا و بقاء بقاگویندش۔

# سمر اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الباء حرف الایصال والتضمین
ابتداء الموجودات باللہ والحادثات من اللہ ومامن موجود الا
به ومنه۔ از یکی جز یکی نیاید و آن یکی نه عین او باشد نه غیر او یک طرف او عین
آمد دوم طرف او غیر الواحد لایصدر منه الا الواحد یکی را در یکی
ضرب کنی همان یکی باشد کثرت هم از احدیت آمد یک را دو جا نهادی دو شد و
یک را سه جا نهادی سه شد علی هذا الی المائتین والالوف۔ وآنکه وجودات را
اقتضائی گویم ذات او این اقتضا کرد از وجودی باشد اگر با آن وجود اراد
گوئی نقصان او گفته باشی یا کمال۔ تو که گوئی عالم مرکب از هیولی وصورت است
وهیولی قدیم است وصورت حادث اگر هیولی بدان بیانی که من کردم بی شبه
قدیم است نه قدیمی که غیر اوست تعالی هو سبحانه آن ظالم که عالم را قدیم
گوید بدانچه از توحید بالحادشود او را گویند جز این افلاک چرا افلاک دیگر پیش
ازین نه بوده است آن انیت و نا بود کرد این فلکے وشمسیے وقمرے دیگر پیدا آورد
زمانی بصورت تجلی کرده بود زمان دیگر بشکلی وهیئتی دیگر پیدا آمد لایتجلی فی
صورة مرتین ولا یتجلی فی صورة اثنین جز این معنی چیزی دیگر چه باشد
پیش ازین آدم ده آدم دیگر بوده اند تاریخ ابتداء عالم بمحاسبان وهندسان
دادم در ضبط کسی و در ربط کسی نیاید۔ سوال موسی از ابتدای وجود رب تعالی و
جوابی که او شنود که مرا نگویند و اعتقاد نه کنند که کی باز هستم و باشم ابتدائی و انتهائی
مرا نیست پیش از ظهور این عالم در عالمها پیدا آمدم یکی از آن اینست چیانی بهفت
چند این جهان آفریده ام مالامال بدانه مروارید و قدر آن دانه مقدار دانه
سرشف باشد و مرغی از زر آفریدم بعد ششش مهی یک دانه خوردی الحکایت۔

وآنکه گویند العناصر الاربعۃ قدیمہ نہ بدین معنی است
کہ قدیم او قدم رب است تعالیٰ بل چنانکہ یکی قدیم گوئی یعنی سبقتی دارد از
وجودات دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کان الرب[1]
فی عماء[2] واین نیز بدانی الآن کما کان لا یتغیر بذاتہ ولا فی صفاتہ
بِسْمِ اسم را مقحم گویند این سخن از عربیت دور نیست اسم السلام علیکما
استشہاد این است اما ما گوئیم میخواہد از اسم مسمیٰ ترقی کند واز افعال بصفات
واز صفات بذات ودر عایتہ للادب ہم باشد محرک وفاعلی ومسکن ومہیج اسم اعظم
است گفتہ اند الموجود الا یصیر معدوما بل ینتقل من صورت
الی صورت ومن مادۃ الی مادۃ ومن ہیئۃ الی ہیئۃ ازین
موجود نور مطلق مراد است کہ فیض قدیم اوست گاہی بآدم متعلق میشود گاہی بحوا
وقتی بابلیس وقتی بقابیل وہابیل۔ اوستاد ابو القاسم گوید بہ وَحَّدَ مَنْ
وَحَّدَ وبہ اَلحَدَ مَنْ اَلحَدَ گفتار این حکما است کہ این مرد ن زادنی
است دیگر۔

اللہِ اسم ذات غیر مصنوع وغیر موضوع وبیان اشتقاقی کہ کنند بی
دلیل کند کہ موضوع ومصنوع نگویند اَلِہَ یَالِہُ اِذَا عَبَدَ واَلَہَ یَالَہُ اِذَا تَحَیَّرَ واَلِہَ یَا
لِہُ اِذَا اَتَاہُ ہمہ معنی دلیل برین کرد کہ اسمی قدیم است نہ موضوع نہ مصنوع
غایت ما فی الباب مناسب معنی گفتی اللہ مصدر الموجودات ومصدر
از اضداد است بر مبتدی ومنتہی ہردو دلیل کند اِنَّہُ ھُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ
از خود پیدا کند بخود باز گرداند از اجمال بتفصیل آورد واز تفصیل باز باجمال برد۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مشتقان من الرحمۃ بمعنی الحنو والعطف ای ایصال
الرحمۃ وہردو برای مبالغت راند اَلرَّحْمٰنُ بالتدلی وَالرَّحِیْمُ بالتسلی

[1] ترمذی از ابی رزین روایت کردہ ودر مشکوٰۃ از ترمذی آوردہ قال قلت یا رسول اللہ
این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ھواء وما فوقہ ھواء وخلق
عرشہ من الماء ع [2] عما ابر تنگ را گویند کہ عبارت از حجاب عظمت است کہ درۃ بیضا فی
روضۃ خضراء اشارت بدوست۔ ش

الرحمن بالتخلی والرحیم بالتجلی الرحمن بالتجلی الرحیم بالتدلی الرحمن بالتشکل الرحیم بالتمثل الرحمن بالقربت الرحیم بالوحدت الرحمن بالایصال والرحیم بالاتصال این امور اضافی است هر دو کلمہ مبالغت اند ثم الاشتغال علیٰ ما قال اهل اللغت واما اولو الاحوال فی وقت وحال علیٰ ما یقتضیہ من اللہ الکبیر المتعال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اللام للجنس شمولہ بحکم بانّ کلّ المحامد للہ لا محمود الا اللہ اگرچہ مرکسی را بوہم خویش مدح کند آن مدح باری بود تعالیٰ بچند اعتبار اگر تحقیق آن محامد بر آن شخص راست داہل آن جز آن خداوند نیست پس بحقیقت حمد مر او را باشد بروی عاریت شمرند۔ ودیگر خالق افعال اوست کسی مرکسی را حمدی کرد خالق حمد آن خداوند است وخالق صفت محمودی اہم خدا بتعالیٰ ہست پس بحقیقت حمد جز او را نباشد۔ ودیگر وجود ہر شئی بفیض اوست ہرچہ با آن شی است بفیض اوست پس ہر حمدی کہ کردہ باشی ہم او را کردہ باشی۔ کافر بت را پرست و مدح وثنای او گوید بت را کہ تراشید وصنعت تصویر بت صانع او را کہ آموخت وعبادت آن بت پرست کہ آفرید تفکری کن در تامل شو بحقیقت وان کل المحامد یرجع الیہ تعالیٰ اللہ سبحانہٗ گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ حمد نفسہٗ بنفسہٖ وحمدہ نفسہ اتمّ من حمد نا ایّاہ زیراچہ حمد ما معلول است پس حمد او اتم باشد حمدہٗ قومٌ لاکرامہ وانعامہ وطائفۃ لافضالہٖ وشخص حمدہٗ فانیًا فی حمدہ وشخصٌ باقیًا بحمدہ ومنهم[1] من حمدہ مستہلکًا فی حمدہ ومنهم من حمدہ مستنطقًا بحمدہ منهم[2] ومنهم فمنهم ثمّ وثمّ[3] فثم ہمیں جملہ حکایت جنیدؒ ربطی درستی می باشد شخصی بحضرت جنید الحمد للہ گفت جنید گفت اتمم یعنی رب العالمین باوی گوی او گفت ومن العالمون

---

[1] ومنهم من حمدہ مستہلکا فی حمدہ مجذوب مجرد است ومنهم من حمدہ مستنطقا بحمدہ مجذوب سالک وباقی ممکن بیان نیست۔ش۔ [2] منهم ومنهم فمنهم اہل علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین اند۔ش۔ [3] ثم وثم فثم حق الحقیقت وحقیقت الحق وحق الحق۔ش۔

حتیٰ یذکرہ مع اللہ قال الجنید قلبہ فان الحادث اذا قورن بالقدیم
لم یبق لہ اثر یکی کوزۂ را از برف ساخت کوزہ را پر آب کرد در من یزید[1] داشت
آفتاب بروی تافت کوزہ را عین آب یافت سوار[2] کان آبی دیدہ وجودات را
بدان قیاس کن ترا محقق شد کہ کل المحامد یرجع الیہ سبحانہ ولام اللہ
ہمین اختصاص تقاضا کند ملک[3]۔ چنانچہ گوئی الضحک للانسان والجل
للفرس۔ اللہ مستجمع بجمیع صفاتہ تعالیٰ و لذا قیل ہو الاسم
الاعظم علی الحقیقت و من قال کلاما فی اشتقاقہ فہو دال ایضا علی
انہ مستجمع لجمیع الصفات۔ قال شیخ الاسلام ابو سعید الخراز
فی کتاب درجات المریدین" ومنہم من جاوز حد نسیان حظوظ نفسہ ا
نوقع فی نسیان خطہ من اللہ ونسیان حاجتہ الی اللہ فیقول لا ادری ما ارید وما
اقول ومن انا ومن این انا ضاع اسمی فلا اسم لی وجہلت فلا علم
لی وعلمت فلا جہل لی واشوقاہ الی من یعرفنا ما اقول واذا قیل لاحدہم
ماترید قال اللہ وما تقول قال اللہ وما علمت قال اللہ فلو تکلمت
جوارحہ لقالت اللہ فاعضاؤہ ومفاصلہ ممتلیۃ من نور اللہ الخزون
عندہ ثم یصیرون فی القرب الی غایت لا یقدر احدہم ان یقول
اللہ لانہ ورد من الحقیقت علی الحقیقت ومن اللہ علی اللہ فلا
یکون فیہ من اللہ فضلا ان یقول علی الحقیقت اللہ وانتہی عقل العقلاء
الی الحیرت ولا حیرت ومعناہ لا حیرت فیما ہو فیہ" قولہ فوقع فی
نسیان حظہ من اللہ وحاجتہ الی اللہ ہیچ میدانی چہ میگوید فیض با
مستفیض خویش یکی مینماید آنگہ حظ از کہ گیرد وحظ از کہ خواہد کہ خود را مستہلک وعین او شدہ
می بیند۔ قولہ "فیقول لا ادری ما ارید وما اقول" بیت۔ اینجا کہ منم نہ لاست

---

[1] من یزید کیست کہ زیادہ کند بہای او۔ استعمال این در فروختن کالا است کنایہ از بازار ع۔ش۔ [2] سوار کان حباب۔ ش۔ [3] "وملک" یعنی چون این چنین کند او تعالیٰ مالک او گردد وا و مملوک ویا آنکہ الحمد مالک ومتصرف وخواجہ جہان گردد وہمہ عالم مملوک او باشد وللمالک ان یتصرف فی ملکہ کیف یشاء افضل باشدت کانک معفو عنک وزرک این باشد۔ ش۔

نے جای نعم - زیرا چہ ہمہ یکی است نہ افزونست نہ کم + "ومن انا ومن این انا" ہر آئینہ مرید میگوید چہ میخواہم و برای چہ میخواہم وکیستم و از کجا ام وکرا میخواہم چو خودرا گم می بیند وخودرا از خود رفتہ می یابد وجز اوئی اورا بدو نمی شناسد - قولہ "ضاع اسمی فلا اسم لی" نامی ونگہ نہادہ بود بوہم ودی وگمان تفصیلی واجمالی وجزئی وکلی آن وہم بحقیقت مضمحل شد عن الحق روی بروز نمود - قولہ "وجھلت فلا علم لی وعلمت فلا جھل لی" اکنون علم جہل شد وجہل علم شد علمیکہ بخود داشت آن علم گم شد جہل باز آمد وعلمیکہ بدو داشت آن علم نعتی وصفتی وگر ظاہر گشت گفتہ اند چندان بدا کہ بدانی نمیدانم - قولہ "واشوقاہ الی من یعرف ما اقول" اشارتی بدین میکند اینجا محرمی نیابی ودمی را نہ بینی مساعدی نباشد ادای آن را عبارت این آید واشوقاہ الی من یعرف تحفۂ دگر بران شوق خود واشوقاہ میگوید کہ آن اوراہمبران شوقاہ افتد چنانکہ گوئی وازیداہ - قولہ "واذا قیل لاحدھم ما ترید قال اللہ" قول وفعل حال ومقام لحم ودم ہمہ اللہ شد - قولہ "فاعضاءہ ومفاصلہ ممتلیۃ من نور اللہ المخزون عندہ" گوئی انسان خزانہ است کہ نور قدوسی وسبوحی انجا مخزون است ہمان نور مخزونست کہ در مفاصل ومواصل او در لحم ودم او اللہ است - قولہ "ثم یصیرون فی القرب الی غایت لا یقدر احدھم ان یقول اللہ" ہر آئینہ قادر چہ باشد محل گفتار نماند غوک کہ در دریا غرق شدہ است دران غرقاب قابلیت ندارد کہ فریاد کند مگر آنکہ سر از وبیرون کشد چنانچہ گفتہ اند

شعر

الحمد للہ علی النبی کضفدع یسکن فی الیم
ان ھی فاہت ملیت مالحا وان سکتت ماتت من الغم

قولہ "لانہ ورد من الحقیقت علی الحقیقت" او براوست حقیقت بر حقیقت نزول کردہ است واز خدا بخدا رسیدہ است - قولہ "وانتھی عقل العقلاء الی الحیرت" یعنی عقل عرفانی عاقل - عارف دو است یکی غائب یکی

عاقل با غائب سخن نیست سخن با عاقل است۔ قولہ "ولاحیرت" چو اوعین حیرت گشت حیرت چہ معنی دارد۔

چند سخنی کہ اینجا بہ تحقیق نهمیق یافت در اسرار ما آن قدر کہ نظارہ کنی خارج ازین نیابی مگر چند سطری کہ باز گونہ بنشتہ ام و چند حرفے متهجیائی کہ متشابهات است آن خاصہ ما است مگر کہ و اسطی چہ پردہ دری کرد گفت یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ها یحبونہ راجع الی الذات دون النعوت والصفات ابو ہریرہ گفتہ است حفظت من رسول اللہ وعائین من العلم وعاءٌ لقد بثثتہ و دعاء لو بثثتہ لقطع منی ھذا البلعوم و نظارہ شو کہ زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ در شعر خود چہ اشارت کردہ است۔ ؎

انی لاکتم من علمی جواھرہ　کیلا یری الحق ذو جهل فیفتتنا

و آن تمام در سمر نوشتہ ام اختفار او کلام مقلوب ما ہم موجب اینست۔

رَبِّ بچند معنی است الرب المصلح الرب السید الرب المربی پرورند قومی را بغذا پرورد و قومی را بقوت عشق پرورد و قومی را بدر محبت پرورد و قومی را اصلاح مزاج ایشان کند از تشتت و تفرق بتوحد آرد از منقص بہ تنعم دار[د] قوم فقوم ثم قوم مردی را سید الابرار و سید الاخیار و سید الاسرار و سید الکبار ساز د مردی را واقف اسرار مرشد قوم رئیس الطائفہ خاتم الانبیا افضل الاولیا فعلی ہذا۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا مملوک را از مالک ترهیبہ تمام است تا آنکہ موالی سادات را صدقہ نباشد ہر لاحقہ حکم سابقہ خویش دارد میان بندہ و حق ربطی هست کہ ہم بدان ربط ضبط است إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ رحمت و غضب ہم موجب اینست کہ اگر نسبتی باد نبود برنگ و خشت چہ غضب شود فَإِذَا هُو خَصِيمٌ مُّبِينٌ ایں حادث را با آن قدیم چہ مخاصمت و لکن فیہ سرٌ۔ يَوْمِ الدِّينِ معارفت ضروری شود کافر حکم کفر خویش بر خود حکم کند کہ او مستحق دوزخ است۔ بہشتی باعساس خویش داند کہ تجلی فضل بر وست البتہ بہشتی باشد ما رخود را خود شناسد کہ سزا گفتن استحقاق او است

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ نعبد را بر نستعین مقدم داشت زیرا چه عبادت حق رب است و استعانت حق بنده اول تذلل بعد از ان استعانت رسم و عادت چه دیده از هر که چیزی خواهی البته ذل خود را پیش آری و آنگه از وی رحمتی بطلبی ۔ دیگر فنا بر بقا مقدم است اول فانی الصفت دا لذات گردی بعد از ان بقا باللہ شوی ۔ لا الصفات

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ نظاره شو نخست حمد و ثنا مقدم داشت چنانچه شرط طالب و سائل است و طرز گدا و خواهنده است بصفت رحمت و رافت و لطف و کرم و قدرت بر ایصال نعمت و راحت و پس آن تعلیم در آمد کرد به تعلق و تشبث و به تذلل و نعبد و هم از و استعانت طلبد و اگر نه آن خواهنده آن روندار د که او را بغیر اعانت او و استعانت او قسمتی نصیبه شود و پس آنکه ارکان شرائط طلب را مقدم کرد بعد از ان بهمه عجز و انکسار خواست که اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ هدایت بر سه معنی است یکی آنکه بیان ره و مقصد کنند و اسباب و آلات رفتن بدستش و هند دوم آنکه خود رهبر و رهنما و پیشوا شوند بره راست برند و بمقصد رسانند این هر دو صفت پیران و مرشدان است ایشان همین کنند و همین طریق بره برند ۔ سیوم آنکه با این هر دو که گفتیم خلق فعل هدایت در ان شخص کند هر قدمیکه نهد آن قدم را او آفریند خود حامل او باشد بر گرفته بمنزل رساند این را صوفیان مجذوب متدارک نامند ۔ ما در چگونه بچه را می پرورد ایصال منافع و احتما از مضار می فرماید همه روز در کنار گرفته میدارد چنانچه بایزید گوید الصوفیه اطفال فی حجر الحق ۔

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تعیین می کند انچه انبیا ر مرسل و اولیا مقرب را داده حضوری غیبتی فنائی بقائی صحوی سکری رسیدنی که بازگشت نباشد الواصل لا یرجع نقدانه جنبه در جنبه او باشد ۔ صِرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ آنست معرفت[1] با عبادت معرفت با محبت[2] عبودیت[3] با ربوبیت تجلی با تجلی اگر این جمع شود ۔

---

[1] "معرفت با عبادت" از عرفا دیدم که معرفتی دارند فاما عبادت نه و این معرفت عند اللہ مقبول نباشد ۔ ش

[2] "معرفت با محبت" این ابلغ از اول است اول در حق اهل افعال و صفات و ثانی در حق اهل ذات ۔ ش

[3] عبودیت با ربوبیت ۔ این خاصه حضرت رسالت[4] است و چندی معدود از امت خاص اکنون عبودیت می باید دانست یا مصدری است چنانکه فاعلیت ای کونه عبداً مامورا راضیاً فی جمیع الاحوال ۔ بقیه بر صفحه ۱۱

خوف و رجا عز و ذل یکجا جمع شود این صفت اولیا و انبیا است مُنعِمٌ علیہ ایشان اند۔

مَغضُوب اوست کہ طرفی را عاطل و عاری باشد و طرفی را تشبث

ضال۔ آن بود کہ مرد بحق و حقیقت نرسیدہ عبادت خشک را مقصود داشتہ

چنانکہ زہاد و عباد و متقیان را شنیدہ باشی و یا نصیب مائی از اقسام معرفت او را

شدہ باشد زمام نفس را کشادہ کند یھیمر فی کل واد بود بزرگ بلائی است

یکی را اعتقاد افتد کہ ورای آنکہ من دانستہ ام رہی و کاری نیست و بلائی سخت تر

و بدتر این است کہ خود گمان برد بمنتہا رسیدم کار من یکجائی است ہرچہ خوش آید

مرا کنم زیان کار نباشد زیراچہ افعل ما شئت من اللہ است ہرچہ تو کنی

بکن تو آن منی و من آن توم و بحق قدم شیخ نصیر الدین محمود و بحرمت مرتضیٰ و

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ ان مسکین بی دین در ورطہ افتادہ است

کہ خدائی خواہد او را بحقیقت حق رہ دہد اگر از من استوارنداری طرف انبیا لحظہ

کن از ارواح جنید و شبلی و بایزید پرس۔ محمد حسینی تغمدہ اللہ بالرحمۃ از خود نمیگوید

بی منطق و بی بصر نقد وقت اوست غوک دریا را از دریا پرس کہ ہم از دریا رستہ

است ہم در دریا ماندہم از و خورد و ہم از و آشامد و بدو باز گردد کہ از دست

دریا چگونہ می نالد و چگونہ فریاد برمی آرد۔ محققی از زبان او میگوید شعر

الحمد للہ علیٰ اننی — کضفدع یسکن فی الیم

ان ھی فاہت ملیت ماءھا — وان سکتت ماتت من الغم

---

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۰) عبادت صد سالہ بعبودیت یک لحہ نرسد عبادات از بہر عبودیت است و آن رضا بقضا است کہ راضی

بودن یکساعت بقضا اللہ بہتر از صد سالہ عبادت کہ صائم الدہر و قائم اللیل باشد و ربوبیت بودن او رب و آن

رابطہ خاص است میان بندہ و مولی ہر کرا ابرار اطلاع و بندہ او را ہیچ چیز دشوار نباشد و ہمہ چیز

ویرانیک بندہ و محتاج الیہ داند رشش۔

# سمر دوم

(۰)

گرگانی[۱] که شیر بیشهٔ وحدانی نگر که چه روباه[۲] بازی کرده چه میگوید ولم یصل بعد آنکه پس این چه باشد یا اتحاد و یا لا هو الا هو یا هو[۴] هو[۳] آنکه گرگانی انجا ره دوگانی می نماید از ورا ر و ر ا نشانی نمیدید معیت را کار و باری و نام و بانگی می نهد و هُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ هیچ[۵] شیدانی از کجا بکجا رفته ۲ اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ هیچ خبر هست که بکدام بادیه می انداز د خرلیقه[۶] در بحر خضیم[۷] افتاده است اگر گوی بحر درون خرلیقه است یا برون است یا فرود و بالا اوست یا نه درون نه برون فرود نه بالا عجب کاری یا این گوئی نقطه است از جزو لا یتجزی عبارت توان کرد باعتباری چه گوی اللّٰہ احدٌ یا آن تصور کن هر چند و هم گماری او از ان بیشتر بیشتر باشد وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِیْطٌ اثبات دو زخ کرد و جو[۸] جحیم نعیم و جحیم رخ نمودند در ار الورای این هردو اعتبار را فرو افگنده است محمد از

[۱] خواجه ابو علی محمد فضل فارمدی مرشد ابو القاسم گرگانی است از و روایت می کند ان اسماء التسعة والتعین یصیر من صفات العبد وهو غیر واصل فی السلوک دبرایتی وهو بعد فی السلوک ولم یصل۔ش۔[۲] روباه بازی ازان میگوید که مطلقاً میگوید و لم یصل او واصل شده است فاما بکمال مراتب وصول نرسیده و نهایت درجات او برنرفته در حقیقت چون مطلوب را انهایتی و غایتی نباشد طلب طالب را از کجا نهایت قصور کند مصراع بسیر تشنه مستقی دور یا همچنان باقی۔ پس واصل فاصل واصل باشد و بعد بعد قرب قرب۔ قرب قرب۔ بعد بعد باشد بلکه بعد بعد بعد قرب قرب قرب قرب قرب قرب بعد بعد بعد دان و این از الهیات است۔ش [۳]۔ این از صمدیات است و معنی لا هو الا هو این است نیست ماهیت و حقیقت او تعالی زاید بر وجود او۔ش [۴] عبارت از انوار صمدیت است که وراء مقام الهیت است که آن

بقیہ بر صفحہ (۱۳)۔

از دعوت بکار رمانده است اِنّ دبك لیشتاق الیك جلوه گری خویش کرده است شهی با عروسی بنهامائی ومنی اوی وتوی میرفت پرده غیرت بر هردو افتاد عروس باشد خه از هردو یکی هم نه ورا رالورا چنین فرموده است سبحان الله خطبهٔ من والحمد لله رتبهٔ من همه عالم در قبضهٔ من ومن از همه همه از سه وچهار وپنج وهفت بیرون نه مردمان مرا مطلق ومقید نامند دیگر آن نفس جزئی ویکی دیگر فیض از ئی نه که من منم واین همه اوهام وخیالات مردمان ذات الظنون والحسانات باشد منهم فمنهم ثم منهم۔

بقیہ حاشیہ بر صفحہ (۱۲) آن عبارت از لاهو الاهو است اول بدین فایز گردد بعد بدان رسد اول مقام انبیا است ودوم مقام حضرت محمدی است که همه پیغامبران آرزوی آن کردند۔ ش
؎ بیان گرگانی دال بر معیت ذات است باوجود علوی وسفلی که الله نور السموات والارض۔ ش۔ ؎ خریقہ دانہ سرشف۔ ؎ خضم بمعنی قعر هر شئے که بسیار بزرگ شود واورا خضیم نامند۔ ش۔

# سمر سیوم[3]

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ فرماید العلم نقطة کثرها[1] الجہل
این جہل کدام باشد من علم جہل[2] ازین جہل این حکایت کنند من عرف
اللہ طال لسانہ رب را شناختند ربوبیت را نہ شناختند شناختند ولی بنہایت
وکفایت نہ شد۔ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ چگونہ در حصر و بیان آید من عرف
اللہ کَلَّ لسانہ وره بندی درستی کرده است این صفت میسر نہ شود مگر از
دو سہ و پنج و ہفت بر گذری از ورا دو را آگاہی نہ ہر آئینہ کل لسانہ درست
شیند الساکت عن الحق شیطان آخرش نہ کہ شیلنت عبارت از
بعد است بیچاره غوکی کہ در دریاست اگر سر برآورد از و بدو رود آن گاه
آہنگی از و بر آید در آہنگ رنگ آمیزی تواند کرد و آنکہ خود غرق است در
ظلمات تنگیست ہم چشم و زبان را چنان بر بستہ است و چنان بر آن ہر دو در

---

[1] کثرها الجہل یعنی بسیار گردانید آن نقطہ را جہل مردمان۔ یعنی علم وحدت صرف مشابہ نقطہ است کہ از و حرف کلمہ و کلام و جہل آید و در ہمہ آن نقطہ موجود باشد بغیر او قوام ایشان نباشد ہمچنین از وحدت صرف کہ وجود بحث و تصور با وج تعین اولی و دریای اول نامند و اسامی بسیار دارد و بحسب قوابل و محال و مظاہر و مشاہر بیشمار و احدیت کہ عبارت آن عدم ملاحظہ شی است و واحدیت عبارت از ملاحظہ شی است علم و نفس و اعیان ثابتہ و عالم مثال و عالم موجودات ہیاکل علوی سفلی حتی الذرات ظاہر شد کثرها الجہل اشارت بدین است کہ گفتیم جہل بہ نسبت علم است چون از یکی بہ دومی نمود جہل شد ہمچنین سیومی و چہارمی و ما لایتناہی و انزادجات نامند از ان طرف و درکات گویند ازین طرف اول طریق مجذوب سالک است و دومی طریق سالک مجذوب۔ ش [2] آری چون علم بنہایت رسید جہل نامند لان الشی اذا جاوز حده انعکس ضده۔ ش۔

رفته است بیچاره این غوک۔

ان هی فاہت ملیت مالحا　　　وان سکنت ماتت من الغم

آشنا خالی از بیگانگی نبود و جز ہوای متحرک نیست ز ہوا را در مستقر خود قرار تمام است ہرچہ از باد گوئی ہمہ بر باد باشد و آنکہ ورا رو را است در گفتار من و تو نیست روندگان را آنجا قرار نیست زیراچہ روح در راحت نیست و بازگشت از و از قضیۂ انکار ضروری باشد صیاد خواہ سیمرغ را بدام گیرد او یک گنجشک را بدام نمی تواند آورد سیمرغ راچون آرد عارفان را سلامی محققان را پیامی ثنا و دعای محمد حسینی ما امامی واللہ اعلم۔

# سمر چہارم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی لیلتہ المعراج فی احسن صورۃ ووضع کفیہ عن کتفی فوجدت بردھا فی صدری در حدیث چند معنی است ہریکی بقدر فہم خویش سخنی گفتہ است محدثان ومتفقہ گویند از متشابہات است واینجا عجب این است کہ او متشابہ فرماید و اصحاب از ان نپرسند مگر خود بہ تعین آن سخن میدانستند یا خود دانست کہ این متشابہ است نپرسند و آنکہ بعضی فقہا گویند کہ متشابہہ بر مصطفے اہم کشف نبود در آخرت شود خود کلام رسول اللہ متشابہ باشد سخن ایشان درست نبود نزد اہل لفظ کہ استخراج معنی از لفظ کنند فی احسن صورۃ ہمان معنی دارد وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ہر معنی کہ درین آیت است ہمان معنی این جا تصور کن و دیگر گفت فی احسن صُورۃ نگفت باحسن صورۃ صورت احسنی او نگاشت صنعتی لطیفی ساخت آن دلیل کرد بر حسن صنعت او و بر کمال قدرت او علی ہذا رایت ربی درست آید چنانچہ محمد واسع گوید ما رائت شیئاً الا ورایت الیہ فیہ

معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورۃ عبارت از تمثل و تشکل این سخن نیز یکی از متشابہات بود چہ گوئی او تعالیٰ لا یتغیر بذاتہ ولا فی صفاتہ بحدوث الاکوان تعالی اللہ عن ذٰلک علواً کبیرا و آنکہ ملحد اتحاد ورزد ودل روا نمیدارد کہ این سخن گویم وپس آن روکنم لاحول ولا قوۃ الا باللہ معنی دیگر خدا وند سبحانہ وتعالیٰ خواہد گوید طالبی مشتاق را وعاشقی دردمند را تسلی در دہانی بخشد صورتی صاف وشفاف عکس پذیرا فریند عین نور جمال لاہوت بروی تابد عکس آن در آن صاف شفاف پدید شود سبب مزید و ذوق وقوت آن شوق باشد طالب عاشق گوید رایت ربی فی احسن صورتِ و آنکہ بعضی ازین

بدین اشارت کنند کہ ما در خود دیدیم و آنکہ انا الحق و بعضی سبحانی گوید وجنید لیس
فی جبتی سوی اللہ فرماید از ین اشارت و رمزی ازین باشد۔

معنی دیگر شیشہ سپیدی صافی را در طاق نہی و رای آن چراغی افروختہ
داری شیشہ تمامہ چراغ نماید بنیندہ گوید کہ من درین طاق چراغی افروختہ دیدم۔

معنی دیگر معیت او باہمہ اشیا است چون این معنی بر دلی کشف شود
او گوید در ہرچہ نگہ کنم ترا بینم ازم اختیار احسن برای آن بودہ است لتکریمہ
وتعظیمہ وحرمتہ وعزتہ۔

معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورۃ ای انزھھا واعظمھا
واکرمھا وما یدل علی نزاھتہ من کل فصل ووصل وعیب و
شین وقرب وبعد آنکہ صورت چہ معنی دارد و شنیدہ صورت مسلہ وصورت
این کار چیست این راہم بر آن کار بر فھذا الیق بحال النبی ومحمد
الحسینی وھذا دینی ومعتقدی ونفسی فھو قریب من فھم نکاۃ
النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔

اما معنی وضع کفیہ فوجدت بردھا فی قلبی ربطا این بر ہر معنی کہ
گفتیم مرتب ومسلم است اگر من مینویسم بسیار گوئی میشود تو فہم کن بجبر۔ ومعنی دیگر خداوند
سبحانہ وتعالی خواہد کہ صفات حمیدۂ خویش واخلاق گزیدۂ خود مسمی کند این امر معنوی
را صورتی بیافریند و آن صورت احسن الصور واعدل الاشکال باشد این صورت
بر آن شخص تجلی کند بنیندہ گوید رایت ربی فی احسن صورت زیراچہ صفات
اللہ لیست عین ذات ولا غیر رب میگوید احسن میگوید دلیل بر لطف وجمال
کند ور شاہد چنین کہ خدا خواہد کہ کسی را بشارت بایصال دنیا کند وایصال دنیا و
بشارت اوامر نیست معنوی برای این را صورت عورتی آفریند وشکری آفرینید
بدست وی دہد مرد خود را بخواب بیند کہ عورتی بدست او شکر میدہد ومعبر تعبیر
کند کہ او را از دنیا چیزی رسد فکذلک ھھنا ھذا قول سدید وکلام عتید

و آنکه گویند رایت ربی ای سیدی مراد ازین جبرئیل باشد نیکو سخنی است اما نسبتی با کسی میبرد که او میگوید شب معراج رویت نبود چنانچه عایشه فرماید کذب علی محمد من قال رای ربه لیلة المعراج۔ معنی دیگر هم گویند رایت ربی وکنتُ مستقرا متجلیا فی احسن صورة یعنی علیٰ طلب ووجدان وشوق ومهذب من الاخلاق الذمیمة فوضع کفیه ای کف عنایته علیٰ کتفی کما هو داب المشفق الرحیم علی الصغیر فوجدت بردها فی قلبی ای حصل فی قلبی بردیقین هم برین تاویل که اینجا گفته ام در جمله معانی همین را تحقیق کن۔ کف عبارت از تقبل وکنایت از عنایت رحمن کنند چنانکه گفته است الصدقة تقع اولا فی کف الرحمن۔

# سمر پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

يُقَالُ لشئ الظاہر المظہر۔ و این ہر دو معنی اینجا درست اید چون وَهُوَ مَعَكُمْ را اعتبار کن ظاہر السموٰت درست آید زیرا چہ او ظاہر است گفتند الحق لشدت ظہورہ خفی کالنور فی السواد چنانچہ نور در سواد خفی است ظہور او نیز بر خلق ہمچنان خفی است انہ مع کل شی لا بمقارنۃ صفت قربت او ہمین تقاضا کند اگر مقارنت حسی باشد تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً آنچہ معیت بذات گویند بینہما اختلافی فاحشی رود ہر یکے مردیگری را تضلیلی کند اما اگر با معان نظر کنند بینہما تفاوتی نباشد زیرا کہ قرب اعتباری است نہ حسی این سخن شنیدہ باشی۔

او باہمہ در جمال چشم ہمہ کور او باہمہ در حدیث گوش ہمہ کر

وآنچہ دوام مشاہدہ را ادعا کردہ ہمبدین معنی است کہ گفتیم۔ بیت

از بعد مکن شکایت ای خستہ جگر کز غایت قرب من نہ بینی ما را

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہمین حکایت می کند وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ ہمین میفرماید۔ مَا رَئَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ ہمین اشارت دارد۔ معنی دوم مظہر السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ و این اظہار دو معنی دارد آنکہ اظہار یکے در مشاہدہ من و تو است ہمہ کس می دانند و می بینند معنی دیگر مظہر ہُمَا بظہورہ سراب صورت ہوا است و ہوا معنی سراب سراب را بی ہوا وجود نہ و ہوا را بی سراب ظہور نہ قوام او بدو و قوام سراب بہوا و ظہور ہوا بسراب اگر سراب نباشد ہوا نماید این مظہر کہ گفتیم دقیق سخنی است چہ دانم در فہم تو آید یا نہ آید سراب عکس ہوا است و ہوا عین سراب ماہی را پرسند از

کجا باشی چه چیزی بچه باز گردی او گوید از دریا ام بدریا باشم همان دریا خورم هم بدو آسایم هم بدو باز گردم يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ همه را باز گردانند بدو بر ند صورت بمعنی خویش باز گردد و آفتاب برآید سراب ناپدید گردد كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ۔

قوله تعالیٰ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَوٰةٍ۔ ای صفت نوره این قدر بیاید دانست هر چیزی که منزه از صور و اشکال او را خواهند تمثیل جزئی حسی نباشد زیرا چه تو از عالم حس وشاهد و حاضر هر آئینه تمثیل هر چه کنی بعالم خویش کنی اینجا گمان نبری که او بعینه همچنین باشد معنیش این بود که این محسوس بدان معقول غایب ماند الغرض همان معنی که من قبل گفته ایم همان معنی را الله سبحانه بدین تمثیل کرد فرمود که بدین ماند چنانکه در طاقی شیشه باشد در ان شیشه چراغی شد این طاق چون نماید و آن شیشه چگونه باشد آن طاق تمام روشن گردد و آن شیشه که در و چراغ است همچون آفتابی و ماهتابی باشد این آسمان وزمین و اهل ایشان همه دان طاق ماند فیض که از ورای و را تابشی در لاهوت انداخته است و از لاهوت در ملکوت افتاده است و از ملکوت بملک آمده جبروت عبارت از جمع هر سه ............ آنرا ناسوت نام کن فعلی نه اظهار او بظهوره باشد و ظهور او بظاهر آن باشد هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ رویتی بتمامها نموده اند و آنکه رویت را استحالت کند او گمان برد که این حاسه بصر از این روی که او است قرب بعد را اعتبار کند حدوث قدم را اثر دهد آن نادان نداند که اشیا بنور او متصف است همان نور اوست که نور خود را می بیند ما سوای الله غیر الله همین معنی فرماید و هر که دعوی انتسابی کند خرقانی از این جا گوید انا اقل من ربی بسنتین از این سنتین چه عبارت کرد دو نور را در میان دید زجاجه و چراغ و مشکات از و فیض گرفته گفت که من هم از و ام طاق که روشن است هم از و روشن است من بدو چیز از و کم ام یعنی از زجاجه و چراغ این جا اندیشه نیکو کن که عارفی ازین بیان نکرده است گویند به سنتین ای هو خالق

الوجود کما هو خالق العدم و این ہم گویند آمدن و رفتن و وسال عبارت ازین کہ من آیم و روم پس علی ہذا ابد وسال کم باشم ہم از و آیم ہمبد و روم وهو لا یتغیر بذاته ولا فی صفاته و مرا تغیر ذات و صفات. شبلی گوید۔ انا اقول و انا اسمع وهل فی الدار غیری یعنی کسی گوید و من شنوم و آنکس کہ گوید آن ظاہر نگفته و آن نوری کہ با ویست او گفته من کہ شنیدم نوری کہ با من است آن نور شنیده و آن ہر دو نور یکی پس انا اقول و انا اسمع وهل فی الدار غیری درست آید۔ یار من و برادر من و دوست من عبد اللہ جمال الدین مغربی این معنی را خوش نظمی کرده۔ شعر

کلامی الی سمعی راجع
لانی انا القایل السامع

وہم گفتار اوست۔ شعر

القائل والسامع والباصر هو والعالم باطن و الظاهر هو
الغائب ما سواه والحاضر هو الاول والدایم والاخر هو

هذا انا اللہ و ایاک لما تلقناه و اللہ اعلم۔ و باقی آیت ہمبر ربط ده اگر بیان کنم سخن دراز میشود و من میخواہم کہ کوتہ گردد و السلام۔

# سمر ششم ۶

قال اللہ تعالیٰ ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۰

محدث مفسر متفقہ گویدای استوٰی[1] چنانکہ مربع شنید وگویند کاستوٰی هذا و درین معنی از احادیث گمانند میشوند و درحدیث این معنی آمده است حق تعالی بر کرسی نشست فتکرکر الکرمی تا آنکہ بعض آواز کرسی بیرون ماند[1] وایشان گویند کہ جمیع اعضار انسان درو ی باثبات[2] است ایدی لہ کایدینا ووجہ لہ کوجہنا وہم بدین مردم ایشان را مجسمہ خوانند ایشان مجسمہ نہ اند اما چنین نماید صوفیان تشبہ و تمثل حکایت کنند خدا وند تعالی از ینہا برونست ۔ اگر سخن تحقیق خواہی از محمد حسینی شنو این عبارت از ان است کہ بارہا گفتہ ام اِنَّہٗ وَسَآءٍ کل ورآ محی الدین ابن اعرابی و متابعان او چنین گویند کہ ورای این وجود است وجودی نیست ہم از ین مطلق و مقید گویند و اور اکلکلی لطبیعی نامند استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کونہ وجودہ وجوہ عینہ محو وجودات باسرہا

استوٰی

[1] ۔ این راہم محملی ہست ہمانکہ ہر شی را صورتی و معنی است عدم تناہی او تعالی را بدین صورت بیان فرمود کہ بعض آواز کرسی بیرون ماند تا آنکہ صفت کرسی است وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ و یا صورت صفت احاطت او تعالی نمود ازین لازم نمی آید کہ او تعالی جسمی و صورتی و دست و پا دارد

[2] ۔ این جانبیز بسیار سخن است و از آنکہ جامع مظاہر کل علوی و سفلی و جمالی و جلالی صورت انسان است فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ خود را از ان ستود کہ ورار این چیزی دیگر نیست ظاہراً و باطناً و صفتاً و معناً پس صورت صفات کمال و ذات ذوالعز والجلال جز انسان نباشد و ہر یکی از اعضار اصلیہ و فضلیہ او مظہر صفتی است از صفات او تعالی اگر او را صورتی بودی جز صورت انسان نبودی سر يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ بشناس و دم مزن رش ۔

است دوزخی در دوزخ گوید فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ عجب
کارکی هنوز سد بصر بصیرت ایشان است با بهشتیان این سخن آمد که وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَة وجوه که رویت که وجوه چه باشد این جهان راجهان
غطا و استتار گویند آن جهان راجهان کشف وعیان خوانند باین همه از ورای
ورا کسی نشان ندهد وکسی را در وهم وخیال نیاید بیچاره محمد حسینی درین بلا گرفتار
و درین غرقاب افتاده درین قعر فرو شده درین بادیه گم گشته عجب عارفی خدا را
نشاختته و عارفش نامند مگر این شخص همین منم باری فهمی کن گویند ذاته حجابه آنرا که ذات
حجابه باشد تامل کن قابل عرفان باشد واحزنا دادس دا والمَا مردی با جفت
خود جفت خود را باجفت خود فرد انه دید با حسن الاضوات این نغمه سرائید انامن
اهوی ومن اهوی انا عجب کاری دو یکی چون شوند اتحاد از ایجاد نشان میدهد
واتحاد از یگانگی بیگانگی میکند فرض کنیم دو کاغذ باریک را سریش در میان زنی و مهره
برآن گردانی ازین دو یکی نماید اما دوی عقلی باقی است انسانا منسا ثانیا
مکین نصرانی از ثالث وثانی حکایت کند و معتقدان او را مشرک و کافر نامند
هر آئینه قدیم را با حادث اقترانی نیست اگر شود تسمیتی لهٗ انتر پیدا آید اتحاد
بین الشیئین والشخصین تصور توان کرد اینجا جز یکی صورت رونمی نماید چو اتحاد بر شرط
رفت کلام حلول خود فضول باشد او را ربطی بر فروغ و اصول نتوان داد مرغی
دانه چیند و چیزی بآن چینه سنگ ریزه هم بود عجب نه بینی که آن سنگینه در حوصله
او گم شد نده لحم ودمش گشتند۔ عائشہ یارسول اللہ گفت انه لیسو سوسنی
انك لست بنبی رسول اللہ فرمود اَدَبَلغت هذا گفت نعم رسول اللہ
فرمود شَنْشَنَةٌ اعرفها من اخزم او خود را شناخت که او نیست ذات
که نبوت از انبا و منبی انبای کند بیارا انبا فزاید جز از یگانگی نباشد۔ دیگر
بجنبد موجش خوانند و بر آید بخارش گویند هوا گیرد متراکم شود سحاب نام یابد چکیدن
گیرد باران خوانند روان شود نهر گویند باز بدریا پیوست همان دریاست که بود

لبصر و بصیرتا

انا من اهوی ومن اهوی انا این جا اشارت فرماید ؎

فالبحر بحر علی ما کان فی قدم ان الحوادث امواج و انهار
لا یحجبنک اشکال تشاکلها عمن تشکل فیها فهی استار

بحر گفته اند که باران هم از ان دریا دریا هم از ان باران و انکه گویند العناصر الاربعة قدیمة۔

# سمر هفتم

گفتار محمد واسع است ما رأیت شیئاً الا و رایت الله فیه نکره در حیز نفی افتاده است حکایت از عموم کند این دلیل بر دوام مشاهده است مشاهده را دو اعتبار است یکی نفکر و استدلال باز گردد در آیات و قطع متجاورات نظاره شود هر آئینه دلیل بر صانع حکیم علیم قادر ازلی باقی اوصافه تعالی کند این را نیز مشاهده خوانند یعنی درین حیرت و درین فکرت علم تحقیق میشود کان المتفکر المستدل یشاهد الرب تعالی و صنعته سبحانه و تعالی۔ دوم تعین و عیان چنانکه در وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ گویم هر شئی دلیل بر وجود خالق و صانع خویش کند این دلالت او گوئی قابل به تسبیح و تنزیه اوست تعالی کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ رمزی هم ازین میگوید کُلُّ شَیْءٍ موجبه کلی است چنانکه مَا رَاَیْتُ شَیْئًا در قوت سالبه کلی اِلَّا وَجْهَهٗ هر شئی که هست صفت فنا دار دیگر بر وجهی که دلیل هر صنعت و خلقت او میکند آن باقی است ازلی است اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اشارتی بدین میان می شود هر شئی دو وجه دارد وجه منه الی نفسه من حیث هو هو۔ و وجه منه الی ربه من حیث الایجاد و الابقاء کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ازین رو که او دست

هر آئینه فانی است و ازین وجه که از و آمده است و بدو بقا دارد آن وجه بحقیقت باقی ابدیست اَینَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ همین معنی غمزه میزند بهر چه روی آری وَجه اللّٰه است یعنی او بدو متعلق او بدو باقی او بدو ظاهر این معنی را اشارت کردیم محمد واسع را عیان افتاد بعین العیان بضرورت گفت۔ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰهَ فِیهِ خدا وجود نه دارد البته البته مصراع۔ در هر چه نگه کنم ترا می بینم۔ همین اثبات میکند وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ این ضمیر یا راجع بر الله است یا راجع بر شی همبدان اعتباری که بیان کردیم۔ خلوتی گزین مجاهده کن از مُلقّنی ذکر و مراقبه گیر و بدان ملازم و ملائم باش لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا منحصر بر محمد واسع نیست هر که براه او پوید همین بیند همین گوید وَاللّٰهُ یَهْدِی اِلیٰ سَبِیلِ الرَّشَادِ۔

# سمر هشتم

در ما نور است یا روح یا روح الروح۔ اگر حذف وسائط کنی یا روح گو و اگر اثبات وسایط مطلوب باشد یا روح الروح ۔ یا نور یا نور النور نظیر یا روح یا روح الروح باشد ۔ کلام را اختصار کنم روح را بر سه قسم آرم یکی روح است که در بدن حیوان ساری است آنرا روح حیوانی مینامند روح انسانی هم گویند این همان روح است که عند الموت ازهاق می پذیرد واین روح که با حرکت وحیات است به فیض آن روحی است و نه او خارج نه او داخل است نه متصل نه منفصل نه قریب نه بعید از هر شش جهت بیرون است تعلق او به این روح حیوانی کتعلق الملك بالمدینة والعاشق بالمعشوق این را حکما نفس ناطقه نامند وقوام و بقا این بفیض قدسی باشد و نور سبوحی بود انه عالم لاهوت نشانی دارد ان متاع البیت یشبه رب البیت مثالی قریبی است۔ مصرع۔

از خانه بکد خدای ماند همه چیز　　را همه چیز

چون بر سالک سائر تجلی کند و دم از الوهیت و ربوبیت زند این روح بجائی سر بر آرد سبحانی ما اعظم شانی فرماید و بجلی سرافرازی نماید انا الحق را گویا شود وگاه گاهی اشارتی کند لیس فی جبتی سوی الله از آن عبارت بود خود این خلیفة الله فی الارض باشد انی جاعل فی الارض خلیفة از این تفسیری کند این آن روح است که مسجود ملائکه بود این آن روح است که تاج سلطنت ازلی بر سر دارد و خلخال ابدی بر پا نهاده است طوق و یوحی در گلو کرده است سوار قدرت در ساعدین نهاده است گوشواره رحمت در اذنین چسپانیده است نطاق بی نیازی در کمر بسته است

بر ہر کہ تجلی کرد او اورا جز ........... خداوند دانست قدیم است و
لیکن داغ حدوث در پیشانی اوست خرج من بین جمالہ وجلالہ
ازین بیانی میکند در فضای وحدانیت طیرانی دارد بر تخت سلطنت نشستی
فرموده است در کرسی فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ اورا قعودی شده است
عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ رہمائگی بازاہت وسلامت دم می زند باین ہمہ
تو بدانی کہ خلق من خلق اللہ باشد محمد حسینی بس کن زبان ازین دراز
کردن مصلحت نیست انچہ حق حقیقت بود بحق گفتی یتکلم بی وینطق بی و
یبطش بی ویمشی بی ہم ازین نشانی دارد۔ خدایا من سر ترا بپرده لطیفی
اشارتی کردم بندگان خودرا توفہم ده وَاللّٰہُ اعلم اللھم اِھدنا
الیٰ سواء السبیل واعصمنا من ھاویۃ القال والقیل فافھموا
واغتنموا ایھا الجیل [1]

[1] بالکسر گروه از مردمان (م۔ا)

# سمر ہفتم

قوله عز من قایل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی۔ الآیته اکمال دین بسه چیز شهود دارد۔ شریعت کما هو حقه اتباع نبی باشد در قلیل و کثیر از قول و فعل در اعمال و حال و قال۔ شریعت عبارت از گفت انسان کامل است و طریقت عبارت از کرد انسان کامل است و حقیقت عبارت از دید انسان کامل است و حق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل است و حقیقت الحق از بود نابود انسان کامل است چنانچه وقتی گفته بودم

هستم ولیک نیست و نابود  تا بود ولیک بود را بود
نابود چه بود بود را بود  نابود چه بود عین مقصود

و این هر سه بدان باز گردد و چون این هر سه در یک مقام قدم نهند اکمال دین به تمام و کمال شود۔ اگر شریعت باشد و طریقت و حقیقت با وی نه نقصانی تمام بود و طریقت بی شریعت وجود ندارد اگر تصور کنیم مغزی باشد که او را پوستی نه گنده بود هیچ کار نیاید و هیچ عقدی وی را گره نه بندد اگر حقیقت روی نماید بی طریقت و شریعت زندقه و الحاد در اتحاد شود بسیاری از مواهب وجدانی و موارد رحمانی حرمانی نقد باشد اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ نقد او باشد۔ اعوذ بعفوک من عقابک از فعلی گریخت بفعلی پناه گرفت و اعوذ برضاک من سخطک از صفتی حذر کرد و صفتی را التجا ساخت و اعوذ بک منک از و بدو رفت و ما ابلغ مدحتک از بود حکایت کرد لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک اشارتی از بود نابود کرد و خمسه اوقات این پنج چیز را اثبات فرمود اگر این پنج که گنج خانهٔ الوهیت است مجتمع و متحد نباشد کمال در دین نبود بی وجود هر یکی نقصانی فاحش روی نماید وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔
او تعالی صفت وجوب نسبت ندارد اما حقیقتاً و تحقیقاً بی این خزانه خلوی باشد که
ان خلو اخلا نامند چه مرتضی گوید ما انا و نفسی کراعی الغنم کلما اضمها من
جانب انتشرت من جانب آخر اگر بطریقت میخوانند بشریعت میگریزد اگر
بشریعت میخوانند بحقیقت میگریزد البته البته از جمع احترازی کلی دارد و اگر وجود
بود را اثبات میکند دعوی خدائی نیز میکند و اگر از بود نابود نهد بندی در پای او می نهد
او خود همه بندها را بگسسته است لاحول ولا قوة الا بالله کجا افتاده ام امای برادر
در عشق چنین بوالعجبیها باشد والله علیم حکیم۔

تحفهٔ دیگر این میگوید لا فرق بینی و بین ربی الا الی تقدمت بالعبودیت
بانکه میداند العبودیت احتیاج ذاتیٌ و نعتٌ لازمیٌ زهی کوری زهی
کری مکابر را اگر کور گوئی عجب نباشد و آنکه شنیده را ناشنیده کند اگر اصم خوانیش
عجبی نبود اکمال دین این باشد من سره ان ینظر الی میت یمشی علی
وجه الارض فلینظر الی ابی بکر با این همه از صفت اموات اقل
من کل قلیل را اتباع نکرد و اگر گوی خلافت پای نبد او شد تا اهل بیت را رعایتی
نکرد فاطمهؓ را جوابی ناصوابی گفت فلیکن درین مقام ما را کلامی نیست سخن ما در اکمل
دین است و آن ازین گفتارها بیرون است چون مرد خود کامه شود همه جهان را بکام
خود طلبد و هرچه کند کند برد جای اعتراض و الزامی نماند زیرا چه او پنج چیز را دریک
خزانه نهاده است قالب قلب روح سر خفی است هر پنج را با این هر پنج نسبتی بده
و ابوبکر بدان در روز وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ ازین حکایت کرد. وَرَضِیْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا بعد جمع این هر پنج گنج استسلام را التزام بود در رضای او بدین
بود و تو مرضی باشی۔ خداوندا محمد حسینی را ازین نصیبه ده والسلام الحمد لله
الذی هدانا لهذا

بنید

# سمر دہم ۱۰

سخن حکیم است و کلام حق وحقیقت است وبعض العلماء یرفعونہ الی النبی علیہ السلام العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان علم الادیان آنچہ بشرایع و اخرویات نسبت دارد وما ھو یثبت بکتاب اللہ تعالیٰ من التنزیل والدلیل و تکلم بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمھتد والاسل۔ وعلم الابدان ظاہر یعنی باشد بدانچہ صحت بدن ودفع مرض وبقای صحت بود وباطن آن بدانچہ مرتضیٰ اشارت کند۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ ای من عرف نفسہ بالحدوث فقد عرف ربہ بالقدم ویقال من عرف نفسہ بمخلوقیۃ فقد عرف ربہ بخالقیۃ۔ من عرف نفسہ بفسخ عزائمہ فقد عرف ربہ بانہ قادر یثبت ما یشاء وینسخ ما یشاء کما قال علیؓ رضی اللہ عنہ عرفت ربی بفسخ العزائم۔ ویقال من عرف نفسہ ببدایت حسہ عرف ربہ ببداھت عقلہ ای ان معرفتہ تعالیٰ بدیھیۃ لاحاجت الی فکر و تامل۔ ویقال من عرف نفسہ بانہ مرکب من اللاھوت والجبروت والملکوت والناسوت عرف ربہ بانہ خالقھا و باریھا ومصورھا وجاعل کل شی کما شاء واراد۔ ویقال من عرف نفسہ بان فیہ من الصفات السبعیہ والبھیمیہ والملکیہ والجبروتیہ واللاھوتیۃ فعرف ربہ بانہ وراء کل وراء انہ تعالیٰ متعال عن الترکب والامتزاج والتعلق والاتصال۔ من عرف نفسہ بانہ تفصیل عن اجمال عرف ربہ بانہ ذو اجمال وخالق کل تفصیل۔ من عرف بان معہ ربہ عرف ربہ بانہ مع کل شیٔ

را معرفتہ

لا بمقارنة وغیر کل شئ لا بمزایلت شئ پنج وجہ درین معنی نبشتہ ام
آن قدر کہ درین مختصر توان نبشت بکتابت آمد آنکہ بایزید گفت سبحانی ما
اعظم شانی نہ آنکہ خارج داو داخل شدہ است انچہ باوی بود لا بمقارنت
ولا بمزایلت ہم بدان زبان او رفت باقی شطحیا تیکہ ازین قوم فوا است ہمبرین
مثال است۔ من عرف نفسہ انہ بصورتہ کما قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم علی صورتہ وآنکہ گوید
علی صورتہ المختصة بہ ای با دم بود این سخن مشکل بود ان اللہ خلق
آدم علی صورت الرحمن گویم علی صورت رحمت و رحمانیت
صور بسیار ساخت اما صورت انسانی بعینہ صورت رحمت و رحمانیت کردہ از
تشابہات اذا اراد اللہ ان یخلق صورت جامعت لصفات
الغفران اجمعہا مجلس را فغار کبتہ واضغار اسہ فیہا
کذا الوف سنة فلم یتخلص لہ صورت الا صورت الانسان
فخلق آدم فقیل ان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ من عرف
نفسہ بانہ تمثیل لاہوتی و تشکل جبروتی عرف ربہ بانہ یتمثل
بہ وبنفسہ حتی قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم رایت ربی
فی صورت امرد شاب قطط وجای دیگر گفت رایت ربی فی
احسن صورت این قدر باید دانست بر ہر کہ او تجلی کند ذات او تعالی
وتقدس کل ہو ہو بسیار گفتہ ام انہ وراء کل وراء اما صفات خود را متمثل و تشکل
سازد او تعالی بذاتہ لا یتغیر ولا فی اسمائہ یتبدل منزہ عن الاکوان
اگر تو صورتے بینی بصورت انسان وھو یدعی انہ الرحمن انکار نہ کنی و بدانی
کہ اوست تعالی فان صفاتہ لیست عینا ولا غیرا اینچنین بو العجبہا در علم
الہیات باشد اینجا مغالیط بسیار است وجمعی از قوم منہم محی الدین ابن اعرابی
والشیخ العراقی گفتہ اند ورا این صور واشکال حتی العرش المجید وجودی نیست و اند

تعالیٰ کالکلی الطبیعی گویند. محمد حسینی بسیار بار بسیار رجا فرباد کردہ است انہ وراء کل وراء این ہمہ فیض اوست نہ اوست۔ سخن بسیار است اما با مردم نادان قطع گفتار است. فافہم و اغتنم واللہ اعلم۔

# سمر یازدھم

شبلی گوید العلم خیرٌ والخبر جحود فالعلم حجاب اللہ اعظم معنی کلام: العلم خیرٌ خواہ این علم را از انواع سماع بدان خواہ علم بعد عیان اعتبار کن خواہ علم باللہ نام نہ مرجع ہر سہ بخبر آید والخبر جحود زیرا چہ تو دانستۂ الخبر یحتمل الصدق والکذب یکطرف او جحود است والعلم حجاب اللہ الاعظم دو اعراب را افصاح میکند یکی کسر دوم رفع اگر کسر باشد صفت اللہ باشد و اگر رفع باشد صفت حجاب باشد یعنی او بظہور کسر این آمد او کہ اعظم من کل عظیم است او کہ شاہد ہمہ اشیا است او کہ حجاب بر وبوجہ من الوجوہ صورت بند دعلم مرد عالم را حجاب آید خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ہمین معنی را اثبات میکند جولان مسائل الحقائق فی قلوب اہل التحقیق خاتم قلوب ایشان شد تا از لذت شہود و ذوق وجود کہ کونہ وجود ہ محروم ماند پس علم حجاب این اعظم من کل عظیم میدانی چند بچند باشد۔ مجنون در وصف قد و خال و خد لیلی مشغول بود حجاب اوست و نازی و کرشمہ حسنی و ملاحتی کہ او دارد ہر چند کہ بحضور بود از عین شہود و ذوق والتزام واعتناق وکون بعضہا مع بعض محروم باشد تو بدان کہ چہ میگویم اگر عاشقی وعشقبازی بدانی کہ چہ میگویم چہ گوئی شب تاریک لیلی در بر مجنون بہمہ مرادات او باشد و آن حضور کہ در وصف خندہ وناز و کرشمہ او بود است چہ بہتر۔ معنی رفع را اینجا نصب دہیم و آنرا جزم گوئیم چنانچہ کسر روس علما ظاہر بود ہمہ بصفت خفض مانند وسکون وقف حال ایشان باشد

گفتار اہل تحقیق است کل ما شغلك عن الله فهو صنمك ور قدوسیات بنو
لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن انسی لضحکوا قلیلا
ولبکوا کثیرا ولو علم المشتغلون بانسی ما فاتهم عن قربی
لبکوا دماً ولو علموا لمشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لتقطعت
اوداجهم ۔ ذکر ہمین قول ۔ لا الہ الا اللہ است یا ہمین گفتار ایست یا اثبات

یا لنفی است یا اثبات

این ہر دو مانع انس او اند تعالیٰ وانس او شاغل از قرب وقرب او باز دارنده
از و توجه گوئی علم حجاب باشد یا نه ۔ سید محمد باقر رضی اللہ عنہ میفرماید در این آیته
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ که کل ما شغلك عن مطالعة الحق فهو
طاغوتك این سخن از دوئی است از یگانگی بیگانگی مینماید دوئی را فرض کنی
بتصور وتفکر بدانکه ہر دو یک روشن ویک حال دارند پس آنکه ایشان سیری کنند
طایر ہمت ہر دو باہم سیران وطیران روند ہر دو بجای فرود آیند وبینها جرحجابی
لطفی تنگی شریفی نماند یکی میان ایشان مرد عالم استاد رد نظیر[1] واند کردن قضا یا
ونسب ایشان را واقف حد مکرر بداند صغیری وکبیری را شناسد وشکل اول تو انداورد
بے آنکه وراے ان حجاب لطیف شود ہر چه وراے آن بود بعقل وتفکر خویش دانست
ومقصود ندیده جز ایقان برابر او نیست ودومی عامی ازین علوم غافل فکری داشته لاے
او را دست نه وہ او را ضروری درون برند وآن استاد عالم را ہما نجا گذارند
ہر چه پیش او میآرند او نمیداند فہم نمی کند کشاده ترمی کنند ظاہر ترمیکنند تا آنکه او مطلع
شود ہر چه نہایتی که در حصر وعدد رنمی آید ودر فہم او نمی گنجد تا آن زمان بدارند
که بر امثال وانواع اطلاع تمام یابد بعد از آن گذارند بر کرده پیمانه آں شراب
خورده مستان گشته برون آید با حظی ونطلی تمامتر با ذوقی وشوقی بیشتر وبیشتر وآن

---

[1] قوله رد نظیر الخ ۔ این ہمه اصطلاح منطق است ۔ شکل است که حد اوسط در صغری محمول باشد ودر کبری موضوع باشد مثل العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث ش ۔ این را در اصطلاح حمل النظیر گویند وحمل النقیض علی النقیض ہم ہست ۔ ش ۔

استاد مجتہد معقول دان عاقل بضرورت گوید مصراع ای روشنی طبع تو برمن
بلا شدی و بفریاد ندا کند العلم حجاب اللہ الاعظم ای کاشکی جاہل بودمی
ای کاشکی عامی بودمی این مرد از اتحاد و ایجاد و از اتصاف محروم واو بہمہ رسیده
وچشیده چند در چند باشد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را النبی الامی خواند
وسبب داشتن او امی این بود کہ بیان کردیم اورا آنجا برند و ہمہ خویش بروکشایند
و ہمہ اورا اطلاع دہند و دیگران را ہم از ورای حجاب باز گردانند و گویند تو
مقصود رسیدی بیشتر رفتن نماند پس النبی الامی وصف شد ورای ہمہ اوصاف
اورا آنجا بردند محمدؐ از محمدی بدر شد از محمدؐ یا محمدؐ در محمدؐ ہیچ نماند بزبان فصیح محمد
خود گفت التحیات للہ والصلوات والطیبات از خود بخود با خود بزبان
محمدؐ گفت السلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ ہم بزبان
محمدؐ از محمدؐ گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ خود گواہی میدہد۔ شہد
اللہ انہ لا الہ الا ہو ہمین معنی می فرماید و اشہد ان محمدا عبدہ و
رسولہ جمع کرد و از جمع جمع الجمع آمد شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو
جمع آمد و الملئکۃ و اولو العلم جمع الجمع آمد ہیہات فیہات دران مقالات
کہ حالات سید الکائنات انہ ظن فاسد و متاع کاسد باشد اللہم
صل علی محمد و بارک وسلم فافہموا واغتنموا۔

و در حجاب اللہ الاعظم معنی دیگر ہم تو آن گفتن کہ بفہم علمای
ظاہر رسد حجاب دو است غلیظ کثیف سیاہ مکدر ظلمانی دوم شریف و لطیف
شفاف صاف کہ نفس را خوش آید و دل را فریبنده باشد در حجاب اول دل
گرفتہ شود و نفس آرام و قرار نگیرد البتہ خواہد کہ آنرا بدرد و از پیش نظر دور کند از
بس تنگ آمد و ضیق نفس خود و در حجاب دوم آن صاف شفاف است فریبندہ
است نفس را قراری و دل را اطمینانی این را تو ان گفتن العلم حجاب اللہ
الاعظم زیرا چہ از طلب ما ورا باز دارندہ است و مرد روندہ را اطمینان

وقرار بخشندہ است۔
ای محمد حسینی ہرچہ گفتی مرشد انرا و دانندگان علم سلوک را سایل تحقایق را تنبیہی و تعلیمی کردی و از ین علم نہ علم بیع و شرا و طلاق و عتاق مرادات چنانچہ محی الدین ابن اعرابی کردہ است جہانی از روندگان بران قسرار گرفتند و از طلب و شوق باز ماندند بظن فاسد ایھا الحسینی نبھت العباد العالمین ونجو تھم عن وھدۃ الظالمین رحمک اللہ ومن المومنین والسلام

سو من اتبعک من المومنین

# سمر دوازدھم

قولہ عزمن قایل وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۔ ترجمہ آیت این است ہرکہ توکل بر خدا کند خدا او را بندہ و کافی باشد و یحسر محاسب بود یعنی مطالب شرط توکل وحق توکل او باشد این سخن بر آن تقدیر است کہ ضمیر ہو راجع بر اللہ بود دو احتمال دارد کہ رجوع ضمیر بر توکل شود زیرا چہ یتوکل دلیل بر توکل کند چنانچہ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى و اینجا دو معنی باشد توکل او را بندہ است یعنی مرد متوکل را از برکت توکل او البتہ رزقی از غیب برسد پس این توکل برای رزق او بندہ باشد۔ و معنی سیوم کہ لطیف تر و نازکتر است ذوق توکل او بجای قوت و غذا گردد ابراھیم خواص گفتہ است اگر خداوند سبحانہ گوید بخواہ چہ میخواہی بہمت خواہم الٰہی دنیا را ابدی کن بہشتیان در بہشت ذوق نعمت در بہشت گیرند و من در دنیا ذوق توکل گیرم۔ خضر با وی صحبت خواست قبول نہ کرد کہ ذوق توکل من بسبب صحبت تو باطل شود۔

واحتمال دیگر ضمیر فھو راجع بر مَن باشد و ضمیر حسبہ بر اللہ باشد

یعنی آنکه توکل کرده او بنده ایست برای بندگی خدای را بنده شده است اگر
در جهان کسی را نیافرید برای بندگی همین متوکل بنده باشد ۔
و دیگر من لطریقه استفهام و انکار باشد فهو حسبه ای توکله محوٌ فانه
خیلات یعنی بر خدا من توکل کردم زیرا چه آن توکل او جز حُبانی وظنی نیست
بگمان خویش خود را متوکل داند هرگز از افعال و اعمال خویش منسلخ نتواند شد فرض
کنیم مرد متوکل در حالت شدت جوع بین بدیه درهمی نهند ضرورت باشد بحز دبخود
و اگر فرض کنیم مطبوخی آرند هر آئینه لقمه گرد آرد و در دهن اندازد و اگر تصور کنیم شخصی
در دهن او لقمه نهد او لقمه بخاید فرو برد و اگر تصور کنیم برای او را احتیاج خائیدن
نباشد باز انفتاح حلق باید کرد فعلی کل التقدیرات انسلاخ کلی نشد پس میان
قوم توکلی هست عبارت ازین است مردی برای فراغ عبادت خود بصنعتی
و کسبی و تجارتی متعلق نمی شود لقمه و خرقه از غیب میگیرد و آنکه توکل برین کرد که
او ضامن رزق من شده است چنانچه گفت وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا هیچ خداوند حیاتی نیست که رزق او بر ذمه کرم باری
نیست برین اعتماد نشسته است و بدین مانده آری چنین هم باشد ولیکن این شخص
مشوش باشد و دل اش مغشوش بود و نفسش انتظار رزق غیب کند و لازم نیاید
که البته او رزق دهد اگر حیات او خواهد رزق دهد و در باب بنده معاملت قدرت
کند و در باب بنده معاملت حکمت کند اگر در باب او معاملت حکمت آمده است
او چه کند چنانچه آورده اند مردی بود زاهد او بروی قوت آورد بادیه
گرفت چند روز گذشت هیچش بدو نداد ند بنالید اگر کشتنی هست بکش و اگر نه چیزی
بده که بخورم ندا شنید بعزتی وجلالی لا ارزقنك حتیٰ تدخل الامصار
و تاکل من ایدی الناس در آبادانی آمد فجاء هذا بطعام و هذا بشراب
فاکل و شرب و سمع اتریدان تبطل حکمتی بزهد لك مردی متوکل
دست در سوراخ مار کند بحتمل بگزد و بحتمل نگزد و عثمانؓ توکل کرد حسنؓ رضی اللہ عنہم

در همی را

آمد گفت مردمان شوریده اند برای قتل تو میفرمائی قتال کنیم گفت دعه حتی یاتی الله بامره توکل کرد و کشته شد در قتال صفوف همین مثال است البته آن توکل رزق را بدامان بندند ان شاء الله یرزق و الا لا توکل بحقیقت این است که مردی صوفی را استرسال نفس مع الله شود در عین حرکت و در عین صنعت و در عین تجارت و کسب متوکلا علی الله باشد فعل و قول خویش را محو بیند و فاعل حقیقی بکشف و عیان جز او را نبیند و نداند اینجا گوید ؎

من رفته ام ز خویش برون و دوئی ام    از من مرا طلب تو مکن من کنون نه ام

بمنطق بی و بیبصر بی و بمشی بی محض توکل است مرد کلی منسلخ است انیتی در میان نماند مصراع نا میست ز من بر من و باقی همه اوست ؎

اذا قلت ما اذنبت قالت مجیبة    وجودک ذنب لا یقاس بها ذنب

اینت در میان نباشد. وقتی این سخن شنیده اهل المحبت کلهم محجوبون بمحبتهم اهل المعرفت کلهم محجوبون بمعرفتهم. وایم الله جمع نام نه و جمع جمع خوان اما از دوی و از انیت خالی نیست اگر انیت نبودی ارسال نبوت و انبیا نبودی چون روح مطهر رسول الله را بعد نقل او در حضرت بروند فرمان آمد محمد برای ما چه آوردی گفت توحید صرف فرمان آمد نظر بر زن زید چه معنی داشت گفت آن نظر من نبود گفت اگر آن نظر تو نبود دعوت بر چه میکردی فسکت حایرا و بایرا و لم یجد مجال التکلم فقال الله اذهب قد غفرت لک محمد از محمدیت بیرون است با این همه در دریای انیت غرق است دران عرقاب وطن و موطن اوست والله اعلم کری و کوری خری ستوری بی ادبی مانده دور از رب احمق بی نسق ابلق بر بحق مستهلی ما را گفته اذهب فقد غفرت لک از متن این کلام حذف کن آن بی توجیه دور از بینی و بینه ندانسته که ما چه گفته ایم این ذنب کدام ذنب است اشارتی تمام خطاب مستطاب کرد بر مصطفی مرتضی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ بتحقیق ما سر وحدت را بر تو کشاده کردیم عاقبت کار بدان کشد که غفران ذنوب متقدم ومتاخر تو شود وازین ذنب بیان بعیان کنیم اشارتی بعبارتی نمایم حکایتی گوئیم که واصلان دانند عارفان شناسند ایاز میگوید حضرت بادشاه جهان پناه هیچ صورت گناه مارا درره نباشد مگر گاه گاهی بخلوتی مرا بر سریر سلطنت نشاند و کمر بندگی ببندد و بہ پشیم بہ خدمت گاری بایستد گوید مرا امری کن تا من در ایتمار[1] آن باشم آه هیچ گناه ازین بالاتر نیست آن ذنب معشوقه است نه ذنب عاشق اگر عاشق معشوق را بعزت وجاه دارد واو بحقیقت جز بندهٔ کمتر از خس و کاه نیست محمد محبوب ومعشوق است گناه او مثال خالی که بر رخسار مهرویان باشد تو دانی که ازین نقش بندیها و رنگ آمیزیها بسیار باشد محمد از جمع الجمع گفت که نظر من نبود واو از عالم جمع عتاب کرد محمد در حضرت رب ادب نگاه واشت هر آئینه فسکت ولم یتکلم عبارت باشد ؎

من با تو ام مرا می خوانی تو　　من عین توام مرا نمی دانی تو

انا اقول وانا اسمع وهل فی الدارین غیری رمزی ہم ازین سخن ما است محمد بحجت پیش نباید داند فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ذبول وخمول شرط کار راست مجنون را گنهی عظیم اگر لیلی با او بعشقبازی پردازد ومجنون اینجا خود را گنهگار شناسد لقد اطلع الله علی اهل بدر وقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم محمد در صدر معشوقی با ہمہ عز وجاہ با ہمہ سلطنت و مکنت نشستے فرموده است وازین جلبۂ او از وبد و نیست محمد جمال خود را درصورت زینب مشاهده کرده ہر آئینہ عشقبازی درمیان نہاده اینجا چہ عتاب جز خطاب مستطاب اعملوا ما شئتم ایها الاحباب عاشقی را با معشوق خود خلوتی میسر شد معشوق با عاشق برضا بود وہمہ حجب را از میان برگرفت برہنہ گشت

---

[1] ۔ ایتمار یعنی قبول امر۔ ش۔

پیش اند گفت افعل ما شئت فقد رضیت عنک عاشق او را برہنہ یافت و با رضا دید و خود با اشتیاق تو قان بود ہر چند کہ خواست با وی یکی گردد و یکی در یکی شود و یکی ماند آہ حجاب این است در میان بو دیگانگی بہ حق و حقیقت میسر نشد آری الاثنیت لا تزول و الاثنینیت لا تنعدم بدان زوری و شوقی اشتیاقی کہ عاشق داشت چون دید میسر نیست سکون گرفت۔ گفتہ ام ہر چیزی را آفت است یکی در ابتدا و دوم در انتہا۔ اول آفت ابتدا آنست عاشق را امکان وصول در معرض استحالت افتد مثلا بینہما بُعد المشرقین و المغربین باشد چنانچہ دختر بادشاہ بہ سقابچہ عاشق شدہ و کلال بچہ بر حرم بادشاہ چون امکان وصول را صورتی نماند تخیل کہ اینجا تسلی کند از بس کہ صورت وصال در حجب افتراق و تتق جلال ماندہ است درین خیال دلش ستوہ پذیرد باخود گوید مصرع

دلا دامن فرا ہم کن کجا ما و کجا ایشان

تا از بس احتراق افتراق جان شتاقان آوارہ وداع گیرد چنانچہ گفتہ اند۔ مصراع۔

من مات عشقا فلیمت ھکذا

عشق نماند تا تسلی شد یا مرو ہم نماند آفت دوم بینہما اتصالی و وصالی شود عاشق را گمان افتد و ہم زند کہ بانتہای کار رسیدم او گوید۔

رباعی

دوست آمد و گفت گرامی طلبی پس ہر چہ نہ آن ہنم حرامی طلبی
در خود نگر از برون زخود آمدہ پس من تو ام و تو من گرامی طلبی

ھیھات فھیھات انہ ظن فاسد و متاع کاسد لا یعلم الا العلماء السادات آن مسکین نمیداند کہ این دریا نیست ساحلی ندارد و این غرقابیست تہ اندی ندارد۔ فافہم و اغتنم و اللہ اعلم

# سمر سیزدهم

قوله عزمن قال۔ وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ. ہرکہ از خدا بترسد شرک با او دنیا از جملہ دشوار یہا خدای تعالیٰ او را جای بیرون آمدنی کند و او را رزق دہد از آنجا کہ او نداند۔ این معنی ظاہر آیت بود کہ گفتیم۔

بباید دانست شرک بر دو نوع است ۔ شرک جلی و شرک خفی شرک جلی غیر واجب بالذات را خدا بداند و گوید و جز آن ذات را پرستد و بداند کہ از و چیزی سزد از شرک[1] این شرک از روی عقل مرد عاقل را رستن وجستن آسان باشد۔

دوم شرک خفی از دام این شرک رستن صعوبتی دارد نباشد کسی کہ یک قیدی در پای ہمت او نباشد و آنکہ او گمان برد کہ من جستہ ام و رستہ ام او گرفتار تر از ہمہ باشد۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید الشرک فی قلب المومن اخفی من وبیب النملۃ السوداء علی الصخرۃ الصماء فی اللیلۃ الظلما وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِکُوْنَ ہرچند کہ ایمان بوحدانیت آوردند اما شرک بایشان بود و این شرک خفی است مرد عالم مجتہد استاد ماہر معتمد اگر خلق ہو و نفسہ باشد خود را بشرکی گرفتار بیند کہ از ان بیرون آمدن دشوار ترین کارہا باشد صوفی محقق و شیخ مرشد مبین حقائق و معارف معلم اسرار دقائق شرکی دارد کہ از ان بیرون آمدنش صعب ترین حالات

---

[1] شرک بالفتح الرا بمعنی قید۔ ش

باشد مرد متوکل از بس توحد و تعزز از اکتساب و ارباب اعراض کند
چنان در هاویهٔ شرک افتاده ماند که او را ازان بر آمدن امکان صورت
نبندد یکی خود را نیستی نابودی تصور کرده او خود وجودی غلطی دارد در
بندی شدیدی افتاده است که او را ازان سر کشیدن میسر نیاید و آنکه
انا الحق گفت و آنکه سبحانی فرمود و آنکه لیس فی جبتی سوا اللہ
میگوید در شرک شرکی اند که توحید از ایشان بکلی اعراض نموده است
هیهات فهیهات انما ظنون وحسبانات و انکه گویند اگر صوفی
رامبینی که آژنگ[1] در پیشانی افگنده بدانکه او معبود بدل کرده است
لا الٰہ الا اللہ چند شرک در شرک است و آن سکین اشارت
مطلق و مقید کرده است او ازین بدتر و پستر او فتاده است او را
اگر شنوی نام نهی درست گفته باشی ۔ عمرؓ بعد تقلد خلافت حرم ابوبکر
رضی اللہ عنہم را خطبہ کرد پرسیدش از احوال ابوبکر گفت تا ثلث شب
در حضرت مصطفیٰ بودی چون از آنجا بازگشتی ساعتی بما مشغول شدی تعلقی
بجبل اللہ کردی مشام ما بوی احساس کردی که ہیچ عطری ازان خوشبوتر
نباشد چون صبح صادق بر آفاق بر آمدی آہی زدی آنچنان بوی گنده
بودی چنانکه پرکالہ گوشت مرداری بودی که بسوزند عمرؓ گفت
که آن بوی جگر سوخته ابوبکر ہست ہمہ شب دران گمان بود مگر بکاری
ام مگر رہ روی دارم پیش آن خود را ا بعد من کل بعید دید و
خود را سر بسر پیچیده بریسمانہا دام شرک یافت البتہ آن قدر عجب را احساس
کرد چنان بعید تر دید که خلاص را رہ نمونی نیافت قرب را صورتی نشناخت
این جا تدبیری نیست جز آہی سردی و دمی گرمی و پے افروخته جگری

---

[1] آژنگ یعنی شکنج جنین ۔

سوختہ بشنیدہ مفعولات حجاب فاعل اند و افعال حجاب صفات و
صفات حجاب ذات و ذات حجاب ذات وَادَرُدَا این حجابیت
ہیچ روندہ را از نبی و ولی برنخیزد و در وَنش کسی بدرنشود و ذات او را کسی
ندید و نہ بیند وجز او او را ندید وجز او او را نشاخت با او جز او نیست
و آنچہ گویند وَ اللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ احاطت وصفت اوست بر
ذات ویکی از صفات او اللہ است. عجب از کسی دارم کہ گوید کارمن
بجای رسیدہ است کہ از ان پیشتر کسی نرود وکم ہمتی او او را بدین آرد
اَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی شد انتہا از و بدو شد اما او را منتہی نہ و ہم را
بہ ازل گمار و با خود گوی الازل عبادت عن عدم المسبوقیت
وابد را در تصور آر وبگو الابد عبادت عن عدم السابقیت
بالنہایت والکفایت. و آنچہ او عین الاشیا گوید بعزت او
بجلال او بشرکی مبتلا است کہ او را از شرک شعوری نہ داد را از و
بدو ظہوری نہ گویند اعلیٰ یا بھیل اوگوید دبنا اعز و اجل شرکتی و
نسبتی بیان کرد. فذلک این کلام سرجملہ این اوہام کل لسانہ باشد
شنیدہ یا نہ دانستہ یا نہ قریب بعید است بعید قریب است قرب
قرب بعد بعد است وصل نیست فصل نیست وصل وصل فصل فصل است
فصل فصل وصل وصل است فاصل واصل واصل فاصل است اذلا
فصل ولا وصل ولا قرب ولا بعد فی الحقیقت وجنید گفتہ است
التوحید قطع الاضافات ای قطع النسب نسبت انیجا رخت
وجود بربستہ است در ز او یہ عکس شہو د قرار دارد و ھذہ
الصمدیت لا الٰہ الالہیتہ والصمدیت وصفہا لا عین
رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر بدین بیان کہ
گفتیم یجعل لہ مخرجا چہ معنی دارد کہ مضیق اوہام وخیالات

لا الالہیتہ

وقید ظنون وحبانات آن گرفتار جز علم وعرفان ہیچ چیزی آنجا ره نبرد ومن یَتّقِ اللہ یَجعَل لَہٗ مَخرَجًا این اتقا ازین چنین مضیقی مخرجی پیدا آورد ویرزقہ مِن حَیثُ لَا یَحتَسِبُ رزق دو است حسی و آن معلوم است ومعروف است ومعنوی لہ الرتب والدرجات حتی ینتهی الی مَا لَو حَنا الیک مِن حَیثُ لَا یَحتَسِبُ برین ہم گواہی می دہد گواہی صدقی عدلی است لا ہو الا ہو مصدق او۔

اللھم الہمنا رشدنا واہدنا الی الصراط المستقیم از کثرت بوحدت آیند واز وحدت بکثرت روند یا نور یا نور النور یا منور النور واز وحدت بکثرت رفت اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک از کثرت بوحدت آمد۔

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والسلام۔

# سمر چہاردہم

اگر خداوند سبحانہ یکی را محبوب خویش خواند و را بر محبوبی او اعتماد نباید کرد گمان نبرد کہ پس این ہیچ کرد ہی بمن نرسد و شعبدہ گری و مہرہ بازی او نہایتی ندارد و گر ترا محبوبی باشد و توقا در بر ایصال راحت و دفع مضرت او باشی ہیچ مضرت بدو رسیدن دہی و ہیچ منفعتی از و باز داری نہ آنکہ بصدق و بحق برآی و بگوئی ہرگز روا ندارم و ہرگز باز ندارم۔ ہان وہان اندیشہ گار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ باشد رخسارہ او را مجروح کنند و دندانش بشکند و صورت خیالش را تصور کن چگونہ بود آن صورت دندان شکستہ و خون بر روی و ریش مبارک افتادہ و رخسارہ شکستہ و او گوید کیف یفلح قوم خضبوا وجہ نبیہ بدمہ وھو یدعوھم الی الاسلام سخن را بر روی او زنند و بگویند لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ہرچہ کنم من کنم کسی را با آن کاری نیست محبوب خوانیم و آن بہم بر و قہرہا رانیم۔ زہی دوستی ہرجا کہ دوستی است درین قضیہ لنگل واماندگی سرفرو افگندہ چشمی بخوابانیدہ متحیر ماندہ۔ تحفہ وگر آمد شد تحتی حکایت علو مرتبہ او کند آن چہ سودمند آید منافقان کہ می خندند و کافران سخرہ می زنند و ندا اعل ھبل می کنند و اعجاز و نبوت را در پلہ انکار می نہند و قدر او را و زنی نمیدارند و میگویند یوماً بیوم الحرب سجال والایام دول چہ سودمند آید و ظہور ظاہر چہ بکار آید سرزنشی دیگر نشنودی وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِی کُلِّ قَرْیَۃٍ نَذِیْرًا اگر و حقیقت است این شکستن چہ معنی داشت لولاک لما خلقت الافلاک

برای چہ می باید گفت اگر حقیقت این است این چہ و اگر نیست این چہ و آن نادانے کہ میگوید۔ [1]

ہرچہ امروز بریزم شکنم تاوان نیست ہرچہ امروز بگویم بکنم معذورم

نہ آنکہ غطار غرور بر صدر دل او کشیدہ اند او را از شعور بردہ اند آنکہ انا الحق گویداو بوہمی وخیالی گفت و اگر نہ پر کالہ پرکالہ کردن چگونہ میسر آید سبحان اللہ او سخن از حقیقت گوید بر و معاملت مجاز رود لاحول ولا قوۃ الا باللہ چنین دانم و ہم چنین تحقیق کردم کہ او خود باز و بغیر خود نہ پرواز د خود بخود محب شود و خود با خود محبوب گردد خود را بر آرد خود را افروزندہ نہ بر آوردن و نہ فروزدن وجودی شہودی دارد۔ بیت۔

خود میگوید و از خود می شنود بر ما و شما بہانہ برساختہ اند

نہ نہ خود را است ساخت و خود را محمد نبی پرداخت لباس انکار در برکشیدہ با محمد حجاب حز اللہ پرداخت۔ ای مسکینان و اے محجوبان در خود آئید نگرئید و از و بدو باشید و زبان را از بیان حقیقت و مجاز بربندید لب را ازین گفتار بردوزید من عرف اللہ طال لسانہ را در گوشۂ نسیان نہید من عرف کل لسانہ و رعقدہ شیوہ بازی بربندید آنچنان اشکال گرہ کنید کشادے و بستی را رہ روئی نماند مسکین محمد حسینی عمری درین غرقاب فرود بالا میشود و ہیچ سر و کاری پیدا نمی بیند بضرورت از سر درماندگی و وا پس افتادگی فریاد برمی آرد ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین

---

[1] خراب یعنی عقوبت و سختی

اللّٰہ[ا] اللّٰہ اللّٰہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰہُ ۔

---

[ا] لفظ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اشارت از سہ پردہ کہ نفوس ثلاثہ عبارت از واست ہمین است ویا اشارت است کہ فریاد میکند از نفوس ثلاثہ امارہ و لوامہ وملہمہ میخواہد کہ بہ نفس مطمئنہ رساند واز قید نفس دول وروح خلاص دہد واشارت باشد کہ چندان ذکر گوید ہمہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ شود وجز او تعالیٰ ہیچ نداند ونہ بیند ونباشد ویا در شریعت وطریقت و حقیقت تفرقہ نبیند ہر سہ را یکی بیند ویا میخواہد از دور ار این سہ شعوری باشد وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ بل ہو ورا را لوراء برسد ومیخواہد از مقام اہل معاملت واہل معرفت واہل محبت برود بمقام صمدیت برآید کہ اوستاد ابو القاسم قشیری فرماید فعند ذٰلك لا وجد ولا فقد ولا بعد ولا قرب ولا فصل ولا وصل كلا بل هو اللّٰه الواحد القهار ۔ بیت ؎

آیم بسر کوی تو آہی بزنم ۔۔۔ در پردہ وصل تو نوای بزنم ۔ ش

# ۱۵
# سمر پانزدهم

قوله عز من قال. هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

ترجمۂ آیت او تعالیٰ خداوندی است انزال کتاب ای محمد بر تو کرده است بعضی از ان کتاب آیاتی است محکم که مساغ تاویلی و احتمال معنیٰ دیگر ندارد و ہمانچہ ظاہر کتاب است ہمان است آن آیات محکم اصل کتاب اند یعنی مقصود و مطلوب ہمان اند۔ و دیگر آیات متشابہ یعنی در و مساغ تاویلی و تحمیے ہست ۔ آنانی کہ در دلہای ایشان میلی بہ باطل باشد تاویلی من عند انفسہم انگیزند بدان تردد و احتمال عمل کنند و مقصود ایشان بدان طلب فتنہ و مراد گردانیدن کتاب باشد و حال این است کہ ندانند تاویل کتاب کہ آن متشابہ است جز خداوند۔ و آنانکہ ایشان را در علم رسوخی ہست یعنی تومیکہ دانستہ اند کہ ما را از مراد اللہ اطلاعی ممکن نیست میگویند آمنا با اللہ ایمان بخدائی آوردہ ایم ہر یک از متشابہ و محکم از رب ما است و از ین کسی پند نگیرند جز خداوندان خرد۔

این معنی بدان بود کہ بر الا اللہ وقف کنند الراسخون را ابتدای کلام نامند اما محققان چنین گویند والراسخون عطف بر الا اللہ است و راسخ در علم کیست آنکہ از خداوند سبحانہٗ تعالیٰ علم بی واسطہ گیرد و ایشان ازان

علما ربا الله خوانند و علما ر ربانی گویند۔ و بین الکلا این اختلافی فاحش و مخالفتی بین نیست چون ایشان علم تشابه از خدا گرفتند پس هر آئینه وقف منزل باشد و بگری ندانند جز خدا و آنکه از خدا گرفت بفکری و استدلالی بتاویلی و تملی معنی نه انگیخت خداوند مراد خویش را بر ایشان گفت همان وقف منزل آمد و ایشان در طبع او باشند تعالیٰ و آنکه ایشان را انکار کند داخل درین جمله باشد فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِیْلِهٖ۔ هم ایشان را باشد۔

میدانی علم از خدا بغیر واسطه چگونه میگیرند خداوند سبحانه وتعالیٰ در ورای حجب و استار گفته است مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا ارسال رسل یا نبی یا فرشته غیر جبرئیل باشد که بر ایشان مراد الله برساند هان وهان ای دوست من و ای برادر دینی من و ای همدم همقدم همنشین من صوفیه قومی اند که دل ایشان بمجاهده و ریاضت صاف و شفاف عکس پذیر گشته است اسرار قدوسیات و عکس انوار سبوحیات بر آئینه دل لایح تر و روشن تر پیدا آمده است آن انوار آن اسرار آن تشکلات و آن تمثلات بر دل بیاید و محاکاتی و سامراتی درمیان نهد هر جنس اسرار را با او گویدیکی از ان کشف مرادات متشابهات شود یا خود بی آنکه گوید در دل ایشان بصفتی و نعتی تجلی کند که ایشان را بران اسرار وقوفی گردد وجه و ید مجی و نزول و قیام و جلوس و ما اشبه ذلک بعین الیقین بینند بحقیقت الحق شناسد۔ اگر ترا از من این سخن استوار نیست گفت محققان را نظاره شو محققت شود که ایشان برین اشارتی و رتی و عبارتی راستی کرده اند و یا خود مصاحبتی با این اهل تحقیق نصیب تو شود ایشان از ان کلامی که بی منطق حکایتی کنند و اگر تراگویند و تو آن نیک بخت باشی بحق الحقیقت یقین دانی و در طلب اقدام نمائی و اسباب وصول

این دولت رعایت کنی بحتمل بلکه غالباً آن باشد که تو هم یکی از ایشان گردی
فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ از زین بیانی فرموده
است دیوانه ماعین القضات گوید ترا در چین[1] ماچین باید رفت تا بدانی
که راسخان در علم کیانند و مرا و از زین کلام این باشد یعنی شفقتی وسلوکی که
هست باید کرد ـ تا بدین مقام برسی ـ موسیٰؑ درختی و آتشی بیند و این کلام
شنود انی انا الله موسیٰ داند که او و را رحجب و استار سخن گوید نیکبختی بشنود
فیا تیهم الله بصورته التی یعرفونها ـ آری دانی بینی
شناسی جاء محمد بلا محمد و ما کان لمحمد شئ من محمد
آنکه چه گوید من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصی
الله چشم ایشان بفیض نور شمس هر چیز را بیند و اگر شمس گوید ماسرای
من رای الا انا صادق باشد جواب قدسی محقق شد لا یزال
العبد یتقرب الی النوافل حتی احببته فاذا احببته کنت لسانه (ن بالنوافل)
الذی ینطق به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها
ورجله التی یمشی بها بی یسمع وبی یبصر وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ثابت و
محقق شد ای دوست بیت ـ

امروز پریروزدی و فردا  هر چار یکی بود تو فردا

دو یکی نشوند و یکی دو نگردد اما احول چنین بیند چشم دل را راست کن و هر چیزی را
درست و راست بین آنچنانکه هست کثرت از میان بخیزد وحدت وحقیقت خویش بر
تو تجلی کند خود را و جهان را نیست و نابود بینی و جز یکی را و جو نشناسی اگر حقیقت
بیزبان تو سخن گوید ـ یا من یری الواحد اثنین من حول فی عصب العین
دع نفسک لتری واحدا فردا بلا شک ولا شین چشم خود را کثر کن نگه هر چیزی
را یکی بدو بینی و اگر بدرستی و راستی داری هر یکی را یکی بینی ای محمد حسینی سخن
بسیار گفتی هان وهان کردار گفتار تا کردار با گفتار برابر شود ـ

[1] یعنی در ملکوت وجبروت ـ ش ـ

# سمر شانزدهم

چون بود چگونه بود وچه باشد وچه گوئی این را وچه بیان تفسیر وتعبیر کنی وچه محل سازی صدیقی[1] چندی حلقه کنند نشنیده[1] هریکی سر مقتول را بانگشت پای در پیچید و هریکی شته سر مقتول تباهد وهم مقتول در میانهٔ حلقه باهم در شده وهیچ یکی با دیگری در نزود ودر پیچش پیچاپیچ نگردد وهریکی جداگانه ماند عجب[2] کاری نیست اینک چه شعبده سازی است این وایچ چه بازی است که ایشان می بازند وچه نمودار است که ایشان می نمانند هریکی از تتق عزت بروزی کرده و هریکی از استار عزت برازی نموده هریکی از پرده جلالت سازی دیگر ساخته تقنع از روی بر کرده حیا وعزت را در گوشه نهاده کشاده وکشیده برهم شده درآمده حجابه النور لو کشفه لاحترقت سبحات وجهه این حجاب را بیک نفس سوخته كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ درتکرر تجلیات لا یتجلی فی صورت الا ثنین ولا یتجلی لاحد مرتین وفترتی کرده دستی زده وبا بازوی ساز ورسازی در پیش آورده وباصدایق دیگر نبرد کنند ایشان هم باجمال وشیوه وکرشمه بناز خود بصفت حیرت وعجز باشد واین زالی[3] کهنه سالی است وبجوانی نو بالی نموده است

بیت

معشوقهٔ پارینه را امسال دیدم تازه تر + در شکل کبری من است مقصود بر صغری ببین

---

[1] قوله صدیقی چندی نشینند یعنی صفات روحانی ونفسانی وشیطانی ورحمانی وملکی وجنی وسبعی وحیوانی ونباتی که در آدمی مرکب است همه حلقه کرده نشسته. س. [2] قوله عجب کاری نیست. این بر طریق استفهام است. ش. [3] زالی کهنه سالست. که اول ما خلق الله نوری ازان اشارت میکند. ش

بیچاره مرغ جان عشقباز در هوای خویش پرواز کند و هیچ بدان بازنگردد مَا عِنْدَ اللّٰهِ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نوگیری کرده است هرچه از صورت و اشکال نقش یَنْفَدُ بود زیرا چه نسبت مَا عِنْدَکُمْ دارد و آنچه بورای ورا بری لَا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِهٖ وَلَا بِصِفَاتِہٖ بِحُدُوثِ الاکوان صفت او بود. تحفۂ دیگر این آفتاب رحمتگاه طلوع اشراقی نموده کودکی ذی تمائم دستار تجبر از سر فرود نهاده بینی برپیشانی نهاده پیشانی برسوده لب برلب درچفیده خندنی زنخ نمودنی می نمود.

ای دوست عزیز ای یار شفیق این چند کلمتی که نبشتم ذخر اعقاب و فخر اسلاف باشد چه دانم عارفان چه فهم کنند و بینندگان چه پردازند و عاقلان چه نامند. حرفی قلبی نوشته ام وسطری بازگونه بخوانده ام. ابلیس تلبیس نتواند وشیطان سلطنت نتواند نمود. اما این قدر بدانند و دیده اش کنده که نادیده گوید. واللّٰه علیم یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ و شاهد و مشهود گواه این سخن است اِنَّہٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ مصدق این کلام است محمد حسینی منطق بربند قضا یا کلام را گرو آر این جا شکل اول با عکس نقیض مستوی نیشود زیرا چه این احادیث مختلف است واللّٰه علیم حکیم.

# سمر هفدهم

برادر دینی از محمد حسینی سخنی چند که عاقلان در ربط آن انکاری کنند و سرد مان فهیم در ضبط آن تحیر ے نمایند۔ دلبری چندی بلکہ ہزاری وچند ہزاری و دلبندی چندی ہریکی را حسنی وشکی ہریکی را شیوۂ وکرشمۂ در جمع ایشان یکی محفۂ وسہ وجی اطرافش را تمام فراہم کردہ وچنین نماید درا و کسی است از میان این ہمہ بحسن فایق تر بدلداری لایق تر دالبتہ چنان مستتر ومتحجب ماندہ بیننده را دران تحیری و ترددی و تعلقی وتشوقے کہ البتہ بینمش۔ و این ہزار در ہزار کہ گفتیم ہریکی با ہمہ کثرت و تعدد دعای توحد وتفرد کند وگوید ہمین منم وبس واین تکثری وتعددی کہ تو می بینی وہم وخیال است کہ ترا افتادہ است ہریکی ہمین گوید جز من دیگری درمیان نیست ماعجوبہ کاری نیست۔ ہریکی ہمین گوید ثبوت خویش کند و دیگران را درزا ویہ ہبوط اندازد۔ و آنکہ او درہودجی محفہ مستتر است ایشان از واین نشان دہند ہریکی ہمین گوید کہ مائیم کہ این جا از آنجا آمدہ ایم چون جوئی ما را ہا نجا یابی چونکو بہ بینی اینجا و آنجا یکی باشد۔ تحفۂ دیگر دیگر حاملان آن ہمین دعوی کنند وعین جمال نمایند وحجبی و استاری کہ گرد برگرد آن ہودج است ایشان نیز ہمین گویند وہمین ادعا کنند بیننده میگوید وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ہمہ جا بیک صفت نمودہ است بیک صفت بر آمدہ است شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ شہادت یک نعرہ است اختلاف اسلامی شد مسمی ہمان یکی۔ چو حجب واستتار ہمین گوید وحملہ ہمین گوید وبیننده اش ہمین نماید وحضار با ہمہ اکثار بیک سخن باز آید جز آن نباشد کہ اللہ ولا سواہ دریا درجنبش آید موجش خوانند تصاعد

کند بخار خوانند در جو سما متراکم شود سحابش گویند چکیدن گیرد باران نامند بر زمین
افتد آب دانند روان شود نهری و سیلی باشد بدریا رسد باز همان دریا شود که
بود . ۵۰ دریا هم ازان باران باران هم ازان دریا
النهایت رجوع الی البدایت ازین حکایتی درستی میفرماید قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ
عَلٰى شَاكِلَتِهٖ نمودار درستی میکند يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ
نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ عبارت بعبارتی درستی کرده
است . اما اشکالی که در کلام اول اجمالی نموده است آن در دلها مقدر و
مفصل است و در خاطر محمد حسینی موصل و محقق است اَللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ
يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ بیچاره محمد او خود گفته وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ
اِلَّا بِمَا شَآءَ مراهیچ قدر بس بود ازین بیشتر و بیشتر ره نمونی نیست اما بیچاره
صاحب همت هر چند وصول را سدی دید و شعور را بندی دانست که
البته از چشم دل او خاستنی نیست اما همتش چنان اورا در بند کرده است
وَالشَّفْعُ وَالْوَتْرُ ازان نشان میدهد شفع ره اما بوتر قابل ره نیست
هر آئینه مسکین صاحب همت همواره متهم مغتنم ماند از دم سرد و از آه
گرم ناله چه کم آید هان وهان مگر آن مستتر و محتجب که در ان هوج است
عبارت از وتر است و الباقیات همه شفع بود اللهم الهمنا
رشدنا وهب لنا والسلام

# سمر هیژدهم

قوله تعالیٰ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی فِیْہِ اِشارة الی المراقبة این آن مراقبہ است کہ تعلیم جبرئیل بود ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانہٗ یراك۔

مراقبہ دیگر وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اشارت بدین مراقبہ است ارض قالب را تصور کن وسما را قلب بدان۔

و دیگر مراقبہ قربت باشد کہ مرتضیٰؓ بدان اشارت کردانہ مع کل شیٔ لا بمقارنة وغیر کل شی لا بمزایلة

دیگر مراقبہ معیت باشد وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ حکایت ازین مراقبہ کند۔

دیگر مراقبہ احاطت باشد وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُحِیْطٌ بیان آن مراقبہ میکند۔

دیگر مراقبہ افعال باشد وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ رمزی بدان مینماید۔

دیگر مراقبہ صفات باشد وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا همین معنی را ظاهر کرده است۔

دیگر مراقبہ فنا باشد اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ افسانہ این مراقبہ است۔

دیگر مراقبہ ذات باشد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ بدان ایمای دارد

دیگر مراقبہ استوای باشد سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ هم ازان جملہ است

دیگر مراقبہ شهود باشد وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ آنرا ظهوری کرده است۔

دیگر مراقبہ وجود باشد اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ تفسیر آن مراقبہ است

دیگر مراقبہ کہ پرده تصور شو و بهر رنگی کہ مقصور خواهد رنگ زر بهتر و درون مقر دل کینونة مقصود باشد ازان حکایت کند اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ کَیْفَ۔

مَدَّ الظِّلَّ امتداد و پردۀ اوست کہ وجود شمس شہود مقصود است۔

دیگر مراقبہ جمال باشد فَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ تعین این مراقبہ است۔

دیگر مراقبہ مصدر و مرجع باشد یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ از ان مراقبہ نمواری کند۔

مراقبہ اقسام باشد وَالْعَصْرِ وَالشَّمْسِ وَاللَّیْلِ وَالضُّحٰی ہر ایک کشادہ تر می فرماید۔

دیگر مراقبہ امانت باشد وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اعلامی بدان میکند۔

مراقبہ پیر باشد مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ اثبات آن میکند۔ دیوانہ با قاضی عین القضات می گوید مرید در دل پیر خدا را بیند و پیر در دل مرید خود را بیند۔ مراقبہ این باشد اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خود نمائی میکند۔

دیگر مراقبہ اشیا باشد خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ رہبری بدان کردہ است

دیگر مراقبہ ہویت باشد کونہ وجودہ از ان مراقبہ نشان دارد۔

مراقبہ ہیبت باشد لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کشادہ می نماید۔

مراقبہ وجہ اللہ باشد با تصور وجود کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ از ان مراقبہ تعلیمی می کند۔

دیگر مراقبہ حاتم اصم جحیم و نعیم را یمین و یسار تصور کن خداوند را محاسب بدان نیکوست این اما این مراقبہ نیست تشویش در تشویش است

دیگر مراقبہ عرش باشد ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ از ان مراقبہ تشابہی یکند بلی مربع می نشینند و می فرماید کاستوائی نداء۔

و مراقبہ ورار ورا باشد اینجا عیشی نیست شہودی وجودی نیست

لذتی هزتی نیست فنای بقای هم نه از ازل و ابد هم حکایت نتوان کرد۔
دیگر مراقبه محاسبه باشد که یُحَاسِبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ترا و ران
مراقبه می آرد بضمانیت می ایستد۔
دیگر مراقبه صور و اشکال باشد استغفر الله لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ صدق این در کشاده کرده است اما درین خوف
اباحت و الحاد بسیار برد۔
دیگر مراقبه کرامت باشد وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ تعظیمے
وتعظیمے می بخشد۔
مراقبه نزاهت باشد سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ
قدس پاکی رہنمائی کند۔
مراقبه خلا باشد هیچ وجودی را در دل خود موجود نه بیند و این
صفت هویت صرف باشد لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ درین مراقبه کاری
پیشتر می برد۔
مراقبه فردانیت باشد یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ یا د ترعمل
این مراقبه است۔
مراقبه صمدیت باشد لا فصل ولا وصل ولا قرب ولا بعد
در صمدیت صرف جولانی میکند۔
مراقبه عیان باشد عین العیان خود را بینای آن گرداند۔
محمد حسینی بسیار گوی کردی ازین پیشتر منزلت عیاران این کار
بیکار اند زبان انکار ایشان را که بر بندد و السلام۔
دو سخنی دیگر هم لابد است که الحاق کنم۔ مراقبه وحدت رتضیٰ
می فرماید اَلْعِلْمُ نقطة کثرها الجهل آن که مردمان گویند
العلم کلمة بل حرف بل نقطة فرد حقیقی را تا آنجا بوحدت

برد که از احکام اجزا لایتجزی نماند۔ زہی مراقبہ زہی مرد مراقب زہی اثر کہ کسی را از ان خبر نہ۔

دیگر مراقبہ کثرت تصور کند می برد می برد میگیرد میگیرد تا آنکہ وہم برد از اعلی علیین وعن الثری او را ہمہ پر بیند بلکہ بر تر بیند

مراقبہ انتظار نگفتم نہ بنا بر ظلمت اما نسیان خاصۂ انسان است ظلمت با نسبتی ندارد و آن برای کشف وتجلی قریب تر است۔

حسبنا گیسو دراز اکنون بس کن سخن کوتہ کن۔ والسلام والحمد للہ رب العالمین۔

# سمر نوزدهم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ قَوۡلُهٗ تعالیٰ يَسۡئَلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ ط قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِيۡلًا ٥

ترجمه این آیته این است۔ مردمان از رسول الله صلی الله علیه وسلم پرسیدند۔ ما الروح روح چه چیز است ساکت ماند تا علمی من الله یا بد جبرئیل علیه السلام آیت آورد یعنی مردمان ترا از روح می پرسند ای محمد جواب شان بگوی روح کاری از کارهائی باری است وشما از علم داده نشده اید مگر اندکی۔ ابن عباس رضی الله عنه میگوید اهل کتاب از مصطفیٰ پرسیدند ما الروح رسول الله صلی الله علیه وسلم انتظار وحی کرد و در توریت همچنین است الروح من امر الله بر وفق ایشان فرمان آمد قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ اے امر من امورہ او شان من شانہ وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِيۡلًا بر عامه صحابه و مومنان خطاب باشد فرمان باشد پیغامبر را تو این بگو واز این این نیاید که پیغامبر را صلی الله علیه وسلم ازین علم نباشد ومحتمل که درین خطاب او هم داخل باشد تا آنچه بعضی گفته اند او از دنیا رفت واز حقیقت روح او را علمی نبود است وبزرگان گویند الکلام فی الروح صعب المرام فالامساك اولی عند ذوی الاحلام وآنچه بفهم ما معلوم است بدان رمزی واشارتی کنیم۔ روح بر تعداد است۔ روحی است که او را روح حیوانی گویند هرجا که ذو حیاتی و ذو حواسی است با آن روح اشتراکی دارد۔ دیگر روح حیوانی است که او را حسی وتمیزی داو را درکی وفهمی هر چیزی را

شناسد و اند این را روح حیوانی نامند. و دیگر روح روحی است روح نفسانی گویند الطف و اشرف اعز و اکرم از عالم علو آورده در بدن انداخته او ساری است در کل اعضا سریان الماء فی الثوب بچه می زانید و حسی با و متعلق است میان آن بچه و میان حسی ریسمان صفتی مجوفی بربسته است آنرا که ناف نامند آن بچه که هیچ حرکتی و حسی ندارد مرداری افتاده است آن حس را می سوز ند او از ان حس جدا میشود آن رابطه که میان هر دو نهاده اند در آن در میآید دایه چنانچه پیش از بر دو شسند همچنان میدوشد تا انچه در بدن آمد فرزند گریست و چشم کشود دایه آن را می برد و گره همی مید هد بر ناف میدار د این آن روح است که از عالم علو آورده آند درین ساری کرده اند و آن روزیکه تمام اجل او است ملک الموت قبض آن میکند دسکه می زند و دم که بالا می شود آهسته آهسته تمام اعضا را می گذارد تا برون می آید از ره دهن شخصی میت میگردد آن اضطراب آن دم زدن برون آمدن آن روح است۔

با روح حیوانی و انسانی روح دیگر است که آن را نفس ناطقه نامند و نیز متعلق بدین قالب است با این سه روح است که تعلق الملک بالمدینه و العاشق بالمعشوق او قریب نیست او بعید نیست او متصل و منفصل نیست این را نفس ناطقه گوید۔

دیگر روح است که او را روح اعظم خوانند این روح را گویند خرج من بین جماله این نیز یکی از مخلوقات او است همین گفت خرج من بین جماله و جلاله دلیل حدوث او کند این روح را عزتی و عظمتی و جمالی و جلالی و ترفعی و تقدری بر سالک رونده تجلی کند سالک گاه تجلی او را خدا داند از آنچه صفت خدائی در و یا بد بی هیئتی و جهتی و بی کیفی و کمی بی مکانی و زمانی او خود انی انا الله گوید و احیاد امانت مینماید و همان که

گفته اند ان متاع البیت تتشبه برب البیت ؎
از خانه بجد خدای ماند همه چیز

کسی که بادشاه را ندیده باشد وزیرش با دابی وارادتی که بادشاه اورا داده است بهیند بینده گمان برد مگر بادشاه را دیدم و این یکی از بندگان او دیکی از کارکنان اوست احتیاج با پیر کل الاحتیاج درین مقام باشد و آن نشان که گفته اند بعد از تجلی بقیه از ہوا احساس کند تجلی حق نبوده است اگر فنای وجود و محو آثار مشاہده افتد گمان برد مگر تجلی حق بوده است اطلاع برین هم صعب و عسیر است بلکہ اصعب و اعسر است هم احتیاج با پیر باقی است۔

و دیگر روحی است که از فیض قدسی نام یافته است وصفت افانه این فیض در اسماد ما تقدم تحقیق یافته است و آن فیض قدسی تفضیلے از اجمالی و اثری از موثری باشد این را نیز من قبل بیانی شافی گفته ام مرورونده را این نیز کافی باشد و آنچه در ادعیه ماتوره مسطور است

یا روح یا روح الروح هم از میان این عیان است

هان وہان چند جمل از کلی وجزئی رمزی و اشارتی تمام دالاشاد حسب للعاقل فکانه قیل با لعبادت اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔ این امر ہمان امر است که گفتیم امر من امور و شان من شیونہ ای صفت من صفاتہ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا ای تکون شئ او تعالی در علم نفس خویش صورت خیال اورا احضار کند کن کذا فیکون۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنی فرمان اوست اوگوید کُنْ اورا وجود شود بدان بیانی که کردم این جملہ را با تو اشارتی سنجایم عشق با بود نابود خود در خلوتی خانہ شہود آرمیده بود نغمۂ محن که درحرکت و آہنگ و رقص آورده وجودی صورت نموده و آن نغمہ

که او شنوده همه از و بد و بوده اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ همین
وجود را آزموده محمد حسینی درمیان نیست نابود بود لا فرق بینی و بین ربی
الا انی تقدمت بالعبودیت سر سبز و دود لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ والیه
المصیر والسلام۔

واختلافیکه بزرگان را در ماهیت روح رفته است کسی گوید نسیم
طیب یکون به الحیات دیگری گوید لم یدخل فی ذل کن
وکسی چنین هم گوید الروح قدیم این هم و غیر آن دیگر گفته ام
هرکی را چه گویم کلام دراز میشود این بیان ما محیط آن همه است
الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا
ان هدانا الله۔

# سمر بستم

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قوله عزمن قایل وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ط۔ ای وما خلقتهم الا مختارین
للعبادت ویقال المراد من الجن والانس المسلمون منهم ویقال
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ الا لامرهما ان یَعْبدون۔ وهذا
التاویل علیٰ وفق قوله سبحانه وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اللّٰهَ فان
الآی بعضها تفسیرا لبعض وان الامر سبب للعبادت فذکر
المسبب واراد السبب وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ والانس الا مستعدین
للعبادت فان اصل الخلقت علی المعر فت والعبادت قال علیه
السلام کل مولود یولد علی الفطرت فابواه یهودانه الحدیث
ویقال العبودیت هی التذلیل وَالانقیاد۔ فی الکشاف العبادت
اقصی غایت الخضوع والتذلل وما من جن ولانس الا یتذلل لخالقه
وبارئه طبعاً ووضعاً۔ وقد قیل العبودیت لحتیاج ذاتی لاینفک
عن الجن والانس البتةً۔ ویقال ما من وجود سوی اللّٰه الا ذو وجهین
وجه منه الیه ووجه منه الی بارئه وخالقه وهو الفیض القدوسی
والنور السبوحی متعلق بالاشیاء کلها وهذا الذی سمیناه فیضاً
وهو الذی یقوله الحکماء الیونانیة النفس الجزءی وهو الّذی
یرمزمنهٔ ابن الاعرابی فیقول بالمطلق والمقید وهذا هو القایل
به فقط۔ ولیس ذالك کلام المحققین فلولا ذالك لم یکن
للموجود وجود وما من موجود الا وقد عُبِدَ حتی الخشی والروث
ولیست تلك العبادت الا للرب تعالیٰ لوجود فیضه به

وانه لیس عینه ولا غیره وانّ ذالك الا العابد یتوهم فی نفسه ان عبادت المعبود هذا له اثر تام وفعل کامل فلذلك یعبد ویطلب الحوائج منه ولیس منشاء ذالك الوهم الا یتعلق فیضه به سبحانه فیصدق قوله تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔

# سمر بست و یکم

قوله عزمن قایل وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

یاد کن ای محمد وقتیکه پروردگار تو گفت مر فرشتگان را بتحقیقت بقطع وبت گردانیده ام خلیفه را در زمین فرشتگان گفتند کسیرا در زمین خلیفه میکنی که او در دنیا فساد کند وخونها بریزد و ما تراتسبیح و تقدیس میکنیم خدا وند سبحانه وتعالیٰ گفت من میدانم چیزی را که شما نمیدانید۔

ظاهر معنی آیت این بود که نشتم با محمد گفتند واذکر هم سابقا می رود که محمد صلی الله علیه وسلم برین قصه واقف بود میدانست تا اور اگفتند یاد آرآن وقت را اول ما خلق الله تعالیٰ نوری حکایت هم برین میکند کنت نبیا قبل ان یخلق الله تعالیٰ آدم وخلقت انا وعلیؑ من نور واحد قبل ان یخلق الله آدم باربعة الاف سنة الحدیث فرشتگان گمان بردند مگر با ایشان مشورتی و موارثی است هم از موجب آن گفتند اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا و ندانستند کلامی است قطع کرده است بتکلم اِنِّیْ وجَاعِلٌ گفته است بتحقیق من این کردنی ام از تقاضای گذشته

و نحن نسبح دو احتمال دارد یکی لائق خلافت مائیم که تسبیح و تقدیس میکنیم یا آنکه
بدین معنی گفتند صورتی و هیئتی غیر ما را در زمین می آفرینی کاری کند که رضائی تو نیست
فرشتگان را اینجا دو غلط افتاد با همه عصمتیکه ایشان دارند. یکی آن که کلام مشاور
دانستند که ایشان را خلقتے است که از ان خلقت جز تسبیح و تقدیس نیاید کار دیگر
نتوانند کرد بدین صفت مقصور و ملجا اند و خطبۂ نحن بر نفس خویش خوانند دلیل بر
انانیت و نحنیت باشد و غفلت و جهالت ازان شود که نگر کاری از ایشان میسزد
وَهُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ همه چیز را فرشته را و عبادت فرشته را همه خدا
آفریند کاری از کسی نسزد هرچه کند او کند سبحانه و تعالی و رسول الله صلی الله علیه وسلم در
شب معراج هر باریکه بر فرشتگان میگذشت ایشان از رسول الله صلی الله علیه و
سلم التماس نصیحت میکردند و میفرمودند نگرید تا بار دیگر خطبۂ نحن بر نفس خویش
نخوانید و ایشان همه سر بسر سر فرو افگنده شرمنده بماندند و نه گفت خداوند
در کار ایشان افساد و سفک نخواهند کرد اما فرمود اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
آنچه من میدانم شما نمیدانید با این همه که ازان ترکیب و بنیه افساد آید مرا
سری و مرادی دران هست شما نمیدانید اگرچه آدم نکرده است چو از ذریات
او آمد اضافت بدو کردند و باید دانست که خلافت استقامت نیابد تا
صورت و معنی خلیفه با مستخلف نسبتی نبرد. اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ او علی
صورت الرحمن نسبت بصورت او کرد و آدم را قربت و معرفت خود
بخشید و اطلاع بر سر احدیت و بر خفی صمدیت داد و در ترکیب او فیض بدو نهاد
حامل امانت او ست وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اشارتی مرتبتی کرده است ثُمَّ
اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا. میراث نبرد مگر وارث
که با مورث منه نسبتی تامی دارد و محققان گفته اند جبروت لاهوت ملکوت
در بنیۂ انسان تعبیه است و کذلک بهیمی و سبعی و شیطانی و نفسانی. حکما گویند.
اَلْعَالَمُ اِنْسَانٌ کَبِیْرٌ وَالْاِنْسَانُ عَالَمٌ صَغِیْرٌ خواجه محمد غزالی رحمة الله علیه

عکس این فرماید پس فیض او با همه وجودات اثری تمامی کرده است پس آدم بصورته و معناه با رب خویش قربی درستی یافته است مستحق خلافت هم از ان گشته است معلم صبیان از مکتب غایب شود دیگی را خلیفه سازد او کسی بود که کار معلم تمام تواند کرد آموزه کودکان بشنود وخطا و ثواب ایشان داند و ایشان را باد ب و خرد جمع دارد. برای اثبات حجت و الزام واحجاج ملائکه آدم را تعلیم کامل کل اسما شد علم اسما این فضل نمود فرشتگان از ان عاجز شدند واگر از مسمیات و اسرار آن گفتی همه سربسر میگداختند. اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر آدم لائق خلافت نیست او اسما واند شما ندانید در طعن خلافت او شما صادق نباید انکار به تعصب وتعنت بود و حقیقت کار که با آن علم نبوده است.

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا تنزیه از جهل و از کل عیوب ترا است علمی ندارم مگر آنچه تو تعلیم کنی ما منید انستیم که در آدم چه سر نهاده وکدام نور اعظم در و تعبیه کرده بتحقیق تو علیمی وحکیمی همه دانی وکارهای تو بر صواب باشد و در حکمت تو خطا نباشد و این صفت جز ترا نباشد۔ فرمان آمد چو آدم را دیدید و سر الوهیت در و مشاهده تان شد پس مستحق آن باشد که شما او را سجده کنید هر یکی مخاطب بسجده شد اُسْجُدُوْا فرمود بهر یکی خطاب شد اُسْجُدْ با ابلیس هم شد این خطاب در ظاهر با او شد گوئی در باطن با او این ندا شد لا تسجد لغیری سرباز زد و استکبار کرد محتمل که استکبار از و کرد یا استکبار ازین کرد که غیر ترا سجده کنم بعزت تو که نکنم این مسکین را اطلاع بران سر نبود که در آدم پنهانی تعبیه کرده اند دا وند آن بر و مستتر ماند تا آنچه او را اعور گویند آن چشمی که سر باطن آدم را ادراک کند آن چشم او کور بوده است۔ سبحان خالق۔ او نه در جمع بود و نه در جمع الجمع ضرورت کافر باشد و نمید اند که سجدهٔ آدم سجدهٔ رب تعالی است آدم بصورت کثرت می نماید و در معنی وحدت صرف است بیت

گرچه بصورت آدم است بمعنیش اسم اعظم است
این سر هم در آدم است هم آشکار اهم نهان

تحفۂ دیگر است یعنی مقصود خلقت آدم خلافت او در زمین شد چه عقد کا
هم برین بود اُسکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ چه معنی داشت چو بر نهی
گناه نسبت کردن رفت توریک کردند برای وقوع او درین باوی فرمان
بصورت نهی آمد وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ کل ممنوع مطبوع باشد گوئی گفتند
اقربا هذه الشجرة توریک ذنب شو فیخرجکما اخراجا عجب که یکی را امر بود سرا و نهی
که لاتسجد یکی را نهی سرا و امر بود که اقربا بر هر دو حرف مقلوب نشنید و امر نهی بر عکس کردند ببیت
تا ظن نبری که هست این رشته دو تو یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو
آدم را گنهگار ساختند بعد از ان تلقین کلماتی کردند که بدان توبه قبول شد دلی
آن نشد که باز در بهشت برند آن تمتع و تلذذ و باشد عتاب دوستانه بود که ونده
سرزنش دوستانه بر سرش زوند همان گندم را آورد ند بد و سپرد ند که هم درین زمین
باش و هم برین قرار گیر۔

ای دوستان ای محبان ای برادران لَا تَأْمَنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ اِنَّ مكر الله
عظیم خود را خود دانند خود را خود قبول کنند و خود بخود باز آیند بر ما و شما بهانه سازند
عجائب کاری است۔ غزل

| | |
|---|---|
| دیدم بکلیسیا نگاری | زین در وکشی شراب خواری |
| مدمن خمر می خراب شکلے | دیوانه وشی نزار زاری |
| گفت از سر وقت خویش در حال | بنشین و شراب نوش باری |
| وانگه بصفای من نظر کن | بین عکس جمال روی یاری |
| بر لوح وجود نیست نقشی | جز نسخۂ صورت نگاری |

ک کلیسه تبخانه باشد و بت خوبصورت را گویند معنی چنین باشد دیدم نگار خود را یعنی معشوق خود را در
صورت خوب یعنی در صورت محمدی که احسن صور است از ان محبوب عالم گشت من رانی فقد رای
الحق من اطاعنی فقد اطاع الله در وکشی شراب خواری اشارت بصور خوش آیند در باینده چشم
غلطان میخورده خوشان یعنی بصفت جمال و لطف کمال دیدم رایت ربی فی احسن صورة همین است

مجنون چه کس است و چیست لیلی  گل چیست کجاست زخم خاری
خسرو که بود کدام فرهاد  شیرین بچه گشت خوش گواری
بهر چه زن عزیز مصر است  از کرده یک غلام خواری
از چه سبب است هان گرفتار  یعقوب که بود رستگاری
خود چاکر و بندهٔ چرا شد  محمود که بود شهریاری
زین حال کسی خبر ندارد  جز بیخبری شراب خواری
بیشک بخدا محمد اینجا است  چون احمد پاک حق گذاری

بقیه حاشیه بر صفحه (۶۶) - و یا مراد از کلیسا انجمن و مجمع مردان و زنان باشد که دنیا سر بسر از ان حکایت میکند و از نگاری حضرت محمدی باشد که نگار همه جهانست از انچه نگار رحمان است - ؎ نگار من که بمکتب نرفت و خط ننوشت * بغمزه مسئله آموز صد مدرس شد - مصرع دوم همانست که محمد مصطفی حبیب صفت جمال است و مظهر لطف و نوال - مدمن خراب شکلی زیرا که فقر فخر اوست خراب دیوانه وشی است از غایت شغل حق پروای این جهان ندارد محمد دیوانه میگفتند لا یکمل ایمان المرء حتی یقال انه مجنون مدمن خمر یست ساعتی از ان خالی نیست - بیت زیاده چون کف ساقی تهی نمیگردد * کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز گفت از سر وقت خود که در حال تا سه بیت اشارت دعوت محمدی است ترا ای قلب مصفی و نفس مزکی نشین یعنی ای مرید مرشد و لازم گیر بنشین اگر ترا هزار بار راندم و تا مقصود بدست آری و اسباب وصول در استعمال دار تا شراب محبت جرعه بکام جانت کنند بدست ولایت شیخ بعد از ان چون ترا رشدی و مقدمه مبارکی حال شود دران جمال محبوب به بین تا در لوح وجود جز نقش محبوب نه بینی - بیت و گر از مجنون تا محمود اشارت به پنج مقام سلوک و وصول است و پنج مراتب انسانی نفس و دل و روح و سر و خفی یعنی وسائط را از میان دور دور کن بغلبه جذبات الهی که به تعلیم و تلقین مرشد حاصل شده است بعد از ان بیشک همه نور محمد و احمد که نور احدیت است مشاهده افتد همه نور در نور نور نور بود یعنی بیشک بخدا محمد اینجا است چون احمد پاک حق گذاری همین را اثبات میکند ؎ از احمد تا احد یک میم فرق است * جهانی اندر آن یک میم غرق است - بیت و آن میم جهان نمرچو بر خواست - احمد به احد یکی شود راست - میم مشغولیت خالی که وجود عبارت از وست و کثرت و همیت اشارت بدوست و هم بوهم رود وحدت حقیقی بحقیقت خویش باز گردد و حق شناسی و حق گذاری و حق باشی ظاهر و پیدا گردد - ؎ اول و آخر اوست در همه حال - ظاهر و باطن اوست در همه باب - والله اعلم - ششم -

# سمر بست و دوم

بین الجندین والعسکرین الکافرین والمسلمین المظلومین و
الظالمین مقابلہ میرفت۔ ترکی چالاکی سرافرازی سراندازی جوانی عشوہ سازی
برسمندی بلندی سوار بین الصفین جولان گری می کرد کہ گمان مندی یقینش برین
قرار بود اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ چون زاغ خانگی در گوشۂ
نشستہ نظری میکرد و امیدی میداشت و در جمال مشاہدۂ آن ترک در تحیر و تحسر
بود آن جوان ازکلہ خوریانہ بر سر بست و سنان جان فشانی بدست میداشت کہ آفتاب
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ۔ عنقریب از مطلع عنایت طلوع فرماید و علم دولت
اسلام افراشتہ یا بد و بیرق کفار نگونسار گشتہ۔ ہم درین میان نجاۃً و لبغتۃً
نظارہ شود سلطان فتح اللہ و ملک ظفر و امیر نصرت و سپہ سالار معین الدین در
لشکر بیگانگان باہمہ شوکت و جلالت دست در سیف اللہ زدہ و قوس و نبل تیر
در کار بردہ و کشمی درستی دادہ طرف لشکر مسلمانان قصدی تمام نمودہ ہر تیری
کہ از قبضہ قصد ایشان می کشود البتہ خطا نبودہ است بر حسب مطلوب بر صدر
ایشان میرسید و سیف اللہ از نیام ہمت ایشان روشن تر و تابان تر بسی سر
بر ان میاساخت۔ آن چشم سپہ نظر داشتہ بر کشادہ مراد اسلام بود در غبار آن
ہیجا تاریک تر نمود تحیری پیش آمد تنغصی بر دل افتاد چہ باشد و قضیہ بر عکس شد
موجبہ کلی بود سالبہ کلی چرا شد منطقش بستہ ماند کلامش بہ گل لسانہ باز آمد تعینات
مختلطات دید از غیب برای او این ندا می آید اصبر اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ
اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ خوش باش لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ ارواح
الشُّهَدَاۗءِ فی قنادیل من نور معلقۃ بالعرش میگوید برین غیب

عقیدۂ کن دو خصم بر ظاهر میرود و غلبۂ کار میداند حق را طرف خویش می بیند بلات و عزی می پناهد و بحمایت هبل و منات میگراید۔ آن مرد صاحب یقین را ظنی و شکی در دیش نمی آید اما شهید ظاهر حال می بیند مرده و کشته بر زمین افتاده و خوار و زار مانده و سرهای سران پامال گشته و حجتی ظاهر برای الزام خصم نیافته۔ هرچند یقینیکه او دارد در آن شکی و ریبی نیست و بدان احتجاج خصم میسر نه از تحیر و انکار بی هنجار و از کلمات ناهموار چه کم آید بازوها فرو افتاده کمرها شکسته پاها بریده شده سرها بغلطید چون گوی سرگردان مانده اینجا چه تحقیق شود

درین میان ماهروی سرو قدی جوز اکمری گلعذاری ظریفی چابکی شوخی از عالم غیب شاهد شد تحفۂ شعبده گری شیوۂ بازی می نماید۔ در رقص و ورد و در آن خوش صوفی نیکمردی مصلای بر کتف تسبیح در دست و ذکر الله بر زبان و خوف و رجا در میان همبدان دو ر همدران رقص نظاره میبود یکی ترسائی خود رای زناری در بر کلاه مغانه کثر بر سر همدرین میانه شاهد بازی رسوائی فضیحتی کوچه گردی بی دردی مکارۂ بدکارۂ همدران می بیند معصومۂ محفوظۂ مستورۂ ریشۂ دامنش کس ندیده برقع از روی او وقتی بر نشده۔ یکی می بینی همان شخص واحد شیخی معتبری بر سجادۂ ارشاد نشسته و دعوت الی الله را بیان میکند و تعلیم حقایق و معارف میفرماید و وصول و فصول را بیان میکند۔ لاحول ولا قوة الا بالله ناگاه می بیند یکی برهمنی زنار پوشیده لنگوٹه در ته بسته سر برهنه بر در بتخانه نشسته بتان را نواخته آداب بت پرستی می آموزد و آتش دو زخ می افروزد ان بیننده درین فرو د افتاده حیران گشته بوقت خویش با خدای خویش می نالد و های های و زار زار می گرید و با خدای میگوید بکه آویزم بکه تعلق کنم خود را بکدام بر بندم ندای غیب بر آمد که باش چون سید محمد متثبت متعلق بدین احمد این همه کارهای ماست این همه پرده اختفای

ما است ترا باین کاری نباشد این رنگ آمیزیها است این جا تو نزی
ابو الفتحا دست بدامن مصطفیٰ زن و به رہ مرتضیٰ رو بدین ہمہ چیز مکشوف
متجلی باش بدان و مگو نشستہ باش و می نواز بیت۔

زا حد تا احد بسی نیست میمی بمیان حجاب معنی است

محمد بجند حروف دور افتادہ است زمانہ آخر رسیدہ است
تو رشتہ اول و آخر را بیک گرہ بر بند دان کہ نفسی ازین ورطات
و اطوار من الازل الی الابد خالی بود یا باشد۔ ایہا الحسینی
علیك بالحقیقی و الیقینی ہمین حق است و ہمین است ترا ہر آئینہ
ازینجا گذشت نیست یاایھا الذین امنوا امنوا۔ علیك
بالاستسلام و السلام۔

# سمر بست و سیوم

چہار نفر از مستورات با سیر سیاری در انجمن دل نشستہ یکدیگر با خود کلماتی از عالم سبوحی و قدوسی و نکاتی از جہان جبروتی و لاہوتی ابرازی و افصاحی میکردند۔ ہر یکی را ردای کبریائی بر دوش و جلباب حیا در بر و قناع غیرت بر رخسارہ و روی و پیراہن عفت برتن پایزار عصمت باہم درپیچیدہ ازاریکہ پوشند ابریشمی ایشان را کدام رنگی لاتعین۔ یکی گفت سیاہ دومی سپید سیومی گفت سرخ چہارمی گفت زرد۔ عارفی برین نگاہ دلآویز و کلمات شوق انگیز اطلاعی یافت با خود میگفت اگر این ہر چہار رنگ با خود در یک آہنگ باشند عظیم کاری و بزرگ روزگاری باشد۔ و ہر یکی با یکدیگر مطالبہ سلطانی مفاوضہ برپا میکرد۔ آنکہ رنگ سیاہ را اشارتی کردہ بود او میگفت لون اسود آخرین الوان است ہر رنگیکہ بیند رنگ سیاہ والاتر و برتر باشد و پس از و رنگی نہ نماید الفقر سواد الوجہ فی الدارین اشارت بعبارتی کردہ است آن صاحب ہمتی است از جملہ تشکلات در گذشتہ و انواع الوان و انوار را پس گذاشتہ پیشتر قدمی نہادہ بدرگاہی رسیدہ درش را قفلی و مہری کردہ اند۔ من الازل الی الابد بر کسی نکشودہ اند ہمتش بازگشت نفرماید و بیشترک رہ نیابد بازگشت بروزگارش نسازد و دا و جز بفتح الباب نپردازد و سر بر درش میزند افتادہ ہم بران درجانی میکند و خطبۂ الفقر سواد الوجہ فی الدارین ہر چند بآواز بلند تر فرود میخواند باکس نسازد و بغیرش نپردازد کاد الفقر ان یکون کفراً مہرہ غلطان میبازد۔ خلیفہ دیدن صوفیان آمد در مقامی چندی بودند ہمہ

برخاستند تواضع و اکرام نمودند احترامی و اعظامی ستودندیکی میان
ایشان برکار بار خویش و بر شرط استقرار مانده خلیفه پرسید آن کیست
و حالش چیست شما که چنین و چنین ایک شرط رسم که با سلاطین در پیش نهند از ان
بس نیامدید البته بشرط بود خود بود ید آن مرد فرد چرا با ما چنین کرد از شما
چرا تنها ماند گفتند خلیفه این کسی است که ما این را سید الفقرا نامیم
گفت چه باشد سید الفقرا گفتند به بود نابود آرامیده و قدم از همه
وجودات در کشیده وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ از شفع گذشته و به وتر ره نیافته
این جنونی اگر بما و شما پرداز د عاقلان را بد و انکاری نشود و دردمندی
است ناسوده نابوده است ناستوده ناپسندیده او در کون در نگنجد
و بخویشی و خویشاندی باز نگردد و او چنین گوید۔ بیت

نی حال بماند وقت نی ذوق مقام نی ماندم من نه او همه گشت عدم

و آنکه او در رنگ بیاض را روشن میکرد میفرمود این دو مقام
است یکی صفوت دوم فقر صفوت از احوال عالیه و از جهان عکس پذیر
است هر چیز که هست رویش لوح محفوظ خط و کتابت نقشی پذیرد هر آئینه
در خط و کتابت خطا و غلط را ساغی باشد یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ
وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت صفت لوح باشد و برتای
یثبت وقف مطلق شود و عنده ام الکتاب از کلمات علم نفسی باشد که
لا یتغیر و لا یتبدل بود۔ اکنون صفوت مقابله فقر آمد۔ فقر همه
ناسودگی و نابودگی و تاریکی و باریکی دور افتادگی و واماندگی نقد
وقتش بود وقت او آسود مظلم باشد لا ینفد فی قولہٗ از ان حکایت
کند انا ر وم کلمه بدان نشان دهد۔ اما صفوت همه صفا و نور است
همه حضور در حضور است همه شعور در شعور است آنرا اسبر نتوان بردن
و قدم در رہ تثبتات و رسوخ دشوار تر باشد ذوق و وجدان و راحت

وعرفان بصفت حرمان نباشد۔ اگر دوکس فرض کنیم مثلاً ابوسعید ابوالخیر و
خرقانی۔ ابوسعید راجبه و دستار سپید تر و روشن تر باشد و ابوالحسن را
خرقۂ گلیم سیاه در بر طاقیہ پشمینۂ پارینہ کہنہ بر سر۔ ابوسعید را ہماره
در حفظ و حراست آن باید بود که عیب ریمگین برو نباشد و نقش غمگین برو
برنیاید۔ اما ابوالحسن ازینها فارغ رنگی سیاه بردارد و ہر رنگی که ریمگین
بروافتد سیاہیش زیادت تر گردد و تاریکیش افزون تر باشد۔ یکی
فارغ مشغول باشد دوم مشغول فارغ۔ عطار رگر بوی در مشام جان او
ازین کار احساس کرد تا آنکه میگفت۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ذرۂ دردت دل عطار را

سیوم که رنگ سرخ را دلالت نمود میگوید بالاجماع و الاتفاق رشک
وغیرت لازمۂ حال عشاق است و ہر که به بلای عشق مبتلا شد جز خون خوردن
او را چاره نباشد ہمواره خون دل آشامد و بغرت غیرت و مصدمۂ
انبیت اشکی بر رخساره افتاده ماند کار بجای است عاشق رشک از
خود و از دیدۂ خود برد که گہے چنین با خود گوید۔ مصراع۔

از چشم خود در غیرتم بر آن چنان رخساره

چشم من بر رخسارۂ او۔ در فہم من غیر من بیناید مرا بین وعشق
را و روی جمال آرای او بین چه نسبت گلخن تاب بره سلطان مالک
الرقاب چه نسبت۔ عشق قوت عاشق شده است و عجب قوتی او انتقام
بخورده است ہمه خود مانده است معشوقه غیور است ہرگز نخواہد که
عاشق ہمراہ خود رسد خواہش او این باشد که ہمواره از من بدور باشد و
لیکن از خون دیده و از اشک دل میان خون غلطان ماند۔ وقتی
رابعه با خدای خویش عن الوصل و الفصل مناجاتی میکرد۔
خداوند سبحانه و تعالیٰ صفت طالبان و عاشقان خویش در میان نہاد

که ایشان چنین وچنین اند و مرا با ایشان کاری باری چنین وچنان است
رابعه بر آن رسمیکه میان عاشقان آمده است بوقت خویش شوریده
وگفت انچه بر ایشان نهادی و ایشان را بدان ستودی نصیب ما کن
گفت تو سر بالا کن نظاره شو دوید دریای خون لایتناهی ساحلش پیدا نه
وعمقش را پایان نه گفت الٰهی چیست این ندا از غیب الغیب آمد که این
خون دل دوستان ماست سالها در ره من تگاپوی نمودند تا آنکه میان
ایشان و قرب من بمقدار تار موئی بیش نماند دور باش عزت ما از اوج
قرب بحضیض بعد انداخت با این همه ذرهٔ از دوستی من کم نکردند از
صولت قوت عشق خود باز نیامدند از سوز شوق با این همه از شور طلب
خود باز نماندند التماس برجا بود ملہ تو دانی ـ بار دیگر از بصره قصد
بیت الحرام کرد در هر گامی دوگانه میگذارد پس هفت سال بمقصد رسید
همان دم که طواف فرض بود رابعه را عذر زنان پای بند شد از طواف ایستاد
عجز و زاری و شکستگی نمود گفت خداوندا هفت سال تگاپوی کردم ومحنت
دیدم وقت کار به بلا مبتلا کردی که از طواف باز ماندم فرمان آمد رابعه
اندیشه کن کجا تو کجا دوستان ما کجا طالبان ما کجا تو وعاشقان ما از
تو تبو هم از ان تو چیزی بر تو گماشتیم تو بدین شکستگی و واماندگی افتادی ترا با
مردمان این راه چه نسبت ماشما را بلطف پروریم واز چشمهٔ لطف قطرهٔ
بکام شامی چکانیم همیدان راضی وخوشنود باش ـ حبیب محبوب همگوید
اعوذ برضاك من سخطك ترا این چه فضولی بود در سر ـ رابعه پیش
آن شکستگی دور افتادگی خود مشاهده کرده درکنج خانه بعبادت مشغول ماند
کلبهٔ سخاری سبب علت خدام در بادیه مقام کرد اصحاب جنید رح
شبے رفتند گوش در حجرهٔ او نهادند تا معلوم شان بود که بدین بلائیکه او مبتلا
است با خدای چه شکستگی وزاری میکند واز درون حجرهٔ ندا بر می آرد

الٰہی کونی وحدی و اسمی کلیب و جسمی مجذوم و رسمی ہذہ فاقہ فاین جبریل و من المبارز۔ جنیدرح مبتلائی را دید در بادیہ چند فاقہ کشیدہ میان کرمان افتادہ چشمی بستہ جنیدرح را رحمتی رہنمون کرد نزدیکش شد خواست گردی وغباری کہ بر اندام اوست با آستین پاک کند و سرش بر زانو نہد و اورا دلداری دہد آن شہباز سر افراز بلند آواز فریاد کرد کہ کدام فضول است کہ میان من و دوست درمی آید نمیداند۔ رباعی۔

آنم کہ ہمہ جہان بفرمان من است من آن توام ہمہ جہان آن من است
سلطان منم و عشق تو سلطان من است تو جان منی ہمہ جہان جان من است

ازین بیان ازین معنی عیان شد عاشق از پس رشک و غیرت فریاد بر آورد۔ بیت

غیرتش غیر در جہان نگذاشت لاجرم عین جملہ اشیا شد

رنگ سرخ بہترین رنگہا باشد کہ آشام خون دل آشامان حضرت تست درد از درمان بہتر آمد وصل با ہجران برابری کرد سوز حرمان نیست نابودش گردانید ہم چنین پیدا کرد۔ بیت۔

من رفتہ ام زخویش برون و درون نہ ام از من مرا مطلب تو مکن من کنون نہ ام
حاصل عشقت سہ سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم۔

و آن چہارمی کہ رنگ زرد را اعتباری داد گفت اشارتی نمود عبارتی درمیان آورد کہ رنگ زرد رنگ رخسارۂ عاشقان است کہ از پس طلب و سوز قوتی سرخی کہ از امتزاج دم و بلغم است آن ہمہ بزردی رخ آوردہ۔ گفتہ اند نشان عاشقان زردی رخسارہ و دم سرد و سینہ گرم و لب خشک و چشم تر باشد و ہیچ رتبتی و درجتی بالاتر از عشق و محبت نباشد عجب کاری بودیکی بہ انتہائی مقامات عرفان رسیدہ باشد و عشق و محبت او ہرگز کم نشود بوہم خویش۔ بیت

عجبی نیست که سر گذشته شود طالب دوست
عجب این است که من واصل و سرگردانم

هزار و هزار عرفا ولی یکی بعشق و محبت نسبتی و رسیتی نبرد. بیت

هر یکی را کار باری دیگر است　　　عاشقان را روزگاری دیگر است

بهمه چیز فائق و زائق و با این همه هیچ چیز را نزدیک او وزنی نه و هیچ چیز را در پله نه نهد و چون بمغزی نسجد زرد و برنگ زر ماند که خلاصهٔ جهان زر است و خلاصه ترین ایشان عاشق باشد و هم چنین گوید اگر اخلاص بر درم آید و در زند و در درون ره طلب در بر بخشایم و بخود دش ره ندهم و اگر صدق را در بازار فروشند بخت شکسته بها نخرم که او نزد من درم قلبی است که هیچ نمی ارزد او چنین فرماید - بیت

خواهی بوصل کوش خواهی بفراق　　　من فارغم زهر دو مرا عشق تو بس

چنانچه زر خلاصهٔ این سفلی است رنگ زرد عاشق خلاصهٔ دیوان علوی است وقتی شیخ نورالدین پای زاد[1] که او قطب ابدال است در حلقهٔ خویش این کلام گردانید که شما بر چه اید و بر کدام عقیده اید میان این رنگها وانوار کدام رنگ بهتر هر کسی بر نگی متعلق می شد قطب الابدال از سر وقت و حال فرمود عند الله ذوالجلال والاکرام رنگ زرد بهترین رنگهاست زیرا چه این رنگ چنگ بدامن طلب زده است مطلوب مدانشان خواستی نموده و سوختگیِ خویش ظهوری از باطن کرده معشوق را باوی نظارها محبوب را باوی کارها مطلوب را بدو فخرها این سوختهٔ من است این افروختهٔ من است این گداختهٔ من است این ساختهٔ من است این پرداختهٔ من است او از همه بریده است پیوند جان را بر دامن ما بر دوخته

---

[1] پای زاد یعنی بچه که از شکم مادر بیرون آید اول پا یهاش بیرون آید بعده سرش در زبان هندی پائل گویندش۔

است او را جز من کسی نشناسد او جز من بمن نه پردازد او نزار بهر من است او نزار بهر من است او لیائی تحت قبابی لا یعرفهم غیری او در قباب غیرت است او در خلوت وجلوت است من با او در خلوتم او را بمن سلوت[1] است او چنین میگوید۔

معشوقه بسامان شد تا باد چنین باد ☆ کفرش همه ایمان شد تا باد چنین باد

والعصر سوگند باشد بزردگونه محب ومحبوب۔ در حلیه او صلی اللہ علیہ وسلم نویسند ابیض مشوبا بالحمرۃ واین تمام رنگ زرد است محبوب چون رنگ روی محب را بیند که زرد و دام است با همه تعالی وتعززی که در دست ارضای بخشد بانزدیکان خویش گوید فلانی از بس اندوه من زردگونه گشته است صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ برین سرور محبوب است چون نظر بر روی محب کند باین همه کبریای که او دار وشادان بود که همه از پی من است چنانچه والضحی سوگند کذلک والشمس لصفا و نور دل چیست که آئینه دل او عکس پذیر او شده است چنانچه واللیل سوگند بسیاهی وسواد موی اوست که آنجا همه کمی درکمی کسی را آنجاره روی پیدا نیست والفجر بسرخی است که حالت الانفجار در افق ظاهر شود ونسبت بخون دل عاشق است۔

سبحان اللہ گوئی این چهار نفس پارسا از پردهٔ غیب الغیب این کلمات را اشارت کردند واین رموزات را در عبارات آوردند مگر این چهار مخدره اند باهم از مشکات نصیب نوری گرفته اند که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدیشان اشارت نموده است قوله علیه السلام کمل من الرجال کثیر وما کمل من النساء الا اربع آسیه زوجه فرعون ومریم بنت عمران ام عیسی خدیجه بنت خویلد وفاطمه بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضلهن من میگویم فاطمه بدلیلی متعلق نیشود وسخن دراز گردد دانا اگر تو افهمی است

[1] سلوت یعنی بی غمی۔

بدین رہ برد۔

اما آن عارفی مالکی سالکی مالکی کاملی استلع این کلمات میکرد و با خود این بگفت اگر این چہار رنگ کمر بند مرد عاشق طالب شود و نطاق حال او گردد عظیم فضلی فاضل وکریم شرفی شارف نعد وقت او باشد كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ حضور حال او گردد لا تجلی الله فی صورت مرتین ولا فی صورت اثنین با او مقابلہ و مساوات کند گاہی بعد در بعد و در بدر درد و گاہی قرب با قرب وصل با وصل و گاہی حرمان و ہجران و گاہی ایمان وکفران این ہمہ چہار رنگ آمیزی یکجا جمع آیند واجد فائز را ذوق تمام و شوقی بکمال باشد و البتہ یکجا الیادن نبود اگرچہ او بارہا گوید چنین ہم باشد مرا بہ یک جا و بہ یک مقام گذ ارند و آن نادان نداند وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ رحمتی است در باب او کہ انبیا و اولیا غبط برند اگرچہ من بارہا گفتہ ام بیت

من و تو رفتہ و خدا ماندہ — کے بود ما ز ما جدا ماندہ

سنائی اینجا بس خود رای و خود نمائی کردہ است و خود دستائی راہنمائی نہادہ ہم بجان و سر خود کہ خوش میگوید۔ بیت

دولت آنزادان کہ داوندت — پیش ابنای جنس استظہار

تا ترا دولت است یار نہ — در جہان خدای دولتیار

چون ترا از تو پاک بستانند — دولت آن دولت است کار آن کار

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

# سر بست و چهارم

رجلان من رجال الذین احد هما غنی والاخر فقیر
شبی تاریک قصد مقصدی کردند بردست غنی چراغی بود افروخته و بردست فقیر
چوبی بود نیم سوخته غنی بچراغ افروخته خوش و خرم گشته آسوده قدم میزد۔
بردست فقیر چوبی بود نیم سوخته زدوده ناسوده قدم می نهاد نجاۃً بغتۃً
بادی از عالم بے نیازی وزید چراغ غنی را انگشت و چوب نیم سوختۂ فقیر را
افروخته۔ فقیر بهمه شادی بآواز جهر ندا بر آورد الفقیر الذی لا
یحتاج الی نفسه ولا الی ربه گفتمش لیس لکلامك وجهٌ وجیه
ولیس لمقالک معنیً صحیحٌ نمیدانی خداوند تعالیٰ بی نیازی نیازمند
را با ناز سرافراز سازد و ناز باز را ور دمند و نیاز مند گرداند پس اقتضای
بی نیازی جز این نبود نه از درد او بی نیاز را لحظهٔ و رازی و نه دردمند
را افروزی و کاری۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ مرد
را عذر خواهی کرده قهر او بحری دارد هر که در بحر قهر او افتد او در غط
وحط و رفع و شط همواره مرد فرد بود هر نفسیکه از وی برزند همین گوید وا
دردا از دست بجانم و اگر ساحل گیرم بجانم در این چنین ورطه این
مقال از چه حال باشد که تو گوئی الفقیر لا یحتاج الی نفسه ولا الی
ربه افتقار برقرار است الفقر احتیاج ذاتی در کار است
العبودیت لا ینفك همواره است بر بهشتیان بعد قرار استقرار
فی دار السلام والقرار مکتوبی من اللہ الجبار ارسال شود عنوانش این بود
من ملك الحی الذی لا یموت الی الملك الحی الذی لا یموت
آن حیات ابدی نه ضروری نه اختیاری بل هی ارادی من الواحد

المختار۔ اگر او خواہد ہمہ بہشتیان را با بہشت نیست و نابود سازد و بس
این ندا و ہد الانسان سری و صل بی و اگر او خواہد دوزخیان را
در احتراق لذتی و راحتی بخشد آن دم ہرگز از افواہ ایشان بر نیزند
فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ مگر تاویلی تاویل فَارْجِعْنَا
ثُمَّ ارْجِعْنَا اِلٰی مَا نَحْنُ الاٰن بنا تا ذوق در دگیریم و از احتراق
و سوز آسودہ مانیم اگر جُعَل را از گلخن بگلشن بری یموت فجاءَۃً و فلتۃ
و اگر بلبل را کہ نوای بازی بازی و فغان نیاز مندی دارد و آہنگی بہ بوی گل
تازہ ترمی پردازد اگر بگلخن بری جز این افغان نباشد رَبَّنَا اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا۔

کلامنا اشارۃٌ گلخن تابی عاشق بادشاہی شد اتفاق ہر بار کہ
آن شہسوار سواری فرمودی گذرش بر حمام آن سوختہ بودی ہر باری کہ آن
قریب منہٗ گذری کردی آن سوختہ دود درد خوردہ بہ نظارہ اش
تسلی و آسودگی یافتی۔ بادشاہ از نظارہ اش تنگ آمدہ ازین تنگ آمدن
خواست تا سیاستش کند وزیر زیرک بود گفت کاریکہ باختیاری نیست بادشاہ
را از حضور این گداز یانی نہ رنجانیدنش جز ظلم صرف نبود ہم شاہ را گدای
باید بود چو او زیانکارش نباشد و این چنین مصلحت بادشاہ نمودہ روزی اتفاق چنین افتاد
گذر بر حمام این دلسوز کرد چنانچہ رسم معشوقیت ناز با کرشمہ پیوند دادہ بود ازبس تنگ
تنگ آمد کہ از وداشت آن پیوند را نظارہ دلبندی بایست و آن
گلخن تاب حاضر نبود شہسواری تیری بار کرد و شکاری نہ خالی رفت خجالت
و ندامت نقد وقت او شد آن وزیر کہ از وزرا بری بود و بہ زیرکی لا نظیر
بحضرت بادشاہ شد سر بر زمین داشت و عرضہ داشت نہ گفتمت کہ شاہ را
گدای باید و از کشتنش ہیچ مصلحت بر نیاید۔ بیت
گر درون بارگاہی بار ندہند مرنج چون بصید آید ملک نوبت بسگبانان رسد

ای زاہد نادان خود را بکار باری منہ در پلہ اعتبار سنج خود را برنج بدہ

رباعی

تو فرشتہ شوی ار جہد کنی از پی آنکہ برگ توت است کہ گشتہ است بتدریج اطلس
گرچہ خوبی بسوی زشت بخواری منگر کاندرین ملک چو طاوس نگار است مگس

چند سخنی نوشتم بہ نظر اعتبار نیکو تر اگر بصرت روشن است بدانی کہ چہ گفتمت۔ اَللّٰہُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

بیت

آن بگذار کہ با آن بحکمت نرسی در عیان بایدت از حال نہائی پیدا
یاران ہمہ از من و من از ساقی مست

# سمر بست و پنجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حکایت نویسند شقیق طریق نکو
را رفیق توکل شده بدین تحقیق پی سپر میکرد لقدمی استوار ایستاده داد این
مقام می داد مصاحبش اتفاق سفر حجاز کرد گفت در رہ بسطام است بایزیدؒ
را ببینی از ما پیغام وسلام رسانی بایزیدؒ پرسیدش شفیقؒ در چه کار است
متعهد صدق او کدام است گفت مقام توکل گفت چگونه توکل که او دارد
متعهد بیان توکلش کرد اگر آسمان و زمین سنگین شود قطرهٔ از آسمان نبارد و سبزه از زمین
نروید شقیق متوکل باشد طیفور که شعور از نور حضور داشت بر آمده این زخم را
بر روی فرود آورد صعب مشرکی که اوست اگر بایزید کلاغ شود در شهر آن
مشرک پرواز نکند بگو باز نامهٔ توکل گرد آر ترسم از شومت این تو بابلخ فرود
رویی چو گرسنه شوی از همچو خودی پر کالهٔ نانی بخواه و بخدا مشغول باش ۔ مرد
مسافر رجوع کرد پیغام بشیخ رسانید از هیبت این کلام لرزه در اندام شقیق
افتاد محموم شد فراش گرفت گفت بازگرد از بایزید پرس او چه میکند تا ما آن کنیم
گفت یک غلط دیگر این که میگوید بایزید چه میکند پیغامبر عرضه داشت ایها الشیخ
سخن ترا فہم نمی کنم مکتوبی بده بنشت ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بایزید این است ۔ بنشته بشقیق رسید شقیق این توفیق یافت گفت اشهد
ان لا الٰہ الا اللہ و جان بجان آفرین تسلیم کرد ۔

محمد حسینی را خلجانی بدل و جان مزاحمت میکند مگر شقیق را د جود شهود
شفیق نبوده است دست بدامان الفناء فی اللہ نزده و رہ توحید را پی سپر
نکرده تا بایزید رحمانه وی آن توکل نپسندید و درین روی مزید ندید تا آنکه
فرمود صعب مشرکی که اوست و آنکه بایزید گفت آن نیز حکایت جز از

حضور وغیبت وجمع نباشد وکلمات از نکات جمع الجمع اشارات نفرمود
ورنه چه معنی داشت که توکل او را الشومت نسبت کنند وبال همت را از
پرداز آن ولایت باز دارند ومرغ همت را چه جیفه باشد که از هیچ
خودی پرکاله خواهند پس آن در کتابت این کنایت رود. بسم الله
الرحمن الرحیم بایزید این است. بحق الحقیقت وبحرمت قدم این
بزرگان که طیفور در حقیقت امور دور افتاده کاری را منظور بصیرت همت
کرده است وایم الله نزدیک محققان جز بعد فی بعد وشرک
فی شرک شرک این جا حلقه کرده گرد آورده است وگلوبند سروران
شده حسین منصور را ازین مقام کلاهی تمام با افهام اثبات کرده که این
انت والفناء فی الله اگر این هم امام وپیشوای پس افتادگان است
اما بالنسبت من مرام الی المرام التیام وانتظام باشد بان وهان بیت
تا ظن نبری که هست این رشته دو تو     یکتو است ز اصل وفرع بنگر تو نکو
هذا باب تو ظن نبری وگمان مند نباشی که محمد حسینی اقدام این مقام
کرده است که ازین سروران گامی پیشتر نهاده وگامی لائق ترجیح داده این
فضول او بر حسب مقتضای اصول ایشان است کلا منا اما من معانی
مقولهما او تصنا یا اصولهم در فضول دفضول نیست اما بیان
فروع واصول است والسلام.

# سمر بست و ششم

چنین گویند خرقانیؒ با هیتی می گفت کسی را که در فقر بنوازند و او را سرگردان کعبه کنند و کسی را که در فقر بگدازند کعبه را سرگردان او کنند مگر آنچه ابو سعیدؒ پیش ازین گفته بود کسی را در فقر بگدازند و کسی را در فقر بنوازند و گداز کنایه از شخص ابو الحسنؒ کرد و نواز از نفس خود آری نواز با نیاز باشد همان در تزکیه و تصفیه بود و در تجلیه و تخلیه و در تشبث[^1] و تعلق و در حراست و محافظت دل باشد و ساعتی از اوراد و افکار و از آنکه داشت کارهای فکر نماید۔ اما مرد گداز سرافراز باشد و از بود وجود بی نیاز باشد بلکه ناز باز بود باز همت او در هوای صعوهٔ پرواز نکند و البته سرش بچیزی فرو نیاید المفناء فی الفناء در میدان حقیقت جولانگری او از همه وجودات پیشتر قدم نهاده باشد و اگر دری بودی به بندند او بدان التفات نه نماید۔ حکیم سنائی ازین خودکامی و خودرائی و ازین بی نیازی سرافرازی اشارتی می فرماید۔

بیت

نیست را کعبه و کنشت یکیست سایه را دوزخ و بهشت یکیست

و هر کرا الفناء فی الفنا نیست نابود کرده است او را بقا بالله دوام شهود گشته است صحو او را مسلم است که در عین صحو او سکری باوی لصفت بقا باشد و اگر نه آن صاحی ساهی باشد کالحبة علی المقلی از وعنایت کنند و آنکه گاهی سکر و گاهی صحو گوید این صحو بکار نیاید که مراد سکر در وی شاهد نباشد عنایت چنین بود هرچند خماستی از در دسری خالی نیست اما این سرور دهم ذوقی دیگر دارد۔

[^1]: درآویختن بچیزی و چنگ در زدن (م۔۱)

شاید این چنین ہم باشد ولیکن دور افتادگی و واماندگی نقد وقت است کجا آنکہ در بر ست و کجا آنکہ بر درا ست کار او قلب افتادہ است بہ نسبت آنکہ او در برا ست فراغ شرط کار عاشقان نیست آنکہ چہ می خواہی او بر در ہم نباشد او خود فارغ بیگانہ است یکی ازین حال نشانی میگوید بیت

با دل گفتم مرا مبر بر در او کو محتشم است من ندارم سر او
دل گفت کہ این حدیث بیہودہ مگو یا بر در او کشند یا در بر او

دیگری نیز نزدیک این معنی گفتہ است۔ بیت

با دل گفتم کہ راز با یار مگو جان را بلا سپار بیار مگو
دل گفت کہ این سخن دگر بار مگو زین پیش حدیث عشق زنہار مگو

صحو معتبر آنکہ آید کہ معنی سکر در وی موجود باشد و اگر نہ آن صحو چہ کار آید مردی باشد کہ او مست مست گشتہ بود از خمارہ چون بخانہ شود با ہمہ بیخبری و مستی رہ خانہ داند و در خانہ شناسد و بخانہ رود وکذلک صوفی کہ با صحو باشد در و معنی سکر شاہد بود اوقات را نگہدارد صلوٰۃ را بارکان و شرائط خویش بگذارد و وضع اشیا فی مواضعہا کند ہیچ چیز طریقتاً و شریعتاً و رسماً کہ مطلوب شریعت باشد از وی فوت نشود این صحوی است کہ مُعتَدّ بہ و معتبر است و آنکہ از خود بکلی رود و او را سکران مایت نامند بکار نیاید آن صحو ازین سکر بہزار درجہ بالاتر باشد بر تر سکر نہاد این چنین صحو برا کہ گفتم بیت۔

من مست می عشقم ہوشیار نخواہم شد از رندی و قلاشی بیزار نخواہم شد

آن از رندی و قلاشی نیست کہ لحظۂ از قدم مشائخ و اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجاوز نمائی باشد حسین منصور با ہمہ مستی و دیوانگی کہ بر آوردہ بود صد رکعت نماز نفل گذاردہ است پس آن بر دار کردہ اند و کارش ہم بالای آن تمام شد اللہ الہادی الی الرشاد۔

# سمر بست و هفتم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قوله عزمن قایل۔ اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا۔

بہ تحقیق ما عرض کردیم امانت خودرا بر آسمانها و بر زمینها و کوهها که ایشان آن امانت را برگیرند آن سمٰوات و اراضی و جبال سر باز زدند و بترسیدند و به انسان عرضی شد انسان آنرا برگرفت زیراچه انسان ظلوم است و جہول است ظلم بر خود کرد و بصعوبت امانت جاہل بود عرض امانت بہ چند معنی باشد یکی از سما و ارض و جبال اہل آن مراد باشد و اہل سمٰوات فرشتگان و اہل ارض انسان و دیگر خداوند سبحانہ آسمانہا و زمینہا و کوہہا را عقل و فہم داد تا بر ایشان عرض کرد ایشان صعوبت دانستند ابا کردند۔ و دیگر تمثیل و تخیل باشد یعنی این امانت آن صعوبت آن ورشتی دارد اگر فرض کنیم کہ بر سمٰوات وارضیین و جبال عرض کنیم با آن عظمت و مسانی و ثقل جثہ کہ در ایشان است حامل آن نتوانند شد این چنین امانتی صعبی را انسان برگرفت یعنی آدم و ذریت او مگر از صعوبت او غافل شد نظر بر عارض کرد نہ بر معروض در ہمت خود مجال ابا ندید کہ او عرض میکند من چگونہ امتناع آرم از عبارت این معلوم میشود کہ اول بر آسمان و ارض بود بعد آن بر انسان ترتیب کلام این تقاضا میکند بر خود این بلا گرفت بنا بر آنکہ عارض آن نیست کہ توان از و ابا کردن اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا۔ و این عبارت ازین است کہ گفتیم او

ظلوم وجهول بودهن قبل حمل امانت و بعد حمل عدول وعلیم گشت آین قدر
از کلام حذف می نماید چو او احترام او رعایت کرد ابانکرو عنایت او
ایشان را بر گرفت وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ خانه تاریک بود۔
چراغ دران خانه نهادند روشن و منور گشت۔

بیان امانت را خلافی کرده اند بعضی تکلیفات گفتند بعضی عبادت
الله گفتند محققان معرفت و محبت را گویند سر معرفت قبول کنند بصفت کتمان
وبلای محبت بسر گیرند باهمه درد و سوز و احتراق بی درمان دشوار باشد
بر عارفان روزگار اطلاع سر حقیقت شود و کتمان دران باشد و سخت ترین
بلاها سر عشق و محبت در یکی باشد با درد و سوز بسیار و شب و روز در احتراق
والم ماند مولانا جلال گوید۔ بیت۔

هزار محنت و درد و بلا نامش عشق هزار رنجش و جور و جفا نامش یار

اگر این دو صفت ظلومی وجهولی در انسان نباشد هیچ رونده بحقیقت
وحق الحقیقت حضور شعور نیابد و نور ظهور بروی نتابد چراغ افروزند هر دو نیه
سر از سوراخ بیرون کشد هم از دور فیض از نور آن چراغ گیرد و دیگر بیا
شوق آن نور از حجرهٔ او بیرون آرد برگرد چراغ شده میگردد این پروانه که
صفت ظلومی وجهولی باولیست دیوانه وار بر شمع زند داندکه ان خواهد سوخت
ظلم بر جان خود کند هر بار که سوزد شوقش زیادت گردد تا آنکه چنان شود که
شمع بسوزدش او با شمع یکی گردد نگر که این ظلومی وجهولی تا کجا رسانید۔
اگر این دو صفت در انسان نباشد یکی غضب دوم شهوت۔ اگر غضب
نبود حمیت نبود بر امور معالی که ان الله یحب معالی الهمم اقدام
نکند و اگر شهوت نبود محبت و عشق نباشد قال الحکماء اجماع لیسکن حبیبا
العشق و ان کان من غیر المعشوق چون شهوت نباشد عشق نباشد۔ این
دو شهپر لابدی انسان است بدین دو شهپر بپرد و بهوای خود رسد و هوار

آن مهوی است که عبارت ازان کردن نتوان العشق شدت الشوق الی الاتحاد در مجاز دیدهٔ دو دوست بعد مفارقت التی واللتیا چگونه اعتناق والتزام میکنند وچگونه می شپلند نه آنکه هریکی میخواهد با دیگری یکی گردد حمل امانت جز بدو قوت میسر نیست ونشود کسی را وهر بلای که هست بدان اختیار است شنیدهٔ در لغت که بلا از اضداد است ای النعمت والمحنت باموسیٰ بن عمران عتاب کردند که عشق از صفورا آموز اندیشهٔ عاقبت و نگهداشت نفس و جان و عصمت کار حکیمان و عاقلان است کار خودبینان و خودپرستان است اما عشق وراے این همه است بیت

العقل عقیلة الرجال والعشق محلل العقال

العقل یقول لاتخاطر والعشق یقول لاتبالی شعر

عشق را با عشق زوری نیست رو دوش پنبه کن تا چه خواهی کرد آن استر ول جولاهه را

من عشق وکتم وعف ومات مات شهیدا هرکه حامل امانت ومحنت شد دران احتراق وغم بسوخت وچراغ الله فی الله برافروخت چه گوئی مرتبه انبیا وشهدا باشد یا نه تفصیل حمل امانت اجمال کرد با آن همه کدورات وحادثات که بروی است تفصیل را مسلم به اجمال رسانید مرتبهٔ شهدا و درجهٔ انبیا یابد یا نه حکما گویند هر انسانے از آسمانے آمده سیر سلوک او این باشد که روح خویش را بسلامت آن امانت بمقر او رساند

محمد غزالی میگوید علی هذا آمدن و رفتن زیادت باشد وکار ضائع باشد بسیر سلوک باید به اعلیٰ وارفع رسد محمد حسینی گوید این سخن از حکمت بعید تر مینماید کل شی یرجع الی اصله سخن ضائع ماند اما چنین گویم بمقر و موطن خود رسد و طیران او وهیمان او وراے موطن و مقر خود بود مقامات رفیع و اعلیٰ رود باز آید بقرارگاه خود شنید ارواحیکه در قنادیل معلق بعرش اند و آن قنادیل مقر ایشان است ازان قنادیل بیرون آیند گاه گاه حول العرش طیران کنند

و به تماشای جانان بگردند بعد ازین تماشاها مقر ایشان همان قنادیل باشد۔ النهایت الرجوع الی البدایت اینجا درست شنید از آنجا که آمده بودند همان جا شنید۔ این سخن ما سخن دیوانهٔ لاابالی است کلام غزالی را تحقیق میکند که آمدن و رفتن را ضائع نمیشمرد و قول حکمارا اثباتے درستے می دهد۔ بدانی چیزی از تو بیرون نیست سیرے و سلوکے هم از ان بتو باز گردد اما نتیکه در تو نهادند تو بدل و جان آنرا حامل شده باش بر تو ظاهر گردد و از تو به تو ترا روے نماید لاهوت جبروت ملکوت همه با تست و در تست از تو چیزی بیرون نیست هرچه هست در خود طلب بیت

آنکه آمد به بزم مجلسیان دوست دوست
گرچه غلط مید هد نیست غلط اوست اوست

عجب کاری است ترا از تو به تو پوشیده اند شب معراج رسول الله صلی الله علیه وسلم هر نبی را در آسمان میدید و آن مقر و مستقر اوست اما وراے سرادقات عزت و مجلس عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ نشستی دارد و از فیض او هست نفستا فنفستا جامی بر تر مینوشد مجلس شراب ما ساقی شراب ما قدح شراب ما و شراب ما همه غیب و رغیب است مردمان گویند که دنیا دار فانی است نظارهٔ باقی در سراے فانی میسر نشود آرے هم چنین است که ایشان میگویند اما این قدر به باید داشت قومی را دنیا آخرت میشود آخر دنیا میگردد از ازل به ابد میرود و ابد به ازل می آید اول به آخر می انجامد و آخر به اول میشود و مرد از انچه اوست فانی میگردد فقها گویند در فتاوی میشود رویت الله فی المنام جائزة لکن السکوت فی هذا الباب احفظ یعنی ببینند گویند و یا بدین فتوی ندهند و یا کیفیت و سر او را بیان نکنند شخصی را از مقام دنیا به آخرت در حالت منام رسانیدند و او را در خواب از وی بر دند پس آن تجلی جمال باوے نمود ارشد اما نتے که در و نهاده اند بجمال خود ظهور پیوست یا میان خواب و بیداری بود و یا در غرق

خواب۔ اوستاد ابوالقاسم قشیری در این آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ تحقیق کرده است سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القرآن ما ھو قال علیہ السلام نور یقذف فی القلب فسئل وما امارت ذالک یارسول اللہ قال التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ۔

قال التجافی عن دار الغرور پیش از آنکہ مرگ آید ساختگی مرگ کند مرد طالب پیش از آنکہ بمیرد از وجود بیرون آید و پیش از آنکہ مرگ طبعی آید بمرگ حقیقی بمیرد مرد مرد وامانتیکہ در روے مدفون است ونوریکہ در دل مخزون است بروے مکشوف وظاہر گردد۔

بعد اتمام این حدیث بیان نوریکہ در دل مقذوف است کہ ما آنرا عبارت از امانت کرده ایم بکنیم استاد این سخن فرمود النور الذی من قبلہ سبحانہ نور اللوائح بنجوم العالم ثم نور المنایح بہ بعیان الفہم ثم نور الطوالع بزواید الیقین ثم نور اللوامع بہ بیان المکاشفات ثم نور المشاھدة بظہور الذات ثم انوار الصمدیت فعند ذالک لاقرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل کلا بل ھو اللہ الواحد القہار۔

اے یار عزیز اے رفیق شفیق سخن مرتب گفتہ ام امانت اللہ برتو اداکرده ام اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا۔ پیش تو کشاده ام توانانی از اہل ایمانی زنہار تاتوہم بگمان خویش از خویش محروم نمانی وامانتیکہ در تو نہاده اند دران خیانتی نکنی واین

سخن بر خود بسیار گوئی اَللّٰھُمَّ ارزقنا ارقا اَللّٰھُمَّ ارزقنا قلقا اَللّٰھُمَّ ارزقنا حرقا اللّٰھم ارزقنا خرقا اَللّٰھُمَّ ارزقنا خنقا۔ بیت۔

رخت بردار ازین خرابہ کہ ہست — بام سوراخ و ابر طوفان بار
چہ بکجو نین بشوی مغرور — ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورت خوب تو ز نسخۂ اوست — باز خوان و بہ بین مقابلہ کن

اَللّٰھُمَّ وفقنا لما تحب و ترضیٰ۔

# سمر بست و هشتم

حکایت ۔ نفس میگوید با دل اے دل نہ آنکہ تو متولد و منتزع از منی چہ شود اگرچہ تو مثل ذہنی خلاصۂ جسمی نہ آنکہ متفرع از من شدۂ من ترا اُم اصل ام مرا شیلیدہ اند ترا کشیدہ اند ترا باید ولد بار باشی و ہموارہ پس رو من گردی و بزرگان چنین فرمودہ اند الولد یتبع الام و بہر چہ من ترا میخوانم ہمہ لذت و راحت و شہوت و عشرت است خود ازین جہان چہ یادگار بری اگر چند روزے ترا دادہ اند بارے بذوق و خوشی گذاران چرا پشت سمت روی من دادۂ چرا ازمن برگشتۂ بلحظہ طرف من نمیکنی دو ولہ ماندۂ چہ بر تقلب انقلاب قرار گرفتۂ ہم ازین خود را قلب نام نہادۂ بازگرد بدامن من متعلق شو بکلام من متثبت باش تا آنکہ دل از تزویج برو دو دمدمۂ او مشوش و موسوس باندہ و برنگ آمیزی او در نقش این دنیا میلے کند۔

روح میگوید منم ترا از سمسم کہ منخ او ست کشیدہ ام و سمسم را چنان در پیچیدہ کشیدہ ام کہ تو از وے چکیدۂ طرفہ انکہ او با تو دعویٰ اصالت مادری میکند اگر نظرے بچشم رغبت سوئے او بینی ہم چو او یکے از بندگان باشی ہوائے این جہان را و لذت این عالم را و ترا نسبت بہ من است روشن و مرفہ و منور بفیض منی پر توے از عکس نور من بر تو تافتہ آن دانش و علم و فہم تو از ان است و این تشریف کہ ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح سایر الجسد و اذا فسدت فسد سایر الجسد الا وھی القلب از دولت مجاورت من است ترا بصیرت بناشد و روشنائی او نیابی تا در شکات چراغ من نورے نہ بینی من از عالم علو آمدہ ام من قدوسی و سبوحی ام از ملکوت و جبروت و لاہوت نشانے برابر خود دارم من جمال اللہ و جلالہٗ بروزے یافتہ ام ترا روحانی و نورانی انگہ خوانند کہ بمن نسبت یابی

من ترا چون پدرم بحکم اللہ و تقدیرہ ازان بدکارہ بحکم و فعل خویش من کشیدہ ام ترا صاف و پاک کردم بیرون آوردم اگر بدو بازگردی باز ہمت ترا پر و بال نباشد در فضائے لاہوت و در صحن جبروت پیرائے نتوانی کرد و ازان عالم فیض نتوانی گرفت سر قرین من است اگرچہ از من قدمے پیشتر دارد صفائی بیشتر نماید ولیکن از یک خانہ ایم در یک مقعد نشست داریم از یک خم بہ یک قدح شرب می نوشیم اگرچہ سرجوش در سر او میگیرد تہ ماندہ باقی من می نوشیم فلیکن شراب یکے است از یک دن و از یک موطن است. خفی باخفی نہاں ترکہ سرہا و رازہائے اورا از من استتارے نیست اختفائیکہ او از ما دارد پردہ ئیستکے لطیفے باریکے است تمام او مشاہدہ ماست مارا با او عشق بازیہا است او را با ما دل نوازیہا است مارا از وے مطالبات بسیار است و دلالہ غیب اینجا پیغام گذار ست. گاہ گاہے چنین ہم باشد کہ ان حجب و استار از میان برگیرد و ایۂ حاجیہ را او کہ بر اسرار من واوقوف دارد مادر التزام و اعتناق باشیم او بباید چادرے زراند ودمرصع ومکلل کردہ بروے ہمہ حروف دوستی نوشتہ رقوم. بیگانگی زدودہ پیرماند از و مارا بدان بپوشد میان من واو کارہا رود ازان کنایت عنایت جز این نتوان کرد شعر فکان ماکان مجالست اذکرہ فظن خیرا ولا تسأل عن الخیر ولے نیک بختے باشد بابصیرتے سیز باشد کہ رہنما و پیشوائے او عقل بود ازان مادر بدکارہ بیگانہ بود کلا وجملۃً او را خط بیزاری دہد ایجنان منور و مرفہ وروشن آباد ان گردد کہ ہیچ بوئے نسبتے نتوان بردو ہر عاقلے کہ بیند و عارفے کہ شناسد گوید معاذ اللہ از چنونی این چنین کسے براید و اگر بر و نسبت کنند گویند چہ شود نہ آنکہ آدم من طین لازب

وآن نفس کہ دعوئی مادری میکرد چون نسبت پدری روح را اثبات دید ضرورت سر در گریبان خجالت درکشید از دعوئی مادری سکون گرفت باخود تنہا و حیران و بیکس و بیمایہ بے متاع فسردہ و ماندہ خجل گشتہ چہ کند تنہائی را

بسر نتوان بر و ضرورت اتباع و پس روی فرزند دلپسند پسندیده برگزیده بدولت
روشنائی و آشنائی رسیده پس روی پیش گرفته از حضرت بے نیازی این ندائے ر
سرفرازی بارے درمیان نهاد یا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ
رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۵ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔
بادل و روح و خفی یکے گشت اطمینان و قرار انجا یافته است و یکے از ایشان گشت
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ دل و روح و سر و خفی خواص او اند دخول او بصفت اتحاد باینان
شد یکے از ایشان گشت اُدْخُلِیْ جَنَّتِیْ در جنت رضا قرار گرفت و در بوستان شهو و
آرام یافت و ثمار تجلیات را قوت خو ساخت اکنون اینجا سرافرازی نمود و خود
نمائی کرد و گفت انا من اهوی و من اهوی انا۔ نحن روحان حللنا
بدنا۔ قلب قالب روح عروج معراج یافتند انجا رسیدند ما لا عین رات و لا اذن
سمعت و لا خطر علی قلب بشر اکنون چنین میگوید لی مع اللّٰه وقت لا یسعنی
فیہ ملك مقرب و لا نبی مرسل۔ باخود این دو بیت بسیار میگرداند بیت

دوست آمد گفت کرامی طلبی　　پس هرچه نه آن منم چرا می طلبی
در خود نگر از برون ز خود آمده　　پس من توام و تو من کرا می طلبی

این همه خود نمائی و رنگ آمیزی است چنانکه طبیعت و شرط کار اوست
او خود نماست او خود بین است هرچه کنی کنی انیت از در زایل شدنی نیست خود
نمائش را نظاره شو ر یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ در قاب قوسین هم
این خودستائی از و نرفته است هرچه شد بلائے انیت با او باقی ماند روح از دست

---

او فریاد بر آورد یا رب بینی و بینك انی یزاحمنی فنا رفع بجودك انی من
البین۔ از ورائے سرادقات عزت این سرزنش دور باش بر وجود او رسید
وجودك ذنب لا یقاس بها ذنب۔ فریاد کند فریاد ز دست خویش فریاد
هرچه شدم شدم عبودیت از من نرفت بیگانگی نرفت تکلیفات باقی ماند و مخاوف
و مهالك ر ابرا بر کروه داشتند　　در جنت القدس نیے و باسے از نار

نبود اما از تابش جلال خوفی باشد کہ ہمان مقربان دانند و ہالکان شناسند وہمان ماتیان فہم کنند بضرورت فریاد برآورد اللّٰھم اجرنا من النار یامجیر۔

# سمر بست وھم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم از جبرئیل علیہ السلام پرسید عمر تو چند سال است گفت ستارۂ ایست بعد ہفتاد ہزار سال برمی آید من او را ہفتاد ہزار بار زیارت کردہ ام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود آن ستارہ نور من است بعد آن گفت اول ما خلق اللہ نوری۔

این ستارہ آمدن محمد است از قوت بفعل واز مکان بوجود از اجمال بہ تفصیل واز کتمان بعیان واز عیان بیان از بود بشہود واز نابود بہ بود۔ آنکہ این سخن دانست وشنود ہمین سخن فرمود۔ بیت

زاحمد تا احد یک میم فرق است ۔۔۔ ہمہ عالم درین یک میم غرق است

این میم صفرے است خالی درمیانش نقطۂ نیست اگر بود وجود او نابود شمرند شائد این حرفیست از منتہائے مخارج بانضمام شفتین ظاہر بود موی را دارائے ثقلے چنانچہ ص وحروف حلق اگر درمیان آن صفر خطے کشی بر مثل دو کمان نماید فکان قاب قوسین ازو حکایت کند واگر این خط گاہ منازلہ طرح شود او ادنی ازین نموداری باشد اما آن حلقہ دوائرہ میم وآن صفر خالی چنان نشود کہ من قبل بودہ البتہ اثرش باقی ماند بنیاد تکلیف ہمبرین نہاد احکام وثبات یافت است آئین شریعت ہم برین رسم آمدہ است انیست ہم ازین جا سربر کردہ است بہشت ودوزخ ہم ازین بارنامۂ ظہورے وبروزے کردہ اند۔

میگوید سے ہمے بیان حجاب معنی است + احدیت معنی الوہیت است این ہم حجاب آن معنی شدہ است نامی دیگر نہادہ اند احد را احمد ساختہ اند احمد گفت من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن رانی فقد راء اللہ چنانچہ آن نور گفت اول ما خلق اللہ نوری - این ہم گفت اول ما خلق اللہ العقل و این ہم فرمود - اول ما خلق اللہ الروح این ہم گفت اول ما خلق اللہ القلم اول ما خلق اللہ اللوح ذات واحد تنوع صفات دارد بجسب ان تنوع نامے دیگر نہادند نور ظاہر مظہر را گویند بیان ظہور و اظہار در گفتار آمد مراد ازین عقل عقل کل باشد کہ ہر جزی را متمیز بود از جزے دیگر وضع اشیاء مواضعہا باشد بدین نظر اول ما خلق اللہ العقل گفت - آن شئے واحد حیات است ازو صفا از وست می از وست این را روح اعظم خوانند و این روح پر تو آن روح است کہ در ما توره آمده است یا روح الروح عیسیٰ کہ احیاے اموات کردے ہمبدین بود او را کہ روح اللہ گویند ہم بدین صفت گویند۔ ہمین روح تمثل بہ صورت جبرئیل بود فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا از ان حکایت کرد۔ نفخیکہ در جیب شد ہمین روح بود کہ نفخ کرد فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ ہمین روح بود کہ بقبض او طین مصور طائر شدے۔

اول ما خلق اللہ القلم کاتب حروف تقدیر اوست بیدی کہ او را اصبعے و عقدے و بسطے و انبوبہ نیست قلمیکہ او را تواشے و قطے وطولے و عرضے و شگافے نہ تقدیر ازلی و نقوش امور خیر و شر ہمہ ازان قلم بود آن ذات واحد کہ این صفت داشت اول ما خلق اللہ القلم گفت۔

اول ما خلق اللوح ظہور این نقوش بدو این حروف بر تختۂ وجود ظہور می نمود بر آئینہ خط و کتابت و لوح و قلم را لوح باید و ظہور ہر دو معاً معاً

است ہیچ صفتے از صفتے مباین و مغائر نیست چنانچہ دانستۂ صفاتہ لیست عین ذاتہ ولا غیر فکذلک کل صفت مع اخری لا عین ولا غیر محققان گفتہ اند ہمبدین اعتبار این درّ لطیف راسفتہ اند قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ اول ما خلق اللہ نوری ظہور اظہار این نور در سموات و ارض نظارہ است گفت اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ او چنانچہ گفت وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ فکذلک رویت ذات جز من وراء حجاب نباشد وحجب او راہیچ حجب بفصل تصور کن ہر پردہ را کہ برگرفتی دانستی گر بذات رسیدم ہمچنین من الازل الی الابد ہر پردہ کہ از و برکنی پردہ دیگر باشد او را جز ورائے این پردہا نہ بینی زیرا کہ شنیدہ کہ چندین ہزار پردہ نور و چندین ہزار پردہ نار و چندین ہزار پردہ جلال و چندین ہزار پردہ جمال و چندین ہزار پردہ ظلم فکذلک الی مالا یتناہی میرو ہر نفسے و ہر زمانے ہر روز نزلے و ہر شب جائے۔ بیت

ہر آن عالم کہ واپس مگزارے ۔۔۔ دو صد عالم دگر در پیش دارے

ہم از این ابو بکر صدیق اشارت داد عرفت ربی بربی لا ادری ما عرفت ملئت ما لحنا او سکنت ما تت من الغم۔

حال سکین ہم چونٹے بدین ماند من الازل الی الابد میرود میبرد و می دوود البتہ آن سررشتہ با تنہا نرسد۔ **بیت**

دارد دو سر این رشتہ یکے عجز و گر ناز ... زین سو ہمہ عجز آمد وز ان سو ہمہ ناز

تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو ... یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

# سمرسی ام

سخنی ورا افراط و تفریط میرود۔ فقیہ گوید السماع حرام فی الادیان کلھا و صوفی گوید مستحب لاھل الحقایق ہر دو سخن را بہ پلۂ عدل نہند بمیزان عقل سنجند چہ گویند فی الادیان کلھا ہم در دین احمد چندان اختلاف رفتہ است بے اندازہ و بے حد۔ جعفرؑ طیار شنو و بدان موح باشد جعفرؑ طیار کیست از صحابہ علی را برادر حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را برادر عمکین و او را ذوالجناحین گویند طیار از ان نامند کہ بافرشتگان طیر داشت محمدؐ رسول اللہ فرمود ان کنت نذرت فافعلی گوید برانصار می روید برای عروسی سرودے برابر باید کہ ایشان را آن خوش آید اگر اخبار و آثار نویسم سخن دراز شود وسخن ما سمرے مختصر است۔

اہل سماع را در سماع چند چیز لابدی است نخست دلے طالب حق بحق الحقیقت و اگر با این ریاضتے منتظم شود زہے کار وجمع النعم وحضورا قران و اخوان ہمہ مریدیکخانہ باشند یا یک خانوادہ اقل این قدر باید منکرے حاضر نباشد کہ قدم او شومتے دارد ہر آئینہ منکر سماع نباشد جز شومی و شوم قدمے ومقامے مروح و خالی و اگر شب باشد روشنائی بسیار باید۔ دلے واردے صادق وبے ہجوم ذوق نخیزند و آنکہ او خیزو باید سماع را فرو ونگیرد غلبہ ذوق را باخود باقی دارد آن سبب مزید ذوق دگر باشد وہم فارغ بنغم نخیزد والبتہ نظر براستی وکثری موسیقار نکند و راستی و درستی ابیات نہ بیند دنبال ذوق ولیس رو وقت باشد گفتہ اند در مردم پنج چیز است دل وعقل وحس وطبع وروح طبع متعلق در راستی وکثری موسیقاری شود وعقل رعایت حکمتے کہ در شعر است می اندیشہ و دل در

حمل مطلوب میشود وحس در راستی وکثری نظم می بیند روح بنغمات سیر میکند
چون ہر پنج جمع شود آرامے وقرارے در سماع باشد کہ ہیچ یکے مردیگرے
راخصمے نہ کند۔ وا ینکہ مردم در سماع گرفتار اند سبب این است
اگر مردم در نماز است ذوق نفس است قلب وروح وطبع وحس مزاحم
اند واگر در ذکر است آن حظ دل است باقی دیگر مزاحم اند
ہم از اینجا است در ہر کار تانی وتامل وملامت آرد گر در سماع بخو
سخنے است اما شنوندۂ سماع چہ خواہند ہر پنج چیز جمع شود تشویش شود کجا جمع
شوند علی ہذا ذوق نادر باشد اما اگر بوقت ورساد ودرسماع ذوق او
باشد واز سماع حظ وافر گیرد واگر در سماع نگرد واشارت بدین باشد کہ
در اطوار عالم می گردد ومقصود راہر طرف میجوید تا از کدام رہ واز کدام
در در آید یا از پس حیرت وہیمان ہیچ تدبیرے ندارد حیران میگردد واگر
درسماع میجہد روح میخواہد در عالم علو رجوع کند نفس پابند اوست واورا
باز میگرداند بر زمین میدارد یا خود می جہد پا بر زمین می زند غیر اللہ
را کوبشے خوشے میدہد ونیست ونابودش میکند واگر فریاد نالہ می آرد یا
از تنگدلی است یا از پُری ذوق وبرآمدن فوران او یا از پس الم و
درد وآنکہ در سماع دست تک میزند این است ہمہ وجودات را ہیچ می آرد
یا از پس شادی وجدانیت یا بر نایافت مطلوب است یا اشارت بجان
خود است وآنکہ میگرید از پس شادی است یا از پس اندوہ است یا
از دوری مقصود است ودریافت است یا میان خود ومقصود صورت
اتصال نمی یابد۔ وآنکہ سینہ کوبد ولطمہ بر رخسار زند میخواہد اندک درد بہ تن
رسد ورد دل اندکے کمتر گردد یا از پس اندوہ غمش دل چنان شاد شدہ
است میخواہد اندکے المے بہ تن رسد شادی او کم گردد نہ باید بیرون
افتد شطاحی کند وآنکہ یک پا پیش می نہد وپس می آید کار خود را بدین

چو خواہد

می آرد اُقْدِمُ رجلاً و اُخرُ اُخری      مصرع ۔

رفته رها مسکنی آمده ره نمی دهی

یا اشارت بدین میکند همچنان که رفتم باز گردانید وصالے به آرامید
وقرارے میسر نمیشود ۔ و آنکه او افتاد ضعف حال اوست اہل سماع
ازو ماجرا طلبند ۔ و آنکه او جامه را پاره کرد از پارگی دل و درون نه
خود ظاهر مود یا خود چنان بذوق پر است تحمل نمانده است و آنکه
بآرام وقرار میرود آهسته تری یا آنچنان ذوق اورا نبوده است
وارد برو غالب نیامده است یا خود ممکن است هرچند آشا مست نمیشود
آنکه سر میکوبد مستے است روزگار خویش میدارد یا سر را مستحق آن آستان
نمی بیند ۔ و آنکه هر دو دست بر سر می برد گردانیده پیچیده بر سر فرو دارد
اشارت براین کرد که ملکوت و جبروت و لاهوت را پیچیده در سینه داشتم
و آنکه هو میگوید جز هو هویت چیزے دیگر نمیگوید ۔ و آنکه هَهَ هَهَ
هِهِ هَهَ هَهَهِ هَهِ هَهَ هِهَ هِهَ میگوید اصل نقطه است نقطه را
گردانیدند فرود بالا کردند نقش خاست و اگر و این را اگر اعراب دهند
ازین سه اعراب خالی نباشد ۔ و آنکه رونده در سماع است ۔
همه را آن نقطه است آن نقطه را وحدت سر بر کرده است اثنیت
در استتار رفته دوئی رخت وجود گرد آورده است هویت بر جا ایستاده
مانده است چه یکے در یکے چیزے دیگر نیست الواحد لا یصدر
منه الا الواحد یکے اعراب را انفصاح کن ضم را کسر ساز در کسر
فتح ابواب است جزم توحید وحدت در یک خانه نشسته اند و تفرقه را
در جمع و جمع الجمع گم کرده اند و خود شبت فرموده اند الوحدت شرک
والتوحید شرک فی شرک فکذلک التصوف زیرا چه آن صیانت
قلب است عن الغیر چند شرک است صیانت غیر عن الغیر یکے صیانت

دوم قلب سیوم عین چہارم غیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہمان سخن را
باش الواحد لا یصدر منہ الا الواحد چو یکے در یکے دانی و آن یکے چو در
یکے ضم کنی ہمان یکے باشد ۔ اے متعلم بے سوز اے دانشمند بے ساز
اے عالمے بے درد اے زاہد نامرد زنہار تا در سماع قدم انکار نزنی کہ بیکاری
تو از زمین تو بریدہ شدہ است من نمونہ سماع نمودہ ام تو نگوئی
فلان چنین گفت و از فلان چنین شنودم اما محامل سماع نہایتے ندارد کلی
با تو گویم اگر در زلف و خد و خال و از کنار و بوسہ و اتصال قوم بیتی
شنوند نہ آنکہ حستے بحستے رود حاصل یکے این معلوم شد کہ کسے بمقصودے
رسیدہ است و شنوندہ یا رسیدہ است بمقصودے کہ دارد یا رسیدہ
است رابطہ رسیدگی و عدم آن روزگار حال او شدہ است و
دیگر باشد کسے کہ در عالم تشکل و تمثل نظارہ کردہ و در ان شب و روز
غرقہ است امروز از ان جملہ حکایتے دارد نہ این چنین حسنے و محسوسے
کہ تو دانستۂ اما بدان ماند و آنکہ بالاختلافیکہ گفتیم اگر اثباتے و ثبوتے
بنویسیم سمر نماند کتابے دیگر شود ۔ بیت

سماع عشق باختیار در نمیگنجد　　پیام وصل بگفتار در نمیگنجد

خوشترین حال سماع و سالم ترین احوال شنوندگان یطیب القلب
مع اللہ شنوند جملے و محملے درمیان نباشد دل با خدا خوش است و بمقصود
آرام و قرار گرفتہ است بدان شادی جستنی میکنند ہائے ہوئے میزنند و
خوش میجہند و خوش میرقصند محققان قلندران وحیدیان را ہم برین وضع
باشد اما چندے لوندے شکم پرستے کہ صورت ایشان کردہ اند ہمان وضع را
نگاہدارند بیت

قبلہ یارم خرابات است احرامش قمار　　من ہمان مذہب گرفتم پارسای چون کنم
چون مرا او بے ثنای دوست میدارد ہمی　　جز بلطف بادہ خور او بے ثنای چون کنم

مزاجیت در محذر ہر چہ مطلوب دل باشد در وقت تحذر ہمان پیدا آید در دل قرار گیرد و مردمانے کہ ازین طایفہ کفنے زنند وجرعۂ در کار دو آرند مقصود ایشان جز این نبود سماع ستکارہ است ومست کنندہ است و خرابات صوفیان است نگر کہ مردمے کہ باوقر ووقار و باعزو قرار اند سماع شنوند از خود روند بجہند بر قصند یادہ شدہ بگر وند ہمانچہ عمل شراب است ہمان عمل سماع است گفتم سماع خرابات صوفیان است مردمے باہمہ عزت وتمکنت قدحے شراب نوشیدہ یاوہ گردد ہذیان گوے شود کذلک السماع شخصی باوقر ووقار در مقام اصدار بر سجادۂ شیخوخت اطراف فراہم آوردہ دست و پاگرد آوردہ بزانوے ادب نشستہ است با این ہمہ عزتے و عبرتے کہ او دارد سماع شنید ہمہ را گم کرد دست و پای انداز دسجادہ را فراموش کردہ بیرون می اندازد و بصورت ہزو ہزل می نماید سماع را اندک کار ندانی انچہ در ذکر و مراقبہ وصلوٰۃ بود و التی واللتیا دست مید ہد در سماع نقد وقت است این جا باس[1] نیست بلاس[2] نیست یاس نیست ہمہ وجدان در وجدان است جذبۃ من جذبات الرحمٰن توازی عمل الثقلین عبارت از ان است شمس الایمۃ کردوزی باشیخ مودود چشتی گفت کہ شیخ ما روایت فقہ باشما نمیگوئیم و مسئلہ شرع بحث نمی کنیم ہمہ از اصول شما میپرسیم راے شما بر سماع چیست سماع بہتر یا نماز شیخ فرمود بر اصطلاح سلوک گفت آرے گفت شما علماے دین ادینکو تر دانید شخصے دوگانہ راگذارد و باشرایطے و ارکانے آمدہ است و با اخلاص کہ شرط آن کار راست قبول من اللہ باشد ان شاء قبل و ان شاء

---

[1] باس یعنے ترس [2] بلاس یعنے فشرش

شمس الائمہ گفت آرے وما را سماع جذبة من جذبات الرحمٰن
است آن در خطر قبول است واین عین قبول تو مرد دانشمندی استاد
ومجتہدی خود فرق کن دیگر در سماع شرطے نیست کہ مستمع بر آواز آن
موسیقار رود حالت حالت اضطراب است کسے درین حالت بر وزن
رود کسی رابے وزن باشد بیت

مامور ضعیفیم سلیمان دگر است ما کافر عشقیم مسلمان دگر است
اینجا ہمہ زندہ و دل پارہ خرند بازار چہ قصب فروشان دگر است

# سمر سیّ و یکم

قوله عز من قائل قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰه
هر محبیکه هست در دلش آرزوے برتر ازین نباشد که محبوبِ محبوب
گردد هم ازین جا است که عاشق در تحسین خویش کوشد خواهد چنانچه من عاشق
حسن و جمال او شده ام بدین تحسین و تزئین تجمل سوے من رغبتی نماید در کوے
او شود خانهٔ زیبا پوشیده سرے شسته و جعدے پس انداخته و سرمه در
چشم کشیده تنبول در دهن کرده و کمربندے خویش در کمر بسته و دستارچه خوش آئین
نموده چوگانی سر اندازے بر دست سینه فرازیده رفتارے خوش کرده بر سر
کویش بر آید و اگر نغمهٔ و آهنگے و سازے و سازوے هست خود بهتر برین
وضع بدین رفتار سینه فرازیده رفتارے کشیده و ازین همه شیوه ها مرادش جز
این نباشد مگر در نظرش زیبا نمایم چنانچه من مبتلائے او شده ام او نیز سوے
من میلے کند تخلقوا باخلاق الله و اتصفوا بصفاته هم برین اشارت
می نماید لیس العلم فی السماء فینزل و لا فی تخوم[۱] الارض فیخرج لک و لکن
العلم مجعول فی قلوبکم تادبوا باٰداب الروحانیین یظهر لکم
عبارت هم ازین میکند میگوید جامے داری کمالے در تو هست با معشوقه ترا
نسبتے تمامے هست هم از جنس و نواع اوے اگر بجمال خود برای خوبان حسن و نمک نمائی محبوبان
محبوب باشی اگر حوا از آدم نرستی آدم را هیچ میلے بدو نبودی نعم المیلان حنین الکل الی الجزء هم ازین
نشان میدهد درخت اجمال میوه تفصیل از اصل تا بفرع بر بر مینماید اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ اے کنتم
تریدون ان تکونوا محبوبین لله کما هو ارادت المحبین و منتهی

---

[۱] تخوم جمع بفتح العین است چنانچه فلس و فلوس منتهی شے را گویند یعنی علم در تعزمین نیست که برون آیدش.

مطالبہم وغایت مقاصد ہم فَاتَّبِعُوْنِی فاسلکو سلکی وتخلقوا
باخلاقی واتصفوا بصفاتی کالرحمت والکرامت والشفقت
علی المجید والرذل وتنزلوا منزلتی فتکونوا محبوبہ ومطلوبہ
خداخواہد بندہ بدو رسد ومحبوب او باشد ہم بر موجب آن تکلیفات
فرمود۔ صوم تابدان تصفیہ شود واز بسیار حظوظ نفسانی باز ماند گوید
صوموا الرویتہ روزہ دارید تا دیدار او بہ بینید ورویتش حاصل
شود وافطروا الرویتہ چون دیدار اوشد ہمہ چیز را افطار ہم بنا بر
دیدار او باشد چون دیدار اوشد ہمہ چیز را باوے دید وہمہ را
باوے یافت اکل وشرب جمع الجمع آمد اگر در اکل است ہم باوست
باکل با آکل باماکول کذلک المشرب کذلک المجامع افطروا الرویتہ
اینجا مستقیم شنید۔ صلواۃ فرمود وصلوٰۃ صلۃ بالرب۔ باشد وطریقہ
حضور را ارشاد کرد اعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ
فانہ یراک وہم برین گمان کہ اوشاہد وحاضر است تلازم برین بود
تاوہم غیبت از میان بخیزد حاضر بحضور خود پیش آید وشاہد بشہود خود روے
نماید در ہر قیامے وقعودے ورکوعے وسجودے وقومۂ او را باخود۔
فاعل خود در خود بیند ہیچ جزے از اجزاے تونیست کہ او با آن نیست تقلبات
اجزا تو ہم باوست ہر جزو لایتجزاے تو بے او نیست این جسم مرکب
از اجزائے لایتجزی است اجزائے ظاہر تست واجزاے باطن تست
پس او درون وبرون تو باشد

در صلوٰۃ لطیفۂ دگر۔ جملہ جہات را شش دادہ است اختیار یکے
جہت کردہ است وآن جہت اللہ اگرچہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ
است ولکن چو بیت اللہ نام نہادہ ہر آئینہ ظہور وبروز تجلی جمال او ہمان جا
باشد ہر کس درون خانہ باشد یا بر بام یا گرد بر گرد خانہ باشد ہر چند او

تعالیٰ بمکان نسبتے ندارد ولیکن فرمان اوبجاے مکان باشد توفرمان بجا آری
درفرمان اورا بیابی سلطان العارفین فرمود خانہ را باخصم خانہ یکے دیدیم حج
را قبول داشتیم۔ زکوٰۃ فرمود از دویست درم پنج درم بیرون آرند وفقرا
راہ اورا صدقہ دہند خواست بذل را اعتبار شود دستیکہ لذت بذل گرفت
ہموارہ بذل مال معتاد او شود مال کہ مثال مردم است چون از ان ملال گیرد از
حظوظ نفس بکلی باز آید و فارغ وبے غم وبے ہم کردہ باشد وتا از ہمہ چیز بخیزد
وبہ تمام خویش متوجہ نشیند حق بحق وحقیقت بروتجلی نکند عجب ازکسے کہ زکواۃ را حیلہ
فرمود بنی الاسلام علی الخمس یک ستون خراب کرد زہے انصاف
ان مرد زہے فقیہکہ او دارد رب حامل فقہ ہوا فقہ منہ
ہمین باشد۔

حج را فرض کرد درحج لابدی است از مالوفات ومستحبات بیکبار
روے گرداند اہل وولد وموطن خود ومسکن را وداع کند سفر بادیہ اختیار شد
مرد آوارہ ابتر گشت چنانچہ شرط طالبان وعاشقان است
چنانچہ صاحب طبعی فرمودہ است رباعی

دوست آوارگی ہمین طلبد رفتن حج بہانہ افتادہ است
چندگوئی کہ خانہ کجا است کار با خصم خانہ افتادہ است
ہرچند قریب تر بمقصود کشد دیوانہ ہایم گردد شعر
وابرح مایکون الشوق یوما اذا دنت الخیام من الخیام

لباس را بیرون کشد ولباس غیر مخیط بپوشد چنانچہ رسم دیوانگان است و
شرط طالبان است واز مرقد خوش وبوے لطیف ونازک طبیعت بکند
شود چنان داندکہ اومیطلبد ومیخواہد لبیک لبیک فریادی آرد چنانکہ گفتی
الٰہی الٰہی از غیب خواستہ است وہر آئینہ وہر سوے وہر جانبے می جوید گہے
بہ صفا ومروہ می آورد وصفا ومروہ را شعار رو وثار خود میسازد واین را

مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ می نامد ہمہ گرد خویش نخستہ نمیخرد و صورت این رمی
جمار میسازد تا آنکہ دلش گواہی می دہد و الہام از ان سو می شود کہ نشان
معشوق آنجا یافتہ است ایستادہ روے بدو آوردہ تمام خود بدو سپردہ
و کار مناسک و مناہج تمام شد تا آنکہ روز بانصرام رسید ہمہ عمر بدو تمام
شد چون بیت المقصود رسید میداند کہ تجلی خصم خانہ اگرچہ او ورائے ورآت
ہم ازین خانہ است بضرورت کہ شاد گشت گرد او میگردد او خود را فدائے
او می سازد۔

درین گفتار ما چہ گمان بردی نہ آنکہ این فریضہ برائے وجدان اوست
: آنکہ این فریضہ درد را درمانست نہ آنکہ این فریضہ شفائے جان اوست
: آنکہ این فریضہ وجدان در وجدان است الاغتنام الاغتنام ایہا
الاخوان چون قدرشناس شد و غایت کار و منتہائے مرام دانست
جہاد را فریضہ گرفت و بجان بازی دران معرکہ ایستاد وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ میدانی
این عندیت چہ غمزہ میزند و این عندیت چہ کرشمہ می نماید و این عندیت
چہ روح و ریحان افزاید۔ علمائے فقہا بدین اند کہ این تکلیفات ابتلا من اللّٰہ
است و مشقت است و امتثال آن هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
باشد محمد حسینی میگوید وا یحرا للہ و بحق حقہ و باقدام سالکی طریقت
ہیچ نعمتے من اللہ بالاتر از تکلیفات نباشد خواست کہ از و ہوائے حیوانی
ولذائد نفسانی کہ حجاب متوہمے میان بندہ و خداوند است بدین تکلیفات
بدر برد و او را بجو درساند و بیگانگی خوردہ دہد و وہم بیگانگی کہ درمیان بود
بدر برد قطرہ بدریا پیوند جز بکل خود رسد فیض باصل خود پیوندد۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالہا این کار کرد و بجائے رسید کہ

حینہ بعینہ محبوب او گشت و آشنائی او پیوستہ آنچہ ہست و بود بود خود رسید و وہم نابود از درمیان ربود۔

وکنا حیث ما کانوا وکانوا حیث ما کنا

بروقت او جمال شہود منود خداوند او را ہمی فرسود بگو بر امتثان خود قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

**بیت**

اے یار عزیز من کجائی ... با این ہمہ کبریا کرائی
آنجا کہ نہ کون و نے مکان است ... و آنرا کہ شد از منی و مائی

# سر سی و دوم

قوله عز من قائل مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ۔

مفسران و علما گویند اے یطیعهم و یطیعونهٗ محبت بمعنی طاعت دارند از لفظ یطیعهم اعراض کرد و یُحِبُّهُمْ گفت انچه محب را با محبوب باشد و محبوب را با محب مطیع را با مطاع و مطاع را با مطیع بود آنچنان اطاعت کنند چنانچه محب بر محبوب را و محبوب مر محب را خدا او ندرا یطیعهم گفتن چه معنی دارد اے یبتدطاعتهم و بمضی علی مرادهم و یصیبهم اجمل و اکمل و ازین جمله این معنی معلوم شد معاملے که میان محب و محبوب باشد با دیگرے نبود خصوصیتے است اینجا که عموم تصور ندارد و یُحِبُّهُمْ را مقدم داشت بر یُحِبُّوْنَهٗ لان محبته ایاهم کان قدیما و الافاین هم و محبتهم ایاه نخست اوایشان را دوست داشت آنگه ایشان اورا دوست گرفتند۔ نخست عشق جمال لیلی بر چشم مجنوں عرض کرد مجنون دیوانه و عاشق و مبتلا آمد ورنه جهانے روئے لیلی دید یکے مجنون نشد فعلی ہذا ارادتی خاصے بود در چشم مجنون۔

محبت را از حباب گرفته اند حباب ظرفے را گویند که تمام اورا سر بسر آب پر کرده باشد اگر قطرهٔ دیگر افتد بریزد نماند محب او بود که دلش راچنان بدوستی محبوب مالامال کرده اند که شئے را مساغ و مدخلیے نمانده است مجنون را پرس جز خیال جمال لیلی و جز یاد بیدادی وداد او و جز جور و جفا و غم و شادی او در دلش ہیچ

ارادنی

چیز را فرجۂ دخلے ہست نشنیدۂ کہ میگوید ۔ بیت

مجنون عشق را دگر امروز حالت است
کاسلام دین لیلی دیگر ضلالت است

واتفاق عاقلان وخردمندان است کہ جنسیت شرط محبت است انسان را بانسان جنسیت عامہ است اما جنسیت خاصہ مجنون جمال خود را در روئے لیلی مطالعہ کرد علی وجہ احسن واجمل بضرورت در طلب و رغبت او افتاد دستار را کسے از سر بر باید تو ہر آئینہ پس او دوی تا دستار خود را بدست آری مجنون پس لیلی نیرود پس دل خود میرود ۔

ہان وہان حادث را با قدیم چہ نسبت چگونہ جنسیت متصور افتد آرے فیض قدیم باہر شخصے است وفیض قدیم پرتوے از جمال ازلیست نشان خویش یابد ہر شخص عکس خود یابد معیتے کہ با او نہادہ اند جمال آن معیت عین خود را در نظر او جلوہ کردہ است ضرورت آن شہباز پے عروس افراز فراز شدہ است دیگر خیالے در دل انداختہ بے آنکہ نظارہ اش شدہ باشد حقیقت وجود او در خیال دل او لمعہ زدہ است ہرچند جمال او بعینہ در نظرش نیامدہ است اما جاذبۂ یگانگی طرف خود کشان کردہ است ۔

بیت

نیرفتم بلا شد بوے زلفش
خراب اندر پے آن بوے رفتم

ہر کسے قرارگاہ خود داند وماوای خود شناسد طایر کہ بہواے خود پرواز کند گردش او ہم بسوے آشیانش باشد ہر کسیرا نقد او بدست او دہند ہر یکے را بار او در بر او کنند ۔

الاُذُنُ تعشّقُ قبل العین احیانا

این نیز بود شبے تاریکے محبے را محبوب نزدیکش غلطانید تغلط دست او بر او فتادہ است از بس لذت وراحت کہ گداختہ دانست روز شد ازین حادثۂ خواست قصہ روشن کند از ہر کسے استکشافی میکرد کہ بود دوش شب نزدیک من اضطجاعے کردہ گفتند فلان دانست ہمان محبوب کو دپس

آن دست را بر سینه نهاده بودی ولش از ان حظ بعینه گرفتے وقتیکه فرمان یافت دست را ہم بر سینه نهاده پرداخت در یحبہم دو ضمیر یکے مشکن دوم بارز اشارت برین کرد که او تعالیٰ محبتی لطیفے خفیے دارد که آن محبت این را در قلق و اضطراب میدارد و ہماره مشتاق و ملتاع میسازد و ہیچ تدبیرش نمانده است جز آنکه اورا او حاضر و ناظر تصور میکند و خود را در محضر او میدارد مصرع

ہر چیز که آید دانم که تو می آئی

خیالی و ترقب وہمی از میان برخیز و عین بعین مشاہده افتد۔ آرے غیبت او وہمی است و شہود وجود او حقیقی وہمی بوہم رود و شاہد بشہود بعینه در چشم طالب گرفتار پیدا آید۔ بیت

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست مرتد نه شوی قلندری کار تو نیست

آنکه اورا غائب دانست ہر آئینه اورا کافر نامند زیرا چه او ساتر است چون این ساتر وجود خود را حجاب و ستر دانست و بجمال خود را بدین خیال داد حجاب و ستر ہم بخیال برخواست جمال حقیقت ظہورے فرموده در چشم بینده جلائے کرد که بغیر واسطه شاہد وقت او شد۔

بینی و بینک انی یزاحمنی

انی وہمی مزاحمت خود را بدر بر د حقیقت حق بحقه آشکارا شد لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا از ین جہاں خبرے داد۔

یُحِبُّهُمْ گفتم دو ضمیر دارد یکے نہاں دوم آشکارا ہرگز این پیدا بآن پنہان یکے شدنی نیست و ہرگز آن بدین پیدا یکے بودنی نیست لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ جاء نصر الله بطل نصر عیسیٰ

يُحِبُّونَهٗ دو ضمیر دارد یکے بارز ظاہر دوم ضمیر اشارت بمستکن

نه آنکه البته دوی را اثبات کرد یگانگی بحق یگانگی بنود ونشود فکان قاب قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اَوْ اَدْنٰی چه بود یک قوس بود تو به بین در یک قوس چند رنگ آمیزی است زاغ کمان چاشنی می نماید که محب را در گوشهٔ زاو یه هجران البته مقرو ماوای است هر بوزنه بازی که کند و هر کشتی وکششے که دهد البته البته زه وار نزار وزار مانده ـ معشوقه تمام رد بکس نبوده است حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه ـ ابوالحسن نوری چه گفت اگر منم او نیست اگر اوست من نه ام میخواهد که من باشم او باشد چگونه میسر آید نقیضان لایجتمعان ولا یرتفعان همانکه جنید گفت الحادث اذا قرن بالقدیم لم یبق له اثر ای ثنای ازین پاکی و با رسائی وازین خودکامی وخودنمائی خوش شاے میفرمائی ـ بیت

بے منت او تا سنائی با من است

با سنائی زین قبل درمانده ام

# سمر سی و سیوم

جوانی شطار د رباز ار عطار جعدش عنبرین خالش مشکین و ندانش کافور لبانش شراب انگور عبیر دلپذیر ببوے جان گزیر میفروخت و بدلستانی ولا نوانی اندوخت بسے نظر بازان در حسن او حیران و بسے سرفرازان در تردد و میمان بیچاره دل پاره از خود پرداختهٔ از جان خاستهٔ بشوخی و سرکشی حیران فریاد برآورد تو کیستی و چیستی و کدامستی تو بخود دعوت میکنی یا از ورائے ورای که ببوے او اشارت می نمائی او به آهنگ هرچه حزین ترنغمه میکرد دقوے بصورت غزلے مینمود و این چند بیت را ترانهٔ وقت و فرغانهٔ حال خود میساخت۔

بیت

در حسن رخ خوبان پیدا همه او دیدم ۔ در چشم نکورویان زیبا همه او دیدم

دیدم همه پیش و پس جز دوست ندیدم کس ۔ من بودم و او بس خود را همه او دیدم

دیدم همه بستان ها صحرا و بیابانها ۔ بستان و گلستان ها صحرا همه او دیدم

هان اے دل دیوانه بخرام بمیخانه ۔ کاندر خم و پیمانه پیدا همه او دیدم

در میکده ساقی شو می درکش و باقی شو ۔ جویای عراقی شو کو را همه او دیدم

گفتند صفوه بازگو نه میخوانی حرف مقلوب مینویسی کژ را براست بازمی آری یا راستی را بکجروی میبری گفت ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات الا فتعرضوا لها و هی قبل الغروب و قبل الطلوع هوا معتدل شد راست بین گشت صدق دان شد جز دوست درمیان ندید۔

من بودم و او دگران جمله دران محو ۔ حاشا که توان گفت که جز او دگرے بود

در کار ما اندیشه مند باش رخت وجود را بهر طرف می پاش بدان (بشافتن)

اے اوباش اوباش بصورت است اوباش قلاش بمعنی است قلاش شیفتی (شتفتن)

بخوتر دیدی که از گلگشت بازار عطار کدام بوی شمیدی وچه اثر دیدی ناچه رنگ دیدی
وبکجا رسیدی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ است آخرالزمان ہر خواہکہ
بیند درست وراست افتد ازین آخر زمان یا فصل ربیع مراد باشد کہ ہوا معتدل
است یا آخرالزمان عمر وایام عمر افراط وتفریط ہر دو موجب حرمان وکتمان است
وصورت اعتدال موجب انکشاف وانجلا است نشا کہ حکما کہ اثبات کردہ
اند ہمین اعتبار است ہر نشئی موتے وحیاتے حیات است۔ ثبوتے وثباتے
است ابر باریدہ است ہوا را صاف وروشن کردہ است برق توحید لمعہ
نمودہ است مرد عارف بحق حقیقت رسیدہ است وجوان شطار را درکنار
کشیدہ است وفریاد بحق وداد برآوردہ است۔

شعر

انامن اھوی ومن اھوا نا  نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتنی ابصرتہ  واذا ابصرتہ ابصرتنا

اما تحتہ را است نیکو بدانی ودر غور او غائرے است ور تعرا و دُر
تمیثی است انشاء اللہ تعالی بدان فائز گردی وظفر یابی۔ بیت

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہے  گاہ من او باشم واو من گہے

# سر سی و چهارم

بامداد عیادت مریضی فہم از مرضش استکشافی کردم گفتمش ای مرض تو از دست مریض بینالی یا مریض از دست تو مرض گفت آن مریض کجا که من از دستش بنالم از زور او رنجور گردم برای این را ایوب باید که او گوید إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ مرض مرا سپاس کرد چنانکه مرا از احساس بود تو بصورت وجمال ولطف تجلی کردی رحمة وشفقة علی من بذوق ولذة نظارهٔ جمال تو خوش وخرم گشتم تو مرا از لطف و کرم پرسیدی که ای ایوب بگوئی وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ تو از همه راحمان رحیم تری واز کریمان کریم تری چه خوش آید اگر این رنجوری با من تا بدوری ماند و این تجلی لطف وجمال تو مستقیم و مستدیم باشد کسی را که بجلالت وعزت برآورند توقش همان کنند شراب هرچه تیزتر وتلخ تر باشد موجب مستی و خوشی بیشتر بود مدمنان این کار رجز این منت را بر خمار در کار نه اندازند که صاف دُرده و تیز ده سر جوشش وه برین بیانے گفتم کلمهٔ رب و جملهٔ أَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ دلیل کرد و برائے این را محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید که او مینالدی زار زد و فریاد برمی آرد وا کربا وا کربا از شدت مرض و سختی رنج مینالد ترس هیبه از و نباید ابویحیی[1] اسیر من گردد و پنجهٔ اجل مرا در رباید از رنج این دنیا برهم و از مشقت این جهان برشوم درین محنت منحت و درین مشقت راحت هر نفسے تجلی تا آنکه تعلل را کار رسید تا انکه جبرئیل بیاید با دستورے پیوندم او یار و برینه من است هم نشینی کهنه است از دو عالم آگاهی دارد و بسیار با من همرهی کرده است مگر بماند لمن و برای کشیدن این بلا دمحن اشارتے فرماید و بمن اشارتے نمود گفت اِن ربک یشتاق الیک کل بجز خویش مایل ترشد یعنی الیها حنین الکل الی الجزء خبر داد تفصیل با جمال بازگشت در نظاره بدوری و در حجاب مستوری لذتے و راحتے دارد

[1] ابویحیی کنیت عزرائیل است۔ ش

که رسیدگان دانند اکثر انبیاء را اولو العزم چنانچه صفی و خلیل و کلیم و سلیمان
ایشان درین جهان بیشتر بوده‌اند چه معشوق بلباسے و بلبستے و باپیرایه‌ے
بوراے حجب و استار مستوری نظاره می‌شد و اصلان و رسیدگان دانند
و این رمز را ایشان شناسند معشوقه را از دور دیدن و با ناز و کرشمه در کنار
داشتن لذتے و ذوقے دارد که در همگی اعتناق و اتصال آن ذوق نیست
هرچند مراد عاشق همین باشد اما غلبهٔ شوق و ذوق در آنست خواجه من هربار
که مرضش قوت نمودے مرا براے صحت خود خاطر داشتن فرمودے و همچنین خواجهٔ
خواجه من شیخ الاسلام نظام الدین رحمة الله علیهم و همچنین شیخ فرید الدین
مسعود اجودهنی هربار که خاطر هر کسی خوش شدے گفتے خداے تعالی ترا درد
دهد درد میسر نیست جز به بقاے این قالب و تعلق این روح با این قالب
بعد اضمحلال این بند و انحلال این قید دردی نماند همه درمان شد و این که
گویند جمله مریدان در تمناے مقام پیران و پیران در تمناے مقام مریدان
همبرین اشارت است و آن نشانی خرقانی و همچنین یعنی خبر میدهد [illegible]
ابدی است بحتمل ورزد این آرزو برند باز و در دنیا رهیم گاه بدرد گاه بدرمان
باشیم گاه بوصل گاه بهجران مانیم از همچنین لذتے و ذوقے را در کنار گیریم
در فقدان وجدانی دگر است و در وجدان فقدانی دگر اگر آئی دانی
و اگر بچشی بشناسی ـ

باز گفتم اے مرض از الم منالی یا از بس راحت و [illegible] گفت
آن آزاده که بند و شخص آن رسیده که شناسد که از بس [illegible]
ناله کند چگونه باشد جوانی [illegible]
پیچیده و دستار را با کله کج نهاده سینه کشیده لب [illegible]
جان ستان برآورده قصد سینه آن دل آزرده کرده و رخش [illegible]
تاخته خواهد سنان بر سینه اش گذارد گذار کند نه آن که آن بیچاره [illegible]

داده عاشق مبتلا گشته سینه را فراز داده با همه عیش ذوق لذت برخود گرفته بصد ناله و آئین جان حزین و دل غمگین بدستش بهمه آرزو سپرد۔

ای یار من ای دوست من اگر وقتی نظاره ات شده باشد یا با صول عشقبازی دانسته باشی دانی چه گفتم واہم اللہ معشوق عاشق را بقهر خویش بلکه پایمال میکرد و ایذای با فراط میرسانید از و پرسیدم گفت واللہ لعزة ضربه وصولته که لذتی و راحتی داشت که همواره در تمنای ادیم انشاء اللہ تعالیٰ بار دیگر نصیبه شود۔

# سمرسی و پنجم

من القدوسیات قدوس سبوح فرمود انا عند ظن عبدی بی　له یعنی احادیث

علی العموم اہل خصوص محدث و مفسر معنیش چنین گویند ہر کہ با خداوند سبحانہ با خویش گمان لطف برد با وے بلطف پرداز د و ہر کہ باوے تعالیٰ گمان بقہر برد باوے صورت قہر باز د تا آنکہ گفتہ اند در آخر وقت یاس و یاس نشاید بلکہ رجا غالب باید این دران حدیث مثل آید یکے خود را چند بہ کالہ کر د خاکستر کردہ پراگندہ ساخت خداوند سبحانہ بقدرت خویش ویرا جمع کردہ پرسیدش چرا چنین کردی گفت خوف تو مرا بدین بہانہ و برین شیوہ آورد مگر از عذاب تو نجات یابم فضحک الرب و رحمہ

اما محمد حسینی میگوید آن بزرگان چنین فرسودہ اند اگر گنہگارے در حق باری تعالیٰ گمان رحمۃ برد بروے رحمت کند و اگر مطیعے ظن قہر برد بروئے صفت قہر افتد محمد حسینی گوید کہ نزدیک من معنی قدوسی بصورت تحقیق یافتہ است۔ انا عند ظن عبدی بی اے انا عند المطیعین بالرحمۃ و عند العاصیین بالقہر دیدہ باشی و تجربہ کردہ باشی و در نفس تو نیز احساس شدہ باشد اگر یکے طاعتی بجا آرد نمازے گذارد تلاوتے کرد دعائے خواند گمان برد کہ این وقت رحمت است ہر چہ خواہم بیابم دستی برآرد دعائے کند حاجت خواہد و شکرت بجا آرد و اگر در نفس یکے جریمہ رفت ترسد گمان قہر برد بہ توبہ و استغفار گراید و اندکہ بد کردہ ام و باید بدی افتد خواہد آن جراحت و آن جرات را اندمالے و اعتذارے آید گفتہ اند اذا اساء فعل المرء ساءت ظنونہ در مجاز نظارہ شو یکے پیش محبوب مرغوب خویش حسن معاملتے کند انتظار شفقت و قبول میکند کنایتاً و صریحاً

بشرما اوب طلب قربت و امید وصلت برد والعکس علی العکس۔

وقدسی[1] دیگر برین اشارت می نماید انا جلیس من ذکرنی او با همه است تعالی وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔ حکایت معیت با هر نیکے و بدی است اما من ذکرنی تشریف تخصیص بر مطیع تجلی کند بصورت الطاف واشفاق صفت شفقت ورحمت باحسن الصور و اجمال الجمال سازد بر مطیع تجلی فرماید و به اغلظ الاشکال و اسمج المثال صور تے سازد و آن صورت قهر و نکال او باشد بر عاصی تجلی شود۔

چه گوئی ترا محقق شد انا عند ظن عبدی بی عند المطیعین بالرحمت وعند العاصین بالقهر و الغضب یکے وقت جان دادن ملک الموت را بصورتے لطیف مرضی بیند و دیگرے بصورتے عنیف وردی بیند این همان وصفت او بیند بدین دو نوع ظاهر میگردند تاملی کن انچه توئی هم از تو بتو ظاهر میشود رحیمی و کریمی رحمت و کرم نعمت تو با تو بصورت تو پیش آید و دوزخ از صفت قهر است قهری را بقهر دهند و بهشتی از نعمت رحمت ولطف است لطیفی را بلطف دهند عدل و انصاف همین باشد لیس بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ عذر هر یکے خواسته است وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ غفلت چه نسبت دارد او همراه با تو و تو همیشه بفیض او غفلت کجا روے نماید و از کدام دریچه سر کشد و آنکه گویند[2] چو قهر بقهر رسد عذاب نباشد و آنکه در کتاب الله عذاب را نشان وا دگفت عَذَابٌ اَلِیْمٌ ان عذاب مشتق من عذابة الماء باشد نیکو سخن است این اما آیات دیگر منافی و مناقض این باشد هر یکے را اگر بنویسم سمر از نسبت مختصر بیرون افتد قهرے را بقهر دهند آرے عذاب نباشد اگر بسیط بودے این مرکب است یک جز او ناری است دوم جز او مای باقی باقیات را چه گوی و عذاب عبارت از خلاف ملائم است و اور انعام ایذا و ایلام او

[1] یعنی حدیث قدسی۔ ع
[2] گویند

مطلوب است البتہ البتہ آن کند کہ مولم و متاذی باشد غلطی فاحش است
این جا ہوشدار گردد و زخیان بر آہ واز دوزخیان پرس قہری را القہر داد
اند ہر آئینہ بے تاذی و بے تالم نباشد مثال جُعَل و مزبلہ این جا درست
نیاید زیرا چہ او مزبلہ است و عین مزبلہ ہمانجا رستہ و ہمان غذا اسے
او کردہ اند اما انسان از جبروت و لاہوت و ملکوت صورتی در عالم
ناسوت و ملک آمدہ پلاس پاش از بر انداز خود را بین اگر یک صفت
قہر در تو می افتد حالت چیست فافہم و اغتنم ان الدنیا انموذج
العقبیٰ و السلام کشف ارواح کشف قبور مرد مرشد محقق مبین حقایق
را البتہ باید۔

رانا س

# سر سی و ششم

خال سیاه بوقت خیال خود در امر فه الحال دید بر لالهٔ رخسار گفتار آمد که کمال و جمال تو از نقطهٔ سیاه من است تا از نمکدان وجود من نکتهٔ بر روی تو نه نهند ترا حسنی شایسته و زیبی بایسته نباشد ترا صبیح و ملیح نگویند و دلها شوریدهٔ تو نگردد و جانها در شور و سوز تو نباشد و تو چو طعامی بی نمک باشی و نغمهٔ بی کهک تحسین و تزئین تو در من است و اشارت بحسنه وتزبینه هم همین روی میکرد رخساره ازین گفتار شیفته و آشفته بر آمد گفت سیاهی را نگرید و سیاهی روی به بینید چند خود ستای و خود نمائی کرده است روشن است بر آفاق و اطراف عالم صباحت روی من صباح را خنکی و تازگی دهد و جهان بدان منور و مرفه و آبادان شود هر چیز که هست بمن پیدا است و هر زیبای که هست پیش جمال من هویدا است همه را من آرائم و زیبائی پیرایهٔ آن من باشد و خوشی و خرمی و سازگاری از من زاید چشم جهان بین بنور من بیند و آفتاب جهان تاب بشعاع من بر آید اگر من نباشم همه بینایان کور باشند و هر چیز چنانچه هست جز بعکس پرتو جمال من ظاهر نگردد شنیده سنای بمن آشنائی نموده است و مدح و ستایش من کرد - بیت

کو جمال طاعتی تا مر ترا رخصت بود    بهر دفع چشم بد خالی ز عصیان داشتن

مادر مهربان بر عارض روی من نقطهٔ سیاه زند تا کمال جمال مرا نقصانی نشود از چشم بد مصئون ماند۔

عارف مطلع بر اسرار غیب و مهیمن بر انوار لاریب را حکمی می باید ساخت تا بین المتنازعین المتخاصمین سخنی بالضاف پردازد و کلامی منصفانه آغاز کرد که

بحسنه وتزبینه

آغاز زد

الانصاف نصف الایمان و قضیهٔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا قضیهٔ متقیم ہمبران منوال اثبات یافت است قوله تعالی فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ہم ازین جمله تفسیرے میکند مرد عارف از معین مخزن الهیّت واز معدن احدیت سخن گوید که ان الحق لینطق علی لسان عمرؓ ازین کلیت بیان شافی میکند که او ملهم من الرب تعالی است تحدیث او از لسان غیب وتبیان او از جهان غیب الغیب است . لقد کان فی الامم محدثون فان یکن فی امتی فعمرؓ برین تحقیق سخنے وتیق واشارے حقیق فرمود اگر ہر یکے را احد اگانه تصور کنیم نشانهٔ یگانه درمیانه افتد فاعل منفعل فعل برائے وجود شئے را ضروری باشد مرد کامل واصل باہل فاضل شامل آن باشد که از نقد خزانه لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ در ذیل جان او بربسته باشد مراجعت با خرابات آشتی دهد وبآشنائی وروشنائی پیدا آرد مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ در ضمنِ وجود او موجود باشد چه بالغ رسیده بود که عروس احدیت بصورت فردیت مطالعه نکرده بود از جمال اجمال وتفصیل بروے جلوه نکرده باشد مردے مخلے باید بهمه خون خوردن بر عروسے بکرے قادر تواند شد - بیت

جمالِ حضرت قرآن نقاب آنگاه بکشاید که دار الملک ایمان را مجرد یابد از غوغا

خراباتی بهر نوش از صراحی در جام می میریخت صراحی با آهنگ خوش رنگ آوازے بر آورد مرد خرابات از ان نوشش ز هوشش رفت جوش هوش بر آمده ره ترک و بذل جید در دل گرفت هیهات هیهات از عزی ولات از شراب طامات به اعلی علیین درجات گرفت یا مالك

مَالَكَ اَن لایتوب استرجاعے کردو بمرجع مقر از تزویر بصدق آمد کنج نشینی خود بینی در زاویہ صلاح و تقوی عمرے بسر بردہ و بپائے عقیدہ درست و بقدم طلب استوار ایستادہ و جز دراں مقر و مستقرہ مخلصے و منجاتے ندیدہ ناگہان از عالم فردانیت جمال صمدیت روئے تجلی نمود جوانے نغمہ سازے سرافرازے سینہ کشادہ میان بند کمر بستہ کلاہ کثر بسر نہادہ و دستارے رنگین کارے گرد سر کردہ وجعدے بر گرد سر آوردہ بر سمندے نیازمندے بہمہ چالاکی و چابکی بصفت ترکے بصورت تاجکے بجنبانی و نعرہ زدنی بظاہر آمد در باطن اوندا فرو خواندہ۔ بیت

از بعد مکن شکایت اے خستہ جگر — کز غایت قرب می نہ بینی مارا
شب با تو غنودم و ندیدانستم — روز ست بتو دم و ندیدانستم
تو او نشوی مگر شود معلومات — آنروز کہ تو نبودہ او بودی

سنائی نیز از صمدیت خدای این نشان میدہد۔ بیت

تو او نشوی ولیکن ار جہد کنی — جائی رسی کز تو توی برخیزد

با دم وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ سطر باز گوزہ بشنتند بسا باشد کہ حمل نظیر بر نظیر کنند و بسیار بود کہ حمل نقیض بر نقیض آید بیچارہ ابلیس ازین تلبیس غافل بود آرے کور یست ندانست شعر۔ جحودی منك تقديس وعقلي فيه تهويس

وَمَا فی آدم الاك ومن فی البين ابليس۔ مرتضی گفتی۔ شعر۔

دواءك فيك وماتشعر — وداءك منك وتستنكر
وتزعم انك جزء صغير — وفيك انطوى العالم الاكبر
وانت الكتاب المبين الذي — باحرفه يظهر المضمر

محمد حسینی بحکم اشارہ نص اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا تبلیغے تمام کردہ واشوقاہ الی من یعرف و یساعدنی فی ما اول۔ بیت

در دہ یکے ہمدم و ہمدرد بجویم — با او غم دل روزے یکبار بگویم

سلہ ضنبہ بالضم انچہ در آغوش بر داشتہ شود و ضنبہ بالفتح ظاہر در زن بنبہ یعنی طاق وحنبذ بالضم اول خم بزرگ دراز کہ غلہ دراں کنند

# سر سی و هفتم

قال علیه السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین و در بعض کتب است کہ قال عیسیٰ علیہ السلام

خواجہ من میفرمود و در آن حضر سید نصیر[1] نیز بود۔ الولادت

ولاد تان ولادت صوریت یتشعو فیہ لصوریت ما یشاھد و یعاین کل واحد من نفسہ والمعنویت تبدیل الخصال الذمیمت بالنعوت الحمیدات کالغضب والشہوت والحسد وغیرھا من الذمایم ذمیمہ برود حمیدہ جائے او قرار گیرد از رفتن این مراد نیست کہ انتفائے او بکلی شود مطلوب این است از افراط و تفریط بر نقطہ اعتدال استقرار گیرد و انتفائے کلی ممکن نہ و مطلوب نہ انتفائے کلی چرا ممکن نیست شنیدہ باشی کہ لاتبدیل لخلق اللہ مثلاً شخص کریم الحسب شریف النسب باشد بصحبت قصاب و طباخ باشد اخلاقے در وے طاری شود آن طاری را دفع بکلی توان کرد بمجاہدہ و ریاضت و بصحبت اشراف اما خلقی قابل دفع نبود مگر بریاضت باعتدال آید و دیگر مشغول شود بدفع یک ذمیمہ خصایل باقیات در مزاحمت باشد و یکے را چو مشقت و محنت دفع کرد بدفع دیگرے مشغول شود آن نیز فرصت یابد مراجعت کند علی ہذا ہمارہ در مصارعت باشد افتد و خیزد برآید و فرو نشیند زمان عمر عہد حیات ہمبدین انصرام پذیرد مرد روے جنت فراغت نہ بیند ہموارہ در جہنم تعلق و تردد افتادہ ماند و در عذاب اختلاف گرفتار باشد و نیز مطلوب ہم نیست و اگر غضب بکلی رود و انطفا رود اعلام او بود ہمت و حمیت از و بدر شود طلب معالی از سرش فرو افتد و اگر شہوت

[1] سید نصیر خلیفہ شیخ برہان الدین بغایت بزرگوار و صاحب کمال بودہ رش۔

بکلی معدوم گردد و منفی شود عشق و محبت از تختهٔ دل او شسته گردد و اگر
این دو شهپر در طائر انسان نباشد بهیچ مقصدے و مطلبی که اعلی المراتب و ارفع
الدرجات باشد نرسد۔ عظیم محنت است در دلے که محبت نباشد و جسیم بلاست
در نفسی که همت و حمیت نباشد و هم چنین حسد مرجو و منبع حسدش از طلب
اعز الاشیاء اوست دیگرے را فائز ظافر بدان می بیند و چشمش بدان می
ترقد که در من نیست در دیگرے هست یا خود شرفے دارد و دیگرے شریک
خویش می بیند اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ
ذٰلِکَ خدا شرک روا ندارد که کسی در خدائی او شریک گردد اگرچه
از قبیل مثال عقل نیست اما صوری و وهمی را هم روا نمیدارد و هرجا که در
دلے حسد است ازین دو اعتبار است چه گروه اند حسد را آراسته
اند و غیرت نام کرده اند مرد فاریاب را درین سر جگر آب شد گفت

بیت

گر تو بخبری کاندرین مقام ترا چه دوستان حسود اند دوستان غیور

الغرض اگر هیچ حرص و حسد نباشد حسد از فضل و شرف بصفت
تعطل و تعری بود باقی اوصاف ذمیمه یگان یگان بیان کنیم القصه بطولها
میشود۔ چو اوصاف ذمیمه بحمیده متبدل و متوسط می ماند صرف هریکے
بمحله شود فے مقام الحلم حلم و فی مقام الغضب غضب و فے
مقام الشهوت شهوت اگر مرد غازی را در حالت قتال غضب
یاسے ندهد از وے کارے نسزد و کذلک حلیم وقت تنگیش و تنقیص او
هیجان غضب و غصه شود از بسیاری امور عقلی و فهمے محروم ماند حکماے یونان
انجنتے که فردا آمنا و صدقنا باشد انکار کنند و کذلک الجحیم میگویند همین
اوصاف ذمیمه و حمیده بهشت و دوزخ و صوفیان فرمایند خداے را
دو بهشت و دو دوزخ است بهشتے در دنیا و بهشتے در عقبیٰ دوزخ دنیا

همانچه یونانیان بدان قایل اند و دهریان بدان عقیده بسته اند و دوم آنچه پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم و صحابۂ کرام و سلف صالح و علماے باللہ نشان گفته اند و حق بحقیقت همین است دنیا نمونۂ عقبیٰ است هر کرا درین جا بهشت دنیا دادند فردا بهشت عقبی دهند که اَلدُّنْيَا اُنْمُوذَجُ الْعُقْبٰى و كَذٰلِكَ الْعَكْس و تکدر و اظلام دل جز به تکدر و تظلم اوصاف ذمیمه نیست نفس لشهوت و حرص و غضب و حقد خویش غالب آید و دخانے که از آن بخار خیزد بر روے دل افتد دل را تاریک و مغشوش گرداند و آنچه اکثر وقت همبدین تشتت و تفرق رود دلش مثل تابه سیاهی و تیغاے گرد آلود گردد آن دل کور باشد نه او چیزے را بیند و نه صاحبش و رعکس او چیزے بیند چنانچه کور مادر زاد روزے روشنائی ندیده است و چیزے را بجاسۂ بصر نشناسد من از کور مادر زاد پرسیدم وقتے خواب می بینی و کسے را می بینی او گفت آرے می بینم گفتم صور و اشکال گفت نه چنانچه شما این زمان با من سخن میگوئید میدانم شما اید در خواب همبدین مثال است وَ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى هم ازین خبر داده است چون دل بدین صورت کدورت گرفت هیچ چیزے از الهیات و باطنیات کشف مردم نباشد و او را بدان شعورے و حضورے نه او را اعمی البصیرت و کور دل گویند اما اگر تهذیب اخلاق پیشه گرفت و کدورت بشری را از آئینۂ دل بزدود و شفاف صاف عکس پذیر شد عکس جبروتی و لاهوتی بروے پدید آید طالب تحقیق را نظاره شود همه چیز را بحق و حقیقت بیند و رحس ظاهر غلط را مساغ است چنانچه درخت را بینی در آب فرو د بالا نماید و کشتی میان آب ببینی که بر آب میرود و این از غلط حس ظاهر است اما حس باطن در آن البته غلطی نیست زیرا چه آن عکس مثبتی و محققی است ۔ این تهذیب اخلاق و تبدیل نعوت بجاے برد که تخلقو

باخلاق الله واتصفوا بصفاته ازان نشان دهد بلکه کار بجائے کشد که حق بحقیقت بروے تجلی کند بغیر دعوت نبی و بغیر استماع اخبار او موحد حقیقی شود حجاب نماند میان آفتاب و دل صاف و شفاف او مقابله شود عکس آفتاب درو ظاهر گردد آفتاب را چنانکه افتاب است لا یتغیر بذاته ولا فی صفاته ولا فی اسمائه بیند هذا باب این همه تهذیب و تبدیل از روے عقل و حکمت و همت بوده است چنانکه حکیم سنائی گفته

بیت

گرت نزهت همین باید بصحرائے قناعت شو | که انجا باغ در باغ است و خون در خون وادر وا
در از زحمت همی ترسی ز نا اہلان نه بر صحبت | که از دام زبون گیران بعزلت رسته شد عنقا
مرا بارے بحمد الله ز راه همت و حکمت | بوئے خطهٔ وحدت برد عقل از خطه اشیا

اما این که گفتیم بیانے همه از حکمت و همت کرده است اما اگر از طلب رب در وے افتد و بدان مشغول ماند درون و برون او را فراگیرد نه در وے غضب ماند و نه شهوت باشد و نه حرص ماند و نه حسد همه آرزوے بکلی روے بانهزام و انعدام آرند از زبان خواجه بیتی شنیده ام بیت

عشق آمد و خانه کرد خالی | برداشته تیغ لاابالی
خوش آن حالے که گردم گرد کویش | رخے پر خون گریبان پاره پاره
اے سنائی دم درین منزل قلندروار زن | خاک در چشم همه پاکان دعوی دار زن

این سخن ازین آمد عشق بروے زور آورده است و از زبان عشق سنائی میگوید بیت

من رفته ام از خویش برون و درون نه ام | از من مرا طلب تو کمن من کنون نه ام

صفت اتحاد و حلول هم ازینجا گمان برده اند۔ شعر

لا عضو لی الا و فیه محبة | فکانٌ اعضای خلقت قلوبا

چشمش میگوید جز دوست نمی بینم زبانش میگوید جز نام دوست بر زبان

نی زانم گوش میگوید جز حکایت دوست نی شنوم دستش میگوید جز پائے دوست نمیگرم سرش میگوید جز بر خاک آستان او نی افتم لحم ودم من پوست واستخوان من ہمہ دوست من است بیت

با دوست چوں یکے شدہ ام چیست وصل وہجر — ہستم ہماں کہ بودم ازاں کم فسردن ام
چون لحم ودم شدہ است مراعشق تو بدان — من مغز واستخوان ودگر پوست وخون نہ ام

از مجنون پرسید ند لیلیٰ آمد گفت انا لیلیٰ گاہ گاہے وقت نماز دیگر سنگے زیر قصر لیلی بود لیست آن دیوانۂ گرفتاری کہ عاشقان کوی معشوق کنند بدان شوق و ذوق آمدے سنگے کہ زیر قصر اوست ایستادے فظر بر قصر لیلیٰ کردے کہ مسکن وموطن اوست یقیای لیلی اسبب غیرتے کہ در ایشان بود جزمہ ہیزم آوردند بدان سوختند سنگ مثل تابہ ساختند دیوانہ ازخود بیگانہ پروانہ دار بر سنگ برآمد نشست غلطید سوخت دودے خاست آن دیوانہ را بدان پروانہ رقیباں لیلیٰ را مہر دامن گیر ایشان شد فریاد برآوردند کہ سوختی سوختی برخیز برخاست ایشانرا می پرسید چہ میگوئید از پشت من چہ میپرسید واز ظاہر جلد من چہ میگوئید کہ دلم سوختہ است شنیدہ باشی این بیت را بیت

حاصل عشق از سہ سخن بیش نیست — سوختم وسوختم وسوختم

وبا تو سخن بصدق میگویم ودرست وراست میگویم رہ سلوک را کسے بسلامت نبرد مگر آنکہ عشق محبت در دلش باشد وہبے صرف است وبخششے خاصہ است ہزار وہزار سالک باشند وکار ایشان بدرجہ عرفان رسیدہ بود میان ایشان ہمہ باز محب شخصے دیگر است عاشق مردے دیگر است سوختہ رد رند فردے علیحدہ است دولت اصول کہ نقد وقت اوست آن بیچارہ میوزد او ہمچنین میگوید۔ بیت

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست — عجب این است کہ من واصل وسرگردانم

عاشق ہمہ وقت با معشوق باشد ودر کنارش بود وبہمہ حظہا ولذتہا رسیدہ وہر روز آتش عشق افروختہ تر درو وطلب از سرگذشتہ وبہارہ این مستمند دردمند بخویش وخویشاوند باشد آسودگی وقرار وآرام ازوے بدر شدہ است معشوقہ باوے گوید من ناں توام توزان

زفتارے

رتا حاصل عشق سہ سخن

وصول

منی میان من و تو بیگانگی نیست با تو یکے گشتہ ام تو چرا سرگشتۂ راست میگوید ہمانکہ گفت بایزید اھل المحبت محجوبون بمحبتھم آن مسکین عاشق راست میگوید بحق میسوزد کہ حجابِ صفات افعال و حجابِ ذات صفات بود حجاب ذات ذات وادردا واحزنا واالما واحرقتا مصراع۔

درمندم دردمندم دردمند

# سمر سی و هشتم

در کام صعوه قطره از جام قهوه چکید صعوه پرواز کرد هلاک پیل را سبیل تدبیر دید هر چند تدبیر مسخرهٔ تقدیر است ولیکن گویند العبد یدبّر و الحق یقدّر تا چون قلم تدبیر بصدق فراست و صولت کار رسیدان تدبیر بر وفق تقدیر باشد فرازپشه شد که او با آن صغیر جثه و ضعف حلیه نمونه پیل صغر باشد با او عهدے بعقد و ثیقت کرد اگر تو کلکے بر پلک او زنی هرگز من ترا قوت خود نسازم و غذاے خود نگیرم و عقد این پیوند را محکم تر بست و ره امان خود جست و ران کار شروع کرد پس آن فراز ذباب شد که او با ذباب صورت کلاب بازی داید و گفت که اگر آنجا که زخم پشه است خال پنجال زنے با تو همان عقد عهد باشد که با پشه گره بسته ام گرم افتاد چشم جهان بین او را نابینا ساخت پیل را راه روش نماند علفش هم از چوب و برگ آن درخت که صعوه انجا بیضه بازی کردے آشنائی دریا و عادتش برین است در چمن انجمن بیضه نه نهد نهان ترک بر سر و بختے یا بر قلهٔ کوہے دارد و آنرا امسا ساز دیجے دو بارے فیض رساند و هم ازین جا است که نشیمنش در هیچ بیدا پیدا نیست و در همه کوه ستوه دارد با غوک دریا آشنای قدیم داشت که روزگار بجوار او گذرانیدے همبدان آشنائی در بر او شد گفت مروت و وفا این تقاضا کند که یار درمانده از پا در آمده را دستگیری کنند من از دست پیل در ویلم و هیچ تدبیر قال و قیلم نیست مگر آنکه کنار دریا آبی غرقابی است آوازے بر سازے بر آری و پیل را طرف خویش دعوتے گماری هر آئینه تشنه است آب ندارد لاجرم بحس گوش همان سو هوش برد پا در آب انداز د تا قطرهٔ از ان نوشد در غرقاب بلا افتد بعد من مصئون ماند او هر بار که اندام خویش

راہد رخت بیساید بعضے من بزمین می افتد اصل و نسل من منقطع میگردد و ترا کلمتے مقطوع میگویم ہر بار کہ مار قصد کند کہ ترا لقمہ سازد من آہنگے برسازے و بانگے خوش آوازے بر آرم ترا ازان انتباہ شود از ہلاکت محفوظ مانی او نیز رہ امان خویش جست شبانگاہے او از کرد کنارۂ آب کہ در غرقاب مثل چاہے بود پیل را دعوتے نمود او آنجا پا نہاد سر بسر در غرقاب افتاد۔

اے سالک ہالک اے عارف غارف[1] اے صوفی با صفا بوجہ من الوجوہ از سبوح فتوح خویش غرور را رہ مدہی کہ ابلیس تلبیس دارد ترا در قعر قعیر انداز د و ترا غرور بحضور خویش سازد و از ان شعور نہ اقل من کل قلیل این باشد کہ بکار خود برخوردار نباشی و از ان خطے حاصر بکمال و تمام نتوانی گرفت اگرچہ بازگشت را امان نامہ یافتہ و دوزخ حسی را پس انداختہ اما بعقد وقت منغوش و موسوس و پریشان مانی ہر چند گویم ظلمت لیل رفت مع النہار دخان حین الضحی از اغبرار و انکدار نہار خالی نباشد اگر در خانہ چراغے نہادہ بلکہ مشعلہ و شمعے چہ خانہ بہ دخان مظلم و متکدر است چراغ منطفی نماید و شمع و شعلہ کشتہ گون آید ہاں ہاں تا از شیطان در امن و آمان نہ باشی کہ او ترا از ذوق بدر میدارد وقت ترا مشوش میگرداند و تو از ان غافل تجلی کہ ہمہ جمال و ظہور بصورت خوشی وقت نماید عکس آن را چند تفاوت باشد تجلی سیہ چرد لتہ تہہ بستہ احولے کو زنے[2] دندان شکستہ لب بریدہ بینی پستے مثل بہیتے نہ آنکہ آن بہشتے نقدے[3] و این دوزخے نقدے گفتہ اند ایمان مزیدے و نقصانے دارد کمالے و جمالے بر آرد و این ہم گفتہ اند لا یزید ولا ینقص اما تو اندیشہ کن بین الاعتبارین چہ فرق دست میدہد وچہ فہم روے می نماید آرے

بیت
راہ توحید را بعقل مجوے ۔۔۔ دیدہ روح را بخار مخار

[2] کوزنے
[3] نقدے

---

[1] غارف: ای الغرق بازداشتن خود را از کار رسے - ش -

میان صفا و کدورت و میان نور و ظلمت آنقدر تفاوت باشد که
بُعد المشرقین تصور کنند بیت

تو از هر در که باز آئی بدین خوبی و زیبائی — درے باشد که از رحمت بروے خلق بکشائی
بزیور ها بیارایند وقتے خوبرویان را — تو سیمین تن چنان خوبی که زیور ها بیارائی

اگر معشوق من بغیر زیور بغیر پرده کشاده ترب در نشیند خود ورا ے همه
نعمتها باشد زیور از تنزویه خالی نیست پوشش خوب از لباس بیرون نیست
اکنون ایمن مباش همارہ تو به اتباع رو و اتباع راهین فرما تجلیات را باتخلیه
وتجلیه بیارائے پند محمد حسینی درگوش کن و از عقل و هوش خود بمان ۔

مصراع

اگر یار بر آید همه دولت بسر آید

# سمر سی ونهم

شیوخ رضی الله عنهم باکثبت والرسوخ علی الاجتماع والاتفاق
گفته اند که اجل مطالبه واجل مقاصد محبت ومعرفت خداوند است تعالی
وموانع ادراک این سعادت را چهار چیز شمرده اند دنیا وخلق ونفس وشیطان
وطریقهٔ دفع دنیا قناعت وطریقه دفع خلق عزلت وره دفع نفس خلاف وره
دفع شیطان ساعةً فساعةً التجا الی الله تعالی۔ نیکو سخنے است این اما این
فضل در باب کسے است که از ره حکمت وسبیل همت خواهد سلوکے کند این چهار
بند پاے او باشد وبدان طریق که فرموده اند کشادن آن بندها بود۔ اما نیکو سخنے
که در اصل خلقت او را محب ومحبوب آفریده است دنیا چه وزن دارد که
پابند راه مطلوب شود او را که اشتغال بمن حبنا حر یعوضته نامندروله
راچگونه از روش او باز دارد اول دنیا عدم وآخر او عدم وجودے متخلل
بین العدمین شد هم بدان بازگشت که الوجود بین العدمین
الی الظهر المتخلل بین العدمیت این چنین راشے فانیته وهمے خیالے بکدام صورت
پابند شود۔ خلق همانست که این شخص یکے از ایشان است تغیر وزوال از
نفس خویش احساس درستے میکند چگونه باشد این چنین لاثباتے ولا اعتبارے طالب
ومحب ومشتاق را مانع از راه تقدیم ازلی تواند آید۔ شیطان نقش بندی
در نفس کند ورنگ آمیزی نماید وعنقریب آن نماند ونپاید هر خطے که حستی
بود وهم بیکبار رشت وجود وخود را بربست چه صورت باشد بکدام معنی
مانع وپابند محب شود۔ مجنون را از عشق لیلی که باز آرد وچگونه باشد
بغیر لیلی بپرداز دیکے را حسن وجمال تصور کن که او همسنگ لیلی باشد
محتمل که مجنون لحظهٔ آن را طرف کند وخود وجود میسر نیست اگر جمل است

یا سعدیؔ است زیرا چه دلش لیلی ربوده است و دو دوستی در یک دل نه گنجد۔ بیت۔

چنان تنگ است راہِ عشق بازی | کہ جز معشوق تنہا در نگنجد

و دیگرے میگوید شعر

ولوا سعد السعدی علی بنظرة | فلا انعمت نعمی ولا انجملت الجمل

اول قدم کہ محب نہاد بر جان وجود خود نہاد گفتہ اند بیت

بذل مال و جاہ و ترک ننگ و نام | در طریق عشق اول منزل است

در راہ سلوک و طلب حق را کسے بجقیقت بسر نبرد جز محب و عاشق باقی تشتت و تفرقہ دارند جاہ ایشان را در غرقاب جاہ و ہم انداز د مال ایشان را ہموارہ در وبال ملال دار و نفس ایشان را در رنگ آمیزی و نقش بندی پر داز د کہ ہمہ وقت لحظے کہ در حال بوقت پشیمانی باز آر د و شیطان را مساغے نباشد ہنوز تیزین بدارد و تحسین آن آشنائیکہ ذکر افتاد و خداوند سبحانہ دور باش یاس بر سرش زدہ است و اورا از محبان و طالبان بدور افگندہ است اِنَّ عِبَادِی لَیْسَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ و او خائب و خاسر از ایشان بدور افتادہ است اوراہ روی بدیشان نماندہ است۔ ابلیس جز تلبیس ندارد و محب عاشق غرق خیال معشوق و محبوب است فرجہ در آمد شیطان نماندہ است فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ در قبہ امان و عصمت قرار گرفتہ است عفار اللہ عنکم ایہا الشیوخ کلا ھکم خارج عن دائرة اھل الطلب والادب۔ بیت

در دل چو شراب عشق او میریزی | باید چو خمار گیر دت نگریزی
با وصل منت اگر نشستی باید | با ہر چہ نشستۂ ازان برخیزی

این نقد حال طلب است دنیا و نفس و شیطان در ہاویہ ضلال افتادند و ہمانجا بدستۂ ہمت حمیت سرکوفتہ گشتہ اند بیچارہ منبی نکو میگوید

## شعر

یاعادل العاشقین دع فیہ — اضلہا اللہ کیف یرشدہا

بیچارہ کہ او درعشق ومحبت افتادہ ہمان گشت از ہمہ چیز وبرا ضلال
پیش آمد چگونہ تواند دنیا ونفس وہوا کہ برہ خویش کشد کہ او سوختۂ وافروختہ
دردمندے ستمندے است نگر کہ مسکین متنبی چہ میگوید اضلہا اللہ
اضلال بمعنی احباب ہم باشد اے احب یعنی آنرا کہ خداے بخود
خواند واز ہمہ راہہا اورا گم کرد ازان خود کرد توچگونہ توانی اورا
براہ خود آوردن نقد وقت او این است شعر

ففی قلب المحب نار ہوی — احر نار الجحیم ابردہا

# سمر چهلم ۴۰

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ٥

وائے بر بیگانگان واؤ وَمَكَرُوا راجع بر ایشان است خَيْرُ الْمَاكِرِيْن اے ابعدهم مکرا واقوىهم غلبةً۔ مکر او این است چیزے نماید و آن بر خلاف مراد او باشد بر قوم شعیب علیہ السلام چند روز حبس باد شود تا آنکه همه تنگ آمده بجان شوند ابرے سفید سروے بروے آسمان عارض شود ایشان همه بآرزو واشتیاق فرود آیند آتش بارد همه بدان ہلاک شوند۔ همدین مثال مکر بر فرعون شود و بر نمرود شود۔ چند

---

[1] ازین مکر ظهور مرا داست و انچه لوازم اوست کہ بر نسبت ایشان واگرنه بنسبت او تعالی ظهور ره بطونه وبطونه ظهوره است بر حکم کان الله ولم یکن معه شیئ ویکون ولا یکون معه شیئ وهو الان کما کان لا یتغیر ولا یتبدل بذاته ولا فی صفاته ولا فی افعاله بحدوث الاکوان خلعۂ کبریائے اوست این عوالم مختلفه و اوصاف منکسره و اسماء متعدده و افعال و مفعولات متلونه همه مکر است در مکر از ان خیر الماکرین شد پس مکر در هر ذره از ذرات عالم ظاهر و باطن را فرو گرفته چنانکه روغن در شیر آرے صفت خدا ازلی ابدی دائمی سرمدی است اگر خدائی او بجمعه دانسته شود صفت کرم بشرطیکه دانسته شود ....... بزرگان محقق تمثیل کرده اند حق تعالی هستی است نیست نماد عالم نیستی است هست نما چنانکه موا و سراب بدین بیان مکر که کردیم هیچ چیزے نباشد جز ذات تقدس که با او مکر نباشد پس میان مکر و صفت ظهور تلازم کلی باشد۔ ش۔ [2] اہل نظاہر را که خبر از حقیقت کار نه نزول آیت مَكَرُوا در حق کفار گویند چنانکه فرموده برے بیگانگان که واو وَمَكَرُوا راجع بر ایشان ست نمیدانند که ما همه در مکریم و جز مکر و خداع وریا و نفاق کار ما نیست از انکه هرچه امیکنیم خود را درمیان میاریم و بدان مرفه و خوش میشویم که ما چنین کردیم و فلان چنین کرده و در حقیقت فاعل دیگر است در حقیقت مکر چیست چیزے نمودن و دانستن که آن بر خلاف حقیقت است چنانکه خدا با ایشان مکر کرد چیزے نمود که خلاف آن بود ایشان همران بسنده کردند۔ ش۔

سال کارہا برحسب مراد ایشان رود وآخر الامر پشہ در دماغ نمرود رود چہار صد سال سر بدیوار زند تا ہلاک شود۔ قصہ فرعون ازین حکایت معروفتر است مگر بر علما کند نسبت اعتبارات کہ ایشان نگاہ دارند این راکارے پندارند یک بلاے دیگر خود دانند المجتہد یخطی و یصیب بدین نسبت و اعتبارات در و ما و فروع فتوی دہند و اگرچہ در خطا یک اجر و در صواب دو اجر فلیکن با وجود احتمال خطا فتوی دادن دلیری بزرگے است۔ تحفہ دیگر ہر یکے اعتبارے و نسبتے دیگر کند و فتوی برعکس آن دہد شخص دیگر ہمچنین و شخصے دیگر و دیگر　این چنین ہم گویند الحق واحد وچنین ہم گویند الحق متعدد وچنین ہم فرمایند وآن افاضل علما اند کہ کل مجتہد مصیب کار بجاے کشید کہ در زکوۃ کہ نبی الاسلام علی خمس بر پنج ستون بناے دین است یکے را بحیلہ خراب کردند نحو کارے کردند زکواۃ براے تزکیہ مال را بود بحیلہ تزکیہ شد تفکر فی نفسك ایہا الفقیہ کہ زکوۃ براے آن بود کہ مسلم از حد بخل و شح بیرون آید بحیلہ اشح گشت یا بہ اذل ترین مردمان شد زکوۃ براے دفع حوائج فقرا فرمود مولانا فقیہ بارك اللہ فیما عندك در زکوۃ حیلہ درستی کردہ اند و با این ہم جعلهم قردۃ وخنازیر۔ در دین محمد علیہ السلام مسخ صورت نیست مسخ قلوب است وآن اشد و اغلط است۔ آرے ایشان بہترین امم اند ہر کہ بہتر و فاضلتر باشد از عذاب بر و سخت تر باشد یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَہَا الْعَذَابُ این دلیل در فضل ایشان است حر را صد تازیانہ و بندہ را پنجاہ فقس علی ہذا۔ دلہاے علما مسخ شدہ است بدین حیلے کہ ایشان پیش گرفتہ اند ہم از ان است کہ از کشتن خویش خبر ندارند　نہ بینی کہ در استبرا حیلہ کردہ اند و استبرا براے محافظت مار غیر بود و بدین آن غرض حاصل شد

وہم لعلم العلماء ورثۃ الانبیاء خود دانا مند۔ در قوت[1] حدیثے آرد نبشتن آن حدیث مرا اینجا مصلحت نمی افتد تحفۂ دیگر این است البتہ بر آمدہ بحثہا کنند و ہر یکے سخن خود را اثبات کند و گوید المجتہد یخطی ویصیب۔ اللّٰھم الھمنا رشدنا والحقنا بالصالحین وتحفۂ دیگر سالہا حکمے کنند و آخر الامر از ان رجوع کنند۔ مشکل مسئلہ است ابتلاء عظیم در دین محمدؐ خاصہ دہنیست در دینے دیگر نبودہ است کہ ما را ایمان بناسخ و منسوخ می باید آورد ہر در دین ما آیتے و حکمتے آید و ہمان منسوخ شد در دین دیگر از نبی بہ نبیّ منسوخ بود اما در دین ما حکمے شد و ہمان حکم منسوخ شد بحکمے دیگر قبلہ دو بار کردند و اعتقاد ما بدانچہ پیغامبر فرمود بدان ثابت تر شد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہ عباد داند وبران قرار دارند کہ ورائے عبادت خدا کارے دیگر نیست و البتہ طلبے و ازہے[2] دیگر در میان نہ تا آنکہ بدین رسد در طاعت استحلائے یابند کہ در کارے دیگر ایشان را آن حلاوت نباشد محققان چنین فرمایند استحلاء الطاعت ثمرۃ الوحشۃ من اللّٰہ تعالیٰ اے عزیز عظیم مکریست این بیت

در جہان شاہدے و ما فارغ ۔۔۔ در قدح جرعۂ و ما ہشیار

ہر متعلمے و دانشمندے کہ روح لصلاح آرد و از ین قدم بیشتر نہد و اعتقادش بدین جازم است و خلق را بدین دعوت کند و اگر کسی خواہد کہ بسبب خطرۂ کہ مزاحم او شود مگر شنیدہ باشی مردمے گفتہ اند بیت

مارا بجز این جہان جہانے دگر است ۔۔۔ جز جنت و فردوس مکانے دگر است

---

[1] یعنی کتاب قوت القلوب ۔ ح۔ [2] حاجتے بشر۔

رندی و قلاشی است چو سرمایہ عشق — قرائی و زاہدی نشانے دگر است

با او بر آیند تعصب و تعصب و این بندے دہند گویند ما برائے خدا بر امیگوئیم تا در ضلال نیفتید گمراہی را پیشہ خود مسازید و چند او تا دیکہ پیش ازین بود اند ایشان ہم ہمچنین بودہ اند بلکہ واپس ماندہ تر و از خدا دور افتادہ تر قول و فعل ایشان حجت آرد و ایشان للہ فی اللہ را روایتہا نبشتہ اند آن روایتہا بر ایشان فرو خوانند و از ان خطرۂ طلب و وسوسۂ رغبت بکلی باز آرند بلکہ استغفار گویانند و خود از رہ ماندہ اند و رہ زن دیگران شدہ۔ آن روایتہا و حجتہائی آرام کہ این مختصر دراز شود — ہر جا کمالیست خالی از مزاحمت منقصی نیست بادشاہ کمال دنیا بتمام دارد ہر آئینہ خصمان و مزاحمان بسیار باشند بضرورت برائے محافظت آن پاسبانان و دربانان و جاؤشان نصب کردہ تا ہر نا اہلے بہ برش نتواند شد و کمال امور عقباوی بہر طائفہ صوفیہ است چند بدگوئے منکرے برہان سازے حجت پردازے دنبال شان گماشتند تا ہر نا اہلے بر ایشان نتواند شد دانند این حظ نصیبہ نتوان گرفت این ہمہ مکر اللہ است با بندگان خویش و ایشان ازان غافل و اللہ خیر الماکرین اخفا ہم مکر باشد۔

و مکرے بر زہاد دنیا کنند و در دل ایشان اعتقاد این اندازند کہ ورائے این کارے دیگر نیست دنیا دشمن خدا است از جہت دوستی او دشمن او را ترک آوردیم و وزن دنیا عنداللہ کمتر از پر پشہ باشد و دنیا بحقیقت جز وہمے و خیالے نہ۔ شبلی علیہ الرحمۃ گوید زہد معنی ندارد و زیرا چہ دنیا ہیچ نہ و ہیچ را چہ ترک آرند و دیگر ہم گفتہ است ما ھو الا ترک النفس و بذل و مواسات چون دیدند ازین وہم و خیال کس نمی تواند خاست یکے خواست فعلی ہذا او را عبرت ما ئی باشد این شرف شدہ — نا بودہ مقبولی بود او بر عیب مطلع گشت این مکر در باب اوست کہ او این را کارے دانستہ

وخود را شرفے فضلے نہادہ ونفس را تطاولے وتفاخرے با خود باشد
وہم محققے ارترک دنیا آرد مردمان بدانش ستایند وداد وبذل
اورا اعتقاد کنند این نیز مکرے باشد درباب آن محقق خیر الماکرین قہرۂ
لطفہ لطفہ قہرہ مگر قہرے خفئے است ولطفے ظاہرے ومردم ظاہر پرست
درباب ایشان لطفے باشد تاکار بخفی مکر رسد نہ بینی غنی شکر گوید وبا او مکرے
صریحے باختند فقیر صبرے وتصبرے کند وگوید۔ **شعر**

ولست بہ نظار الی جانب الغنی اذا کانت العلیاء فی جانب الفقیر

خود را کاروبارے نہد وخود را بہ پلہ گرانے سنجد این نیز مکر نیست کہ در
رہش نہادہ اند۔ ومقامات واحوال کہ صوفیان شمرند توبہ ورعے صبرے
زہدے تصبرے تسلیمے رضائے وایہم اللہ محمد حسینی راست میگوید آنقدر
مکر درین مقامات نہادند کہ این بزرگان را اطلاع بران نیست نوری
از غایت ونہایت دوری راہ نشان خوش میدہد میگوید۔ **شعر**

لولا المکر ما طاب عیش الاولیاء

خود چہ گویم او گفتہ است وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا
اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ علی ہذا رویت ہم از وراے حجاب است یکے گوید
اورا دیدم بدان خوشان وخورم وسرافرازان باشد وندانند کہ ہزار درہزار
حجاب درمیان رائی ومرئی است ابدال واوتاد طیرے وسیرے کہ
دارند در ہوا پرند در آب بگذرند وطی ارض از مغرب ومشرق وجنوب و
شمال تحت قدم ایشان باشد ودر سموات عروج کنند وتحت تخوم الارض
روند وجملہ ذویبات با ایشان سخن گویند وشاہ حال اولیا ایشان باشند
وقوام دنیا بدیشان بود وحاضر بوند وغایب شوند وبہر صورتیکہ خوش آید
پیدا آیند یکے میان ایشان بایستد وہزار مردم اورا حلقہ کردہ باشند
ہر یکے بصورتے دیگر بیند وبا این ہمہ آنقدر مکر است با ایشان کہ جز اوتعالے

نداند وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ بہترین مکرہا این باشد مکر کنند و ممکور جز نعمتے
ہنیی و دولتے سینی نداند موسیٰ کلیم را بکلام خوش کردند ابراہیم را بخلت
عیسیٰ را بقربت عیسیٰ میگوید فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ
نیداند کہ خواستہ است تعالیٰ بر دم نمونہ خلقت آدمؑ نماید بید قدرت صورتے
از گلے صلصال ساخت فَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ با عیسیٰ نماید کہ خلقت
آدم بدین صفت بود تجلی کند بہ تمثیلے و تشکلے بعزت احدیت و بجلالت صمدیت
او ازین مکر دیگر بیشتر میسر نباشد صوفئے[1] بعد انصرام زمان این طائفہ بہ سیاری
باسلطان العارفین بدان رہے کہ ملاقات معتاد است ملاقاتے کرد و گفت
یا ایہا السلطان تو گفتہ کہ ہر کسے بچیزے سر فرود آوردہ ما ایم کہ ہیچ چیزے
سر فرود نیاوردہ ایم گفت آرے مرد پرسندہ گفتہ ہیچ مگو کہ تو نیز بچیزے
سر فرود آوردہ ہمان[2] شخص با جنید ملاقات کرد گفت رئیس الطائفہ سید القوم
شما فرمودہ اید کہ ہزار در ہزار مرد را این دریا فرو بردہ کے ما ایم کہ سر
بر آوردیم گفت آرے من گفتہ ام پرسندہ گفت ایہا الشیخ ہیچ مگو کاشکے ترا ہم
فرو بردے چنانچہ سر بر نمی آوردی۔ احمد غزالی برادر خورد بر محمد غزالی برادر
بزرگ آمد محمدؒ در تلاوت بود احمد آمد سلام گفت محمدؒ آیت تمام کرد و اوراق
مصحف را برہم نہاد و سلام کرد پس آن گفت فرزند احمد نہ آنچہ گفتمت
رعایت شرع باید کرد در وقت تلاوت چہ جاے سلام است گفت مخدوم
در تلاوت خبر بودند در بازار کفش بودہ اند یک خادم را برائے خرید
کفش فرستاد و دران حالت این خطرہ مزاحم وقت بود کہ کے آید

[1] قولہ صوفئے بعد انصرام زمان این طائفہ بسیاری؛ کنایت از نفس خود است کہ رسم بزرگان دین است چون خواہند حکایت از نفس خود کنند بطریق غیبت ذکر کنند تا نفس را شرتے و کمینگاہے نباشد شرح۔ [2] قولہ ہمان شخص با جنید ملاقات کرد یعنی بذریعہ دل کہ معتاد است۔ رش۔

چگونہ ستاند بدیا بہہ۔ ہمان پرسندہ کہ با بایزیدؒ وجنید ملاقات کردہ بود با احمدؐ ملاقات کرد پرسید این حکایت صدق است وقتے چنین بودہ است کہ نشستہ شدہ است گفت آرے گفت اگر محمدؐ دنبال خادم پریشان شدہ میگشت احمد راچہ شدہ بود کہ دنبال محمدؐ پریشان شدہ میگشت۔ حکایت ہر سہ گفتم در اتمام این کلام ہر سہ شرمندہ سر فرو وافگندہ ماندند خود را مبتلا مکر او یافتند۔

این ہمہ حکایت محققین عارفان واصلان بود کہ با تو گفتم از ان طالب چہ میپرسی کہ ذکرے ومراقبہ کند وتقلیلے وطے درکار دارد بخاصیت آن نورے ونارے بیند آفتابے وماہتابے بیند خوابے بیند کہ بعینہ واقع باشد وخطرات وساوس او ہمہ الہام شدہ بود وہر نفس کہ راند ہمہ صدق وصواب باشد آن مسکین در مکرے گرفتار است اورا از ان سر برآوردن مشکل بود خضرؑ کہ با موسیٰ گفت اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ؕ آنچہ خدنگ درمیان نہادے ھٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ۔ سبحان اللہ موسیٰ را چنان شکست کہ موسیٰؑ داند وخضرؑ را چنان مکر غرور داد کہ او را از ان شعور نہ واین گویندہ و نویسندہ کہ میگوید۔ دائما اللہ اورا مکرے گرفتار کردہ است کہ ہو داند وبس　　مصراع　　اینجا رسد زورق ہر سودائی

تحفہ سخنے است این درویش از بزرگے پرسیدہ مکر با او چہ نسبت دارد کہ گویند وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ اہل سخن ہمچنین گویند استعارت تخیلے وتمثیلے است وَمکرہ استعارۃ لاخذہ العبد من حیث لایشعر واستدراجہ فعلی العاقل ان یکون فی خوف من مکر اللہ کالمحارب الذی یخاف من عدوہ الکمن ومحققان چنین فرمایند　شعر

حبیبی من التجنی ولکن　　کل ما یفعل الملیح ملیح

وافعال او معلل بعلتے نیست یفعل ما یشاء قسمہ

لاستدراجہ

ما شئت سئل بعض اہل الحقیقت کیف ینسب المکر الی اللہ فقال لا علت لصنعہٖ و انشد۔

شعر

ویقبح من سوال الفعل عندی و تفعلہ فیحسن منک ذاکا

فعلی ہذا قہار و مکار بمعنی واحد باشد۔ اللھم لا فاعل غیرک و لا صانع غیرک فاعصمنا عن القہر و المکر برحمتک یا کریم یا وہاب۔

# سرِ چہل ویکم

خوبروئے دِرا، موئے لطیف بوئے خوش خوئے شیوہ بازے
عشق سازے سیمین تنے سراپا فتنے غمزہ زنے برروئے عاشق مبتلائے
بے سروپائے گمراہے دیوانۂ افسانۂ حیرانے بے خانمانے در نظر نظارہ
اش چشمکے زد او در تحیر و تحسر افتاد کہ این چشمک چہ معنی داشت مطلوبش
ہمین تحسین و زیادت جمال و اظہار کمال بود یا اشارت این نمود کہ
چشم من مبین و نظر بر روئے من مکن کہ اغیار را اطلاع شود یا خود این
اشارہ فرمود بجمع خاطر باش من از آن تو و تو از آن من میان ما بیگانگی نیست یا
خود وعدہ وصالے درمیان نہاد یا تعزز و تکریم خود نمود یا خود گفت کجا
تو و کجا این سر و کار ترا با ما چہ نسبت یا خود گفت خلاف شرط کار من
است و زنہار کردن از شفقت و رحمت من است یا خود بدین اشارت
پرداخت چنانکہ تو عاشق منی من عاشق توام یا گفت بگذار ازین خیالے
ترا کجا این مجال یا خود گفت حالتے کہ میان من و تو دینہ روز بود امروز
فردا ہمان باشد یا گفت درون چشم من بجائے دیدۂ منی یا خود گفت
کیستی و چیستی کجا در چشم من در آئی این ہمہ بوالعجبیہائے عشق است وَاللّٰہُ
عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ یا خود گفتہ است قصد دارم سر انجام بگویم یا خود گفت
باش تا خلوتے شود ہر دو ہمراہ خود باشم ہیہات فہیہات فَلَا یَأْمَنُ مَکْرَ
اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ

شنیدہ باشی جوانے را در دار الفاسقین گذرے افتاد و آن مسکین صوفی
صافی صفوی صفی متزہدے متعبدے صالحے واہلے حضورے یا نورے و
حضورے بیکے از آن کارکنان بخود دعوتش کرد در آن دم تمایلے نمود در اشارتے

حرکتے کرد دلہا را آنجا سکونے و قرارے تمامے باشد اضطرا بے دروئش افتاد شوقے سر برکرد زمام تمالک از دست برفت عنان اختیار از قبضہ گست چون بازے از پس حمام افتاد و چول جبّی در پے طعام سقوط کرد از کنار و بوس و احساس ماسے کم نشد لباس حیا و پردۂ عفت بدرید لاحول ولا قوۃ اِلّا باللّٰہ عقد شت خواست منعقد شود طپانچہ از غیب برخاست بر رویش زد وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا آشکارا شد لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ بینہا حاضر آمد ندا خاست روائے احمق نادان سیتے دست رسے نداری پاورئی در تو نیست کجا تو وکجا سروکار ما ہم ازین حماقت و بلاہت است کہ از ما دور ماندہ ہنوز فہم اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ در گوش جان تو فرو نخواندہ اند ہوش ہوس از سر تو بدر نشدہ است کجا تو کجا جمال احدیت ترا عمرے در سجن صمدیت بباید گذارنید چہ دانم باین ہمہ بدین فہم رسی یا نہ اندیشہ کن با توچہ باختند و ما را چہ دانستی و از چہ گمرہ گشتی و اگر شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا نبودے یارگی پیراہن وجود تو برپارسائی تو گواہی ندادے آری وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ بیان این ہمہ کردکہ گفتیم واللہ اعلم

پاورئی

# سمر چهل و دوّم

وقت بهار در بازارے میگشتم عورتے مستے در رستهٔ باز انشست برگ میفروخت شطارے چندے گرد بر گرد او آن عورت سمن برے ظریفے ترکے تا جکے چابکے شوخے غمزه بازے عشوه سازے عشق نمائے یاد پردازے شیوه نا کے چالاکے خنده او اموات را زنده کند قهقهه آواز او را بنده سازد همه درپس او او با کسے نپردازد لبانش از قاب توسین حکایت کند چشمانش از وَ هُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ نشان نمانید رخانش از وجه قدوسی و سبوحی تابشے مینمودند پستانش از ربوبیت برآمده نشانے میدادند جنبش از بدر لاهوت روے رمزے مینمود و آن چند شطار که گرد بر گرد آن پرکار بودند هریکے از دائرهٔ انا من اهوی و من اهوی انا باز نمی ماندند و آن برگ فروش با هر کسے رنگ آمیزی کرده و ایشان را بجان سپاری سپرده مرا بسوے خود دعوت کرده من چون روم که من شخصے مرشد و داعی الی الله ام ساعتے در وقفه و تاملے میرفت ساعتے با آوازے نرمے لطیفے که دلها را آن سو آهنگے درستی باشد این بیت قصیده برخواندم رباعی

آنم که همه جهاں بفرمان من است  سلطان منم و عشق تو سلطان من است
تو جان منی همه جهان جان من است  تو آن منی همه جهان آن من است

زمام تمالک از دست شد عنان وجاهت و دینداری فرو افتاد بند شرع از پا گسست خواستم ساعتے نمایم و بدولت قربت مستعد شوم ناگهان آن جان و آن جانان و آن تحفه رحمان خلاصهٔ انس و جان فرموده بایست اے سست قدم ترا دستگهے و یاوری روش مردان نیست قفت علی دسلك با این همه در اثنائے سوق شوق بر من غالب شد شوخی قدمے خواستم پیش نهاد خود چه بینم

نہ آن دکان دران بازار نہ آن ایستادہ چند شطار ونہ آن نگار پرکار
من بخود بیخبر ایستادہ ہرچہ برداشتہ بودم از دست افتادہ ہرچہ باخود
راست گرفتہ بودم کثر گشتہ۔ درویشے بیخویشے در دمندے بے نوشے
پریشے با من دو چار خورد گفت یک سخن ازین سہ گانہ با تو گویم این ہمہ
صورت عشق ازل بود کہ ترا بصورت بیگانہ نمودہ این چنین آید رود
نماید نپاید دتا تو باشی بار دیگر مشاہدۂ این صورت نکنی زیرا چہ عشق عشوہ
باز است با ہیچ یکے بدو باز بر یک صورت نہ نماید وجودات حادثات
این جہان را بدین قیاس بر عشق را وراے ورا تصور کن واین اشکال
وصور را از اعراض او دان اگر مجنون از لیلیٰ انچہ یکبار دید ہر بار
ہمان مبند عشقش دامن د وام نگیرد مجنون ہمارہ بسر حعبدش نیاو یزد
توانجا بزسی این تو ہماتے وتخیلاتیست کہ واصلان حق دانند۔

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توہم

# سمر چہل و سوم

محب از محبوب ہوائے طلبد و محبوب با محب گوید کہ برضائے
تو خواہم رفت ترا مردمان چنین و چنین ملامت کنند از ایشان باک مدار
و جواب ایشان چنین و چنین باشد ہرچہ مطلوب و مراد محبوب باشد
محبوب با وے آن در میان نہد کہ ہمہ عیوب از وے بدر شود و داغ
طعن از جان بکلی شوید مجنون با کاسۂ گدائے چند کاسہ خود را فرستادہ
لیلی در کاسہ ہر یکے آشے کرد کاسہ مجنون را شکست مجنون شنود و چند دور
رقص کرد مطلوب او اکمال لذت او بود و تمیز او از مردم دیگر شخصے
را شفقتے بر حال مجنون شد لیلی را گفت چہ کم آید ترا چہ نقصان شفقت را
پذیرد اگر شفقتے بر حال بیچارہ کنی گاہ گاہے ہم از دور بنظرے آسودہ
ماند و بجان خود قرار گیرد لیلی گفت ازین طرف ضنتے نیست اما او تاب
دیدار من ندارد و احرقت سبحات وجہہ ہمین زخمے را نشان دادہ
اند شخص بر مجنون آمد و گفت کار ترا ساختہ کردہ ام تو بصحرا بایست او
از ورائے حجاب بر روزنے و برا زے کند ہم درین حکایت گردے
از سراچہ لیلی خاست مجنون نعرۂ زد و از ہوش رفت مرد پرسید چہ
افتاد گفت دانم لیلی از مقام خود جنبید مرد گفت بیچارہ تو بلائے
گرفتاری کہ تاب گرد رفتار او نداری دیدار او چگونہ توانی
دید نظارۂ جلال در تاب محب نیست — تحفۂ دیگر جمال و از او
ولہ عین جلال است باز ماندن طالب از دیدار نہ آنکہ آن ضنتے
و بخلے ہست اما ربوبیت این تقاضا کردہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ
الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ

ماشاءاللہ اگر برخورداری کشتن مطلوب بود بارانے کہ بین الافراط والتفریط بود بر دنزول کند بسیار از تجلی جلال شدہم دراول وہلہ نیست ونابود از جائے گشتند واز بسیاری مواہب و مطالب محروم ماندند وآنکہ گفتہ اند مرید بجائے رسد کہ احتیاج بہ پیر نماند آرے۔

بیت

چوں رسد عشق را ازین خانہ    سرد شد گفت وگوئے ولانہ

# سر چہل وچہارم

قولہ عزمن قائل فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي
اے عدلتہ حتیٰ صار معتدلاً قابلاً للنفخ آنکہ او حیات آت
عین حیاتست در مجوفے قابل شکل نار فخ نفخے کردہ ہر آئینکہ اثر آن عین
حیاتے در وے در آمد متصف بصفت او شد ہر آئینہ مستحق سجود ملائک
گشت وجود را دو معنی است یکے اطلاق بر دائی واقدام کنند و
بر حادث زایل ہم ہم ازان أَجَلٌ مُّسَمًّى براے او تعین شد عاریت
بود إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ضروری شد
و ودیعت و عاریت قریب المأخذ اند العاریت تعار ہم گفتہ اند
و موت عبارت جز از باز ستدن آن عاریت نیست کہ با او نہادہ اند
ملحد زندیق چنین گوید حیز عنا فخ عند النفخ فی المنفوخ لابد یست
گوئیم ہیہات لابدی نیست اما تاثیر ضروری است او سریان میگوید ما سریان
نی گوئیم تعلق و تاثیر میگوئیم بمقید مطلق گفتن معنی ندارد اما تعلق فیض رہ عقل
و رہ دین راستقیم میبرد ہم بیک فیض بیک تاثیر تعلق کل وجودات را بیک
وجود نسبت دہ قہر را بالطف دخل کن و لطف را با قہر بیامیز شعر

ففی کل شی لہ آیۃ تدل علی انہ واحد

وہم ازین جاست ہیچ چیزے نیست کہ او را معبود نساختہ اند
حتی الفروج والذکر والخنثی والروث ہر جا کسے است عناصر
اربعہ را پرستد آتش را پرستد ہوا را پرستد سنگ و گل را پرستد
سید الاولیا امام العرفا ہم ازین نشان دہد گوید شعر

واصدق کلمۃ قالہا العرب الا کل شی ما خلا اللہ باطل

فیض او این عمل کرد که گمان ربوبیت شد **بیت**

نیر فتم بلا شد بوئے زلفت خراب اندر پئے آن بوے رفتم

عارفان نحو دانند مجنون عاشق لیلیٰ نبود اما در چہرۂ لیلیٰ روے جمالے دید ہر آئینہ مبتلا و عاشق گشت از انچہ آن جمالے است کہ با خیال و جمال مجنون اتحادے دارد و آن بزرگوار عین الاشیا رہم ازین گمان برد این بیت را او نظم کند

**بیت** بحق آن خدائے کان العالم ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر
مکن طعنہ مرا از بت پرستی کہ فرقے نے میان بت و بتگر

خہ خہ ابراہیم بت شکن و آذر بت تراش **بیت**
در جام جہان نمائی می بین سر دو جہان وے مکن فاش

دیگر ہم ازین میگوید **بیت**
خواہی بوصال کوش خواہی بفراق من فارغ ازین ہر دو مرا عشق تو بس

من روحی دلیل کرد کہ فیض نافخ در منفوخ آمد تا تاثیر حیات کرد واگر برائے ابتدا و غایت گوئی ابتداے آو از عین الحیات شد و انتہاے او باصل مسمی رفت تبعیض ہم راست آمد کہ بعض حیات عین حیواۃ در منفوخ آمد۔ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہین حکایت گفت در سوانح خواجہ احمد غزالی میگوید او عاشق خود است معشوق خود است عشق خود است صمصام خود است الی آخر الکلام بدین بیت تمام میکند۔ **بیت**

صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو ساقی و میخانہ ہمو حریف و پیمانہ ہمو

از عیسیٰ شنیدہ صورت طائرے از گل ساختے و نفخ کردے او طائر شدہ در طیران شدے خداوند سبحانہ ہمان مثال را در دنیا اظہار کرد۔ فہم من فہم

# سرّ چهل و پنجم

مرض عرض است و آن عرض بعضے را عین غرض است خصوص خمی که او حمایت دارد اگر کافر را بگیرد می خویشتن گیرد تخفیف عقوبات شود و اگر با فجّار و فساق بازد تمحیص و تکفیر سیات او کند و اگر با مومنان صالح اندوزد تکثیر مثوبات او کند و اگر با اولیاء درسازد ترقی درجات و قربات کند و اگر با انبیا هم نشینی کند کشوفات و تجلیات ایشان را آنهی و اجلی نماید و اگر اتصال و اعتناق رسل و اولو العزم پیدا ازد نشان بے خویشی و کمی با ایشان درمیان نهد گنج بے رنج نیابند آواز آهنگ بر ساز بے زدن حلق قوت کرده دست ندهد لطفه قهره قهره لطفه جلاله جماله جماله جلاله جمال لطف در قهر مندرج است و قهر جلال در جمال و لطف مندمج نشنیدی رسول الله صلی الله علیه وسلم کاسه پر آب کرده و هر بار دست بر آب میزد و بر سینه می مالید و میفرمود اللّٰهم ان للموت سکرات بدان مانند شبلیؒ لب خود بمقراض می برید پرسیدند گفت بصورتے تجلی کرده است که تاب آن ندارم محمّد را از غوث لغوث الغوث می برند از لذت اندمال جمال با جلال و لطف از قهر محروم میشود این ناله بدین پیاله می آشامد این نواله در کام او میدهند و میگویند هرچند که تلخ است فرود بر او اضطراب مکنند که از انفراد او بنا زود میروم افسوس۔

بیت

نه یک فسوس که هردم هزار بار فسوس ... نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

عتاب عبس و تولی منقطع میشود و طعن وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا اندمال می پذیرد و تنقیص و تذلیل وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا

فِیْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيْرًا استفراغ می باید وقتے عشقے باختۂ تا بدانی۔

بیت

ہجران خواہم صنما وصل نخواہم          من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

نہ آنکہ عشقبازیہا تمام میشود وگفت وشنیدہا سربسر تا آخر میرسد
ناسخ منسوخ را ورق می پیچد در شکستن دندان ورخسارہ بدرمان میشود
معشوقہ ہمہ کارہا باز می آید وعاشق را بکار میسازد نمیدانی در سوز
ہجران چہ ذوق است ودر بکانے دوری چہ بود قلب است لاحول
ولا قوت اِلّا باللہِ ضرورت شد بیت

اے دوست بیا ونقد جانم بستان          مستم کن واز ہر دو جہانم بستان

این ندا بر خوان لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝
من وتو چہ کنیم عاریت دادۂ خود را باز ایستید فرستادۂ خود را باز بخود
گردانید اکنون این بیچارہ را چہ چارہ جز این چہ گوید بیت

خواہی بوصال کوش خواہی بفراق          من فارغم از ہر دو مرا عشق تو بس

امایک امیدواری ہست ہر چند کہ تفصیل شود داغ تفصیلی ونام
اختلاف باقی ماند بدین امید طالب گوید اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ حُرْقًا
اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ ارقًا۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ قَلَقًا اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ
حَنَقًا۔ اے دیوانہ درافسانہ مانیکو نظر کن انشاء اللہ خدا ترافہمے دہد

بیت

ہر گدائے مرد سلطان کے شود          پشۂ آخر سلیمان کے شود
بوالعجب کاریست بس طرفہ رہی          این چو عین آن بود آن کے شود

هیهات فهیهات ایها العرفا ایها السادات۔

لہ اے حنقاً بفتحتین بمعنی خشم وشدت خشم ۔ منتہی الارب

# سمر چهل و ششم

قوله تعالیٰ۔ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ سرانجام بعضے مردم جاہل بارادت. باری و با فعال و مشیت او گویند چه موجب و چه سبب برائے چه و بکدام غرض توجه بقبلهٔ که داشتند ازان بگردند آن جاہلان نادان را اے محمدؐ تو این جواب بگو قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ مرخدا یراست مشرق و مغرب بنابر خدا است مشرق و مغرب ہر کرا خواہد بدین فہم رہے راستے نماید۔

جملۂ

مقصود توجه اوست کلاً وجملاً تعین جہت امرے تعبدیست ہر جہتیکه کردند دران مضایقے نباشد زیراچه توجه الی الله مستقیم است اگر در شب مغیم ومظلم در زمین صحرا جہت کعبه معلوم نشود بهر جہتیکه تحری شود ہمان قبله باشد زیراچه اصل مقصود بر بنیاد است عارض را بحقیقت عبرتے نیست اگر بضرورت ساقط شود لایبالی به لحصول اصل الغرض واگر سپس آن بچیزے متحقق شود که تحری بر غیر جہت بود نماز بازنگرداند۔

ہمیدان موجبیکه گفتم معرفت و توحید اطلاق اجمال تقاضا کرد وتعین تقیید وانحصار روے نمود ہم ازینجا است چه در صحرا نماز گذارند ستره در پیش دارند زیراچه صحرا دلیل بر اطلاق کرد مثلا وتعین جہت دلیل بر تقیید براے نشان آن را ستره کردند شیخ برکه پیر قاضی عین القضات نماز دیگر را نیت میکرد و در نیت گفت کافر شدم زنار بستم الله اکبر مگر دران حالت در فضائے توحید گم بود و درغ قاب

دریاے وحدت غوطہ خوردہ براے اقامت شرع باز آمد وازان جہان
نشانے داد کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر۔ عارف در محراب غلطید
و پا بر سمت قبلہ کردہ ازان حالت پرسیدند گفت از جہتے بجہتے تفرقہ
ندیدم آیت وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فرو خواندم ندانستم بکدام
سمت پا دراز شد اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ از حالت اخیار اخبار
کردہ است بیت

اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم — وگر در میکدہ آئی غلام میفروشانم
اگر صوفی شوی یارا لباس پشم در پوشم — اگر زنار بر بندی من آن قیس رہبانم

ذکر شیخ رکنی گویم و آن جز اشارت بہ شش جہت نباشد پیش خواجہ
خویش از واقعہ آن عالم بیانے میکردم و دران حالت خود را متوجہ
بشیخ دیدم و شیخ را بہ سمت غیاث پور ہمدران وقت پرسیدمش
فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔ محیط ہمہ جہات شد چہ معنی باشد توجہ من بسوے
خواجہ و توجہ خواجہ بسوے غیاث پور گفت سوال زیادتے است
اندیشہ کن ہمہ جہت را بگرو باشد فعلے ہذا ہر چہ رو آرم بدو آوردہ
باشم کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ حکایت ہم از استمرار فناے
کل اشیا کرد و جز اثبات وجہ آن شیئے نشد وجہ آن شیئے ہمان است
کہ او بدان قائم و موجود است آن باقی ثابت ازلی و این وہمی و خیالی
وہمی بوہم رفت حق بحقیقت ثابت ماند او صورتے اشکالے را شعبدہ گری
کرد چو آن شعودہ[1] ہم بہ بازی رفت شخص مشغول برجا و قرار خویش ماند مردم
باتجربہ را معلوم شد کہ این ہمہ نمایش بش نبودہ است کہ آن شخص فرد تنہائے
است این ہمہ نمود را میکرد لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ بیان مارا باشباع باتمام رسانیدہ است وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی

---

[1] "شعودہ" با دال بروزن و معنی شعبدہ است کہ مورب بود باشد۔ برہان قاطع۔ ۱۲

ولکن بر ہمین تقوی است ومتقی آنست کہ از خیلات و وہمیات وارستہ وبہ اعتقاد درست بر حقیقت قرار گرفت قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مشرق را بر مغرب مقدم داشت زیراچہ شرق وجلا بحقیقت است واستتار واغبرار وہمی وخیالی مشرق مغرب اول برآید بعد از ان فرد درود من قبل آنکہ تولیت قبلہ شود مقدم با محمد گفتند سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ می بینیم ما تردد وانتظار توکہ امر من اللہ آید رو بقبلہ ابراہیم واسمعیل آوردم مقدم تعلیم شد ہمان بیان افتاد برای رضائے تو اقبلہ کہ مرضی تست خواہم کرد مردمان تحقیق چنین خواہند گفت جواب ایشان تو چنین گوئی لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ گفتار ملامت ایشان اظہار کردو جواب تعلیم شد۔

# سمر چہل و ہفتم

داؤد صلوات اللہ علیہم از حضرت تعالیٰ پرسید یا رب لما ذا
خلقت الخلق اے پروردگار من چہ حکمت بود و چہ سر بود و چہ مصلحت
بود کہ خلق را آفریدی جواب شنید کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان
اعرف گنجے نہانی بودہ ام دوست داشتم کہ مرا بشناسند خود را
گنج خواند یعنی ذات ام با تنوع صفات باختلاف اعتبارات ۔
جمال من دارم جلال من دارم قہر از من بر آید لطف از طرف من
روے نماید قدرت مرا علم مرا سمع مرا بصر مرا ہم ہمچنین نافع ام واقع ام شرور
شرور احزان و سرور الی باقی صفات لا یتناہی حصر ہا بدین اعتبار گنج
نام نہاد این ہمہ در من بالقوت بود خواستم از حجرۂ قوت بصحراے فعل
آید ہمچو خواستن محبے محبوب خود را بنا بر ہمین مصلحت و بنا بر ین حکمت خلق را
آفریدم انواع ذوات را مخلوق کردم ہر ذاتے مظہر صفتے باشد شمس را
آفریدم قمر را آفریدم زہرہ و مشتری و عطارد و زحل و مریخ و کذلک
الباقیات ہر یکے را مظہر صفتے کردم کذلک الجبال و الاشجار و الدوابات
کالفرس والبقر و کالاسد و النملہ و الحیہ والعقرب وعلی ہذا القیاس لکل الوجودات
چندین وجودات پیدا کردہ ام و ہر یکے را مظہر صفتے ساختم این ہمہ
شد آنکس می بایست کہ مظاہر مرا بعین العیان بحق الظہور والبیان شناسا
باشد فجلست را فعا رکبتی و اضعا الراس بخمص عینی
متفکرا و متفحصا اٰیۃ صورۃ و اٰیۃ بینت تعرفنی بھذا المظاہر
وتدرکنی بتلک المنا فذ فبقیت علی ھذا کذا الوف سنۃ
فلم تخلص لی صورۃ ولم تبرز لی بنیۃ الا صورۃ الانسان بنیتہ فلھذہ المصلحت

وَلہٰذہ الحکمت خمرت طینت آدم بیدیٔ اربعین صباحاً
فیکون خلیفۃ فی ارضی وخلاصۃ فی سمائی ویجب ان تکون
تلک الصورۃ مجموعۃ للمظاہر کلہا ومجمعۃ اصناف
الوجودات وانواع الکائنات بجملتہا لیعرفنی فی نفسہٖ
ویدرکنی فی شخصہ تاشخص شئی را در نفس خود احساس نکند
ذائق نشود چنانچہ آن چیز است او را ہمچنان نشناشد لیس العیان
کالبیان ولیس الفہم کالذوق بالاطمینان ہر آئینہ حکم این
تقاضا کرد کہ ہمہ موجودات در بنیۂ انسان مرکب باشد او با ہمہ صفات
خود بانسان پابند باشد و این ہمہ مظاہر بالفعل درو موجود پابند و ہر یکے
بوقتہ بفعلہ وصفتہ ظاہر شوند دل را تتبیعے کنند این ہمہ موجوات در وجوٗ
پابند و او تعالیٰ با آن دل و ہر یکے از عکس پرتو او فیضے و نصیبے
شدہ چنانچہ حکما گویند الانسان عالم صغیر کما ان العالم انسان
کبیر و آنچہ سفر کنند تا قِطَعْ مُتَجَاوِرَاتٌ نظارہ شود و بدان ازدیاد
ایمان بآیات او بود محققان این سخن را جمع آرند و گویند سفر در حضر
کن وخلوت در انجمن جو کائنات در عین وجود او باشند و رخود سفر کند
ہمہ مشاہدہ شود و این کہ گویند ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ
اذا اصلحت صلح بہا سایر الجسد واذا فسدت فسدہا
سایر الجسد الا وھی القلب عبارت ہم ازین است المبار
گویند القلب رئیس الاعضاء وملک البدن ہم ازین عنایت
است اجماع یونانیان است معراج لقالب نیست معراج لقلب یعنے
دل تفکر و بہ نظر صائب دانست حقیقت سمٰوات وما وراء ھا
وحقیقت تخوم الارض وما فیہا وتحتہا معراج عبارت جز این
نیست با ایشان کارے نداریم ایشان دانند ومعتقدان ایشان اما

سخن در خلاصگی و لطافت فہم دل میرود آن ابالسہ و شیاطین نیز بلطافت
این مضغہ قابل اند و نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ورید
رگ گردن است و این متصل بدل است اقرب از ورید یعنی بدل۔

لاحول و لاقوۃ الا باللہ کجا افتادم از بیان سابق و از کلام
دائق و از تحقیق فائق این محقق شد کہ اگر فلذا خلقت الخلق انسان مراد
دارند شاید اے فلذا خلقت الانسان و ازین انسان انسان کامل
مراد باشد زیراچہ الانسان مطلق است والمطلق ینصرف الی
الکامل والخلق ہم مطلق است ازو ہم ہمیں انسان کامل مراد باشد
وازینجا تحقیق شود اکمل الکمل و افضل الرسل محمد سید الکل
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بالمہتد و ارسل
ازین عبارت محقق شود فلذا خلقت محمدا خاتم الرسل برائے ختم
را بر توشال گویم کہ ہست کہ او نیکے و اندکے عرصہ بھتے دارد و قدرے
حلاوتے در وسے کو وکان آنرا بکشند و سرسبید او را نجایند فرو برند
سبب اندک شیرینی کہ در وے ہست او را ترتیب کردند تا بمرتبۂ نیشکر رسید
اصل تمثیل درین است معلوم است کہ نیشکر تخمے ندارد و شیرۂ نیشکر کشیدند جو
جوشانیدند شکر کردند او را صاف ترکردند شکر تری کردند او را جوشانیدند نبات کردند
و نبات را مراتب است تواخاص کن از نباتے تا بہ نباتے چہارم
پنجم مرتبہ کار بجائے کشد کہ از ان مزید تر نباشد آن مثال محمد دان
جملہ مخلوقات را بختند آدم و جملہ انبیا ساختند و ایشان ہمہ را بختند خلاصہ
ایشان را سدند محمد را ساختند حدیث خُلقت انا و علیؓ من نور واحد
قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ الاف سنۃ فلم نزل فی
شیٔ واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب دلیل برین
کرد کمالے کہ در آدم بود در محمدؐ است کذالک کمال نوحؑ و موسیؑ

لٰہ گنہ یعنی گاؤ۔

کلیم اللہ وخلیل اللہ و روح اللہ در محمدیہ نقد موجود بود و خلقت عالم و آدم
جز برائے محمد نشد انا سید ولد آدم ہمبرین حکایت کرد لولاک
لما خلقت الافلاک ہمین اشارت بود واللہ لو کان موسیٰ
حیًا لما وسعہ الا اتباعی اتباع ناقص بکامل لابدی آمد الماحی
للملل والادیان ہمبرین بیان ارتباط یافت مظہر حملہ وجودات
علی ہذا محمد باشد گوید این محمد کیست و با محمد چیست و در محمد کدام کس است
من اطاعنی فقد اطاع اللہ بیانے ظاہرے کردہ است ومن
یطع الرسول فقد اطاع اللہ اشارتے صریحے کردہ است۔

این ہمہ کہ گفتیم بیان متکلم مجہول بود کنون بخواہم بیان متکلم معروف
کنیم ان اعرف خلق را آفریدم تا خود را شناسم علیم بود خواست چنین
شود۔ قبل وجود الاشیاء بہ اشیاء علیم بود خبیر گشت بہ اشیاء بعد وجود الاشیاء
خود را خود نتواند دید آئینہ باید ساخت تا عکس تو در آن آئینہ پدید
آید و تو شخص خود را مشاہدہ کن جمال نور در نظارہ شود۔ بیت

یارب بتان دامن از جان سکندر کو آئینہ ساخت کہ در وے نگری تو

لیلی جمال خود را در آئینہ نظارہ کرد گفت اے مجنون دیوانہ
اکنون نظارہ کن او در ہمہ باشد با ہمہ باشد ہمہ از و باشند دید و باشند
او خود را خود می بیند و بخود بازد و بغیر نپردازد۔ فاحببت ان اعرف
حاصل کلام چہ آمد اصل خلقت را اس حکمت ہمین محبت و معرفت آمد شنیدہ
گر عشق نبودے فلک نگردیدے گر عشق نبودے دریا نشوریدے دگر
عشق نبودے باران نباریدے گر عشق نبودے سبزہ نروئیدے دگر
عشق نبودے حیوان نزائیدے گر عشق نبودے انسان بعہد بلاغت
نرسیدے گر عشق نبودے خدا را کسے نپرستیدے گر عشق نبودے جمال
اللہ کسے ندیدے من نمیدانم ازین گفتار من تو چہ فہم میکنی ولایت

است ونبوت است ولایت تمام گفتم ولایت نبوت راہم ہمچنین باشد چنانچہ صمصام مرنیام را ولایت را نبوت پوشیدہ است ونبوت را ولایت آشکارا کردہ است از ولایت بہ نبوت رسید واز نبوت ولایت را احاطت کنند۔

محمد حسینی بس کن چند خود نمای وچند شیرین سخنی وچرب زبانی کنی اقطع لسانک وقصر بیانک۔

# سر چہل وہشتم

قوله تعالی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ یا اشارت بجنس باشد یا اشارہ بشجر معین چنین
گویند سطرے بازگونہ خواند عکس مستوی کردند اے اِقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ با ابلیس چنانچہ این تلبیس رفت گفت اُسْجُدُوْا گفت
وَلَا تَسْجُدُوْا ظاہر و باطن جمع شود بیچارہ ابلیس درین تلبیس شیطان
گشت با آدم و حوا عکس مستوی رفتہ بود و با این مکین عکس نقیض شد
اگر سجدہ کند گویند دعوی دوستی میکردی چگونہ بدیگرے سر فرود آوردی
واگر نکند قضائے طعن بروے زنند کہ امر مرا بجا نیاوردی این را
گفتند ابٰی و استکبر او را گفتند وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی اگر وَحَرَّمْنَا
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ براستی رفتے موسٰی دار مرجع بہ اُم بودے کے تَقَرَّ
عَيْنُهَا درست گشت فرعون از فرعون بدر بود ورنہ ہامان در ہیمان
نیفتادے او میگوید لَعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى و این میگوید۔
لَعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ملکوت جبروت لاہوت را بیک
ریسمان بربندی غایت مانی الباب گوئی۔ مصراع

زین سو ہمہ عجز آمد و زان سو ہمہ ناز

نازِ بے نیاز باشد چون ہر دو سر حلقہ را یکجا کنی لا یُدْرٰی این
طرفا ھا شود پس عابد و بت مستحق جہنم از چہ شود و آن بت شکن از بت
تراشی چرا بما و من آید فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ و اگر این نبودے کارخانہ
ہمہ بیکار بودے اختلاف آمد شد و درون بیرون ہجوم سکون و آرام
و قرار ثبات یافتے ما اختلف الملوان و تعاقب العصران و

قرآن شریف کی ایت او اجد علی النار ہدی ہے

تکرار الجدیدان ازین غوغا فارغ گشتی قہر برکہ لطف برکہ . . . . .
فضل برکہ عدل برکہ میرزے تہہ بستہ وفضل آن بر سر کردہ سبدے پر گل
بدست گرفتہ و با کمر چسپانیدہ و بدست گرد آوردہ و بہ تحدیق عینین و تحریک
شفتین تنبول در دہن کردہ دد و دہ بچشم کشیدہ خندہ کنان انگشتے بہ بینی نہادہ
کمر گردانیدہ سرین پیچیدہ با من میگوید بہ نشین درین رہگذر من نفسے بطیب
عیش گذرانیم دانستم او ندارد مطلوب مگر فضیحتی من در رواج کار خود رواج
او را تاج و دواج در سیر و افضاح من بہ افصاح و استشباع گفتم لا حول
ولا قوۃ الا باللہ من بدر وقرار گرفتہ ام و نعم دل سپردہ آمنا و صدقنا
قیامت نقد من است در رضوان و حور و چنان ہمہ در خیبۂ وجود دارم
ہم با آن ساختہ ام با غیر نپرداختہ ام آن ہمہ بازی این بود کہ بہ آدم
و حوا باختند و ذراری صلب و بطن بدین مصلحت پیدا کردند ورنہ چہ باشد
آدم با ابلیس یکجا آمدہ گوی تو امان زادہ اند بیت -
دل در تنگے پونتہ نکو شد کہ نشد ، جز بر تو فرو نشد نکو شد کہ نشد
گفتی کہ برنجم از نکو شد کارت دیدی کہ نکو نشد نکو شد کہ نشد

# سر چہل و نہم

یکروز چنین اتفاق افتاد آبے طول و عرض او ما شاء اللہ تا چہ قدر باشد العمقش از کمر زیادہ نیست جمع میروند یکے دران میان من نیز ہستم یک دخترے سالے پانزدہ او نیز میان آب میرود تحفہ این آب ماہمہ تا کمرگاہ برہنہ ایم دخترک را جمالے است کہ اگر از عکس پرتو او خلقت حورا باشد حورا جز دعوی خدای نخندہ رنگ رخسار و قد و بالائے او از امرد شاب و از احسن صورتے رمزے میفرماید میان من و او یک فرسنگے باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچہ شبہے را بروے عروسی باحترام برند در آن آب بقیاس یک فرسنگ مرا با وے اتصال دادند شخصے از غیب الغیب شاہد شد جامہ بر ما انداخت چنانچہ کسے مرکسے را بپوشد دران حالت خود را ہمیدان جمال و ہمیدان حسن و ہمیدان لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد من عاشق او ہم دران میان از من و از ان دختر بہتر عیسیٰ سر بر کرد فریاد برآورد انا ابن اللہ میان ما ہر دو دعوی افتاد من میگویم عیسیٰ پسر من است او میگوید پسر من عیسیٰ فریاد میکند و میجہد و از ما ہر دو تبرّی مینماید او میگوید نہ از ان توام نہ از ان او من از آن خود ام و خود بخود ام و آن دخترک بعد از انکہ میگوید عیسیٰ از آن من است من خود را عین او می یابم و آن آب سر بسر کہ با تو گفتہ بودم ہمہ منم واللہ علیم حکیم

# سمر پنجاهم

صوفی کنارهٔ دریا نشسته از خدائے تعالی التماس طول عمر میکرد جوانے از دریا برون آمد یک لقمہ کرد غوطه خورد صد سال درمیان آب دریا واشت بعد از صد سال درکناره آمد قے کرد از شکم بیرون انداخت آن حیوان صوفی را گفت مبارکت باد آنچه از خدا طلبیدی یافتی گفت این نخواسته بودم که در ظلمات وشورستان باشم و از معاش دنیا نصیبهٔ نگیرم گفت اے مرد نادان از تجربه میگویم صد سال در تاریکی وتنگی وشوری بسر بردی یک ساعتے که بمحنت دنیا روے آوردی بمقابله این آن محنت نبود۔

# سمر پنجاہ و یکم

خداوند سبحانہ و تعالیٰ با داؤد علیہ السلام گفت یا داؤد کذب من ادعیٰ محبتی فاذا جنہ اللیل نام عنی الیس کل حبیب یحب خلوۃ حبیبہٖ اے داؤد دروغ گفت کسی کہ دعویٰ دوستی من میکند و چون شب شود بخسپد نہ آنکہ ہر دوستے کہ ہست خواہد با دوست خود نفسے مخلوت باشد از آنچہ عاشق مہجور باشد مضطرب در خلق در حنق و ارق بود خواب را از سکون و قرار و آرام گیرند و این خلاف حال عاشق مبتلا باشد مگر آنکہ معشوق را در بر یابد او نیز چنان ملذت و ذوق مشغول باشد کہ گرد خواب نگردد حال او این بود کہ خواب گرد او نمیگردد و این رسیدہ را اشتغال ملذت و ہوائے خویش است کہ پروائے خواب ندارد۔

اقسام خواب نبشتہ اند النوم للہ النوم فی اللہ النوم باللہ النوم مع اللہ النوم علی اللہ النوم عن اللہ۔

النوم للہ طالبے را باشد کہ اوقات خود را تقسیم کند قدرے بخسپد تا بوقتے دیگر بغیر محنت بغیر مزاحمت بکار بار مشغول تواند شد۔

النوم فی اللہ او را گویند کہ باختیار خود نخسپد نوم را استقبال نکند و بہ نیت انتباہ تغمیض نکند تا آنکہ خواب او را باید بہر وضعیکہ بغلطاند بغلطد۔

و دیگر النوم باللہ او را گویند چشم می بندد و استقبال خواب میکند و خواب را آرزو میبرد و خیال محبوب را در سینہ درست بیدارد تا خوابش میربابد مگر در خواب خیال جمال محبوب مشاہدہ افتد شنیدہ است

رویت اللہ فی المنام جائزۃ این تدبرات در عین اضطراب وقلق است جنونی را خواب چہ گذر را یحتمل۔

النوم علی اللہ اگر علی اللہ را بعنی مع میگوی خواب آید ولش آرامیدہ است وبادے سکون و قرار گرفتہ است علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین نقد درگرہ بستہ وآسودگی وخنکی خنبۂ وجود اورا مالا مال ساختہ است مرد مسافر در منزل مقصد رسیدہ است نعلین طلب از پا بیرون کشیدہ است عصاے طلب درگوشہ تکیہ کردہ است خرقہ وجود را بافشاندہ است وگوشۂ آدیختہ است ماندگی وکوفتگی سالہا از برش فرد افتادہ است وپے کسیکہ چندین دویدہ است وپوئیدہ است باخود درکنارۂ آمدہ است وبدین صفت عمرے برآمدہ است این بیت مناسب حال او شدہ۔

بیت

من مست مے عشقم ہوشیار نخواہم شد خفتہ بر شوئم بیدار نخواہم شد

وبدان مانند کہ مصطفٰی بامرتضٰی گفت وکان الانسان اکثر شئ جدلا۔ نبی اللہ خواہد ہمہ احوال عبودیت در مجرای خویش رود مرتضٰی سید العرفا از حق الحقیقت نشان میدہد خصوصیتکہ مصطفٰی او مرتضٰی را درین کشید درو قلب وآرام دل در بنیۂ ایشان چکاند جز برعایت ظاہر و استعانت شرع بازگشت نباشد۔

اما النوم عن اللہ من اسمح اقسامہ واقبح انواعہ این منام قومے است کہ ایشانرا اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلّ خواندہ اللّٰھم کسے ہم باشد کہ وہم وجود را و خیال انیت را بطن خویش از دل بدر بردہ بود پاے راحت وفراغت بر بستر یافت مراد خود دراز کردہ باشد ودست از تصرفات وہمیات وخیلات وجہانی کوتاہ کردہ بصیرت دل او از تنام عینای ولا ینام قلبی اشارتے فرماید این

چنین کسیرا گوئی نام عن الله شاید از و غافل نیست اما چنان بدو مستغرق است
از بود و نابود او چنانستے که فارغ است نمکے را در آب انداخته اند
تمام گداخته و آب گشته جز آنچه شوری با او مانده است اگر گوید نمک
که ازین آب فارغم بر نہج صواب سخن نموده باشد

سایلے از شبلی پرسید ای الصبر اشد شبلی فرمود الصبر لله
سائل گفت لا باز شبلی گفت الصبر فی الله باز سائل نفی کرد باز گفت
الصبر علی الله سایل باز ہمان نفی را عادت کرد فغضب الشبلی وقال
ویحک فایش فقال السائل الصبر عن الله فزعق الشبلی وکاد ان
یتلف روحه - صبر عن الله بزرگے معنی فرموده است بر یکے
تجلی وکشف جمال شود و او خود را بشرط محبکه عزت معشوق در دلش قرار
گرفته است خواہ چشم بصیرت را از وے بر دوزد و خود را مستحق و لایق
نداند گوید مرا بین و بصیرت مرا بین و نظارهٔ مرا بین و جمال آنحضرت را
اندیشه کن چه لائق و استحقاق باشد خجلاً و ذوبانا عین بصیرت را تغمیض کند
خود را بستم از ان دیدار باز دارد چیستم و کیستم و کدام کسم این حدیث
باخود گوید این الماء و رب الارباب و این الماء و الطین من
حدیث رب العالمین - نیکو سخنی است بر سند و سدادت اما چون انفتاح
بصیرت شود سدرا امکان نماند تجلیات را اختیارات نه او تجلی میکند

ر تجلیات به اختیار و تجلی کند

این را قابل سد بصیرت نه قبلی بدا آن کلام بزرگوار در فہم این طائفه
دشوار باشد اما قسمے قسمتے که در صبر عن الله گفتیم حرف آن کلام ہمبران
نمط در ین مرام شود اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ہر شرط شہود خود
استقامت یابد - د دیگر صبر عن الله تجلی بر صورت مکروہے شود و
او بطرف خویش دعوت کند مثلاً در خمرے یا در شاہ بازی و این مرد
متبع سنی رعایت اتباع و حفظ سنت شرع را بر پائے دارد آن طرف

اقدامے نکند خود را از ان باز دارد وایم اللہ این سخت ترین صبرہاست واللہ اعلم۔

# سمر پنجاہ ودوّم

مسترشدے رشیدے طلبلبے سدیدے جوانے بیباکے چالاکے بخدمت ابوتراب نخشی بود ابوتراب از راہ اشفاق والطاف فرمودے بدین استعداد یکہ توئی باید کہ در نظر بایزیدؒ باشی فلما اکثر کلامہ یومًا من الایام قال الشاب چہ خواہم دید بایزیدؒ را این جانشستہ خدائے بایزید را می بینم ابوتراب گفت یکبار کہ بایزیدؒ را بینی بہ از انکہ ہفتاد بار خدائے را بینی جوان بر سطح شطح برآمد بہ استعجاب واستنکار گفت کیف یکونُ ابوترابؒ فرمود ہرچہ بینی اندازۂ خودبینی وہرچہ در بایزیدؒ بینی اندازۂ بایزید باشد طالب راہ اشتیاق غالب شد ابوترابؒ بخدمت بایزید برد بایزید در وثاق نبود بر لب آبے شدہ بود استقبال کردند برہ گذر ایستادند بایزید چرمے فرود دچیر مے بر دوش بستہ آب بر کتف نہادہ می آمد پیش شدند جوان را در نظر او داشت یک نظر یکہ بایزیدؒ طرف او کرد جوان مسکین خرّ میتًا بایزید بوقت خویش گذشت ابوترابؒ با اصحاب در غسل ونماز ودر دفن وکفن او مشغول شد بخدمت بایزید آمد عرض پیوست ایہا الشیخ قتلتہٗ بنظرۃ دیدنی وکشتنی بایزید فرمود او مستعد بود سن بوقت بودہ ام ہمہ بیک بار شراب نفظ سر جوشے وپر جوشے در کام او ریختم بیچارہ تاب نیاورد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ورین حکایت چند اشکال باشد چہ معنی دارد کہ گوید اینجا نشستہ خدای بایزید را می بینم وچہ معنی دارد کہ ابو تراب گوید کہ یکبار بینی بایزید را بہ از آنکہ ہفتاد بار خداے را بینی وچہ صورت دارد این معنی ہرچہ در خود بینی براندازہ خود بینی وہرچہ در بایزید بینی براندازہ او بینی وکدام فہم رود کہ او مستعد قابل بود من بوقت خود بودہ ام ہم بیکبار شراب پر ریختم او طاقت آن نداشت ۔

فزداد امنا وصدقنا در مقام رضوان جمال رب رحمن بینند بیندگان در مکان باشند ومرئی بلا مکان ہرچہ باخود بینی اندازہ خود بینی ودر بایزید اندازہ او ہریکے را فزداد امنا وصدقنا رویت باندازہ او باشد کسے ہیچو ہمہ بیند وکسے ہیچو ستارہ ومثال زہرہ ومشتری ودیگر ستارگا خورد وخورد وکسے مثال برقے وکسے ہیچو شررے از نارے فعلی ہذا کسے را دیدار او مثال شررے از نارے باشد فجاۃً وبغتۃً شمس انورے براں تابے وتابشے کہ اوست بتابد نہ آنکہ یکبار دیدن او بہ از ہفتاد بار دیگرے باشد ہلاکت اورا ہمبرین قضیہ ربط بدہ بایزید دلے دارد کہ در آئینہ اش او تعالی باہمہ صفاتش تجلی کردہ صفاتش دانستہ جمال وجلال لطف وقہر این دیدار در تجلی کہ باشد مگر کسے کہ پختہ این راہ بود واندک اندک باران بباروزین را مستعد کند آنکہ نباتے از درو ید مستمر افتد اما اگر بارانے پر زورے چنانچہ ایام نوح شد نہ آنکہ جہاز را فرو بالا زند ۔ بایزید سبحانی ما اعظم شانی گفت خود در امثال ذرہ در شعاع افتاب گم گشتہ یافت بہ نیابت او بزبان خود سخنے راند گفت سبحانی ما اعظم شانی قولہ سبحانی دلیل کرد باوجود بایزید اشارتے شانی بوجود خود کرد وبر بود او نشانے داد واگر از طیفور بر ذرہ حضور بر آن صفت بر آمدہ باشد جز سبحان اللہ والحمد للہ نگوید قدوسیان جملہ را ہمبرین قیاس بر وکلمات دیگران را ہمبرین وزن

نه گفتار جز از کردار نیست کردار و پدار گفتار همه را بر تخته نفی فی نفی وطمس فی طمس ورمس فی رمس و آیت لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ برخوان کلام او ازلی ابدی است سکوت بر وی روا نیست ازلی گفت لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ازل و ابد یکے رشتہ تصور کن که هر دو سر آن رشتہ بهم در پیچیده باشی یک حلقه بود دوم را همبرین التیام نه این دم شکسته ام و املامیکنم من و املاے من درین حلقه گم اند و او به لغت ازل و ابد میخواند لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔

# سر پنجاہ و سوم

قیل فی الخبر علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود علمار امت من ہچو پیغامبران بنی اسرائیل اند یعنی چنانچہ ایشان را نصیحے و وعظے بود علماے امت من ہچون ایشان اند ایشان ہم نصیحے و وعظے دارند ہم از سبب این بود کفار و مشرکان ایشان را کشتند و بردار کردند و پرکالہ وپرکالہ کردند رسول اللہ گفت انا نبی السیف والکتاب تیغ و کتاب جز چند پیغامبر را بیش نبود داؤد و سلیمانؑ و موسیٰؑ و محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

بباید دانست تحقیق ازین علمار باللہ مراد اند علمار باللہ کیا گویند علمار باللہ بچند معنی باشد یکے آنکہ معنی آیتے ارادۂ کلمۂ و حرفے و حکایتے و خبرے از آینده و گذشتہ از خداوند سبحانہٗ تعالیٰ بغیر واسطہ بشنود خداے تعالیٰ با ایشان گوید بغیر واسطہ ازین کلام ازین آیت و حروف مرادمن این است و از گذشتہ و آینده چنین بود و شود۔ و یا آنکہ او تعالیٰ تجلی کند بتمثل و تشکل بینیده از ان تمثل و تشکل فہم معنی کند فہمیکہ ہرگز دران خطا نباشد مثلاً تشکلے بصفت غضب و قہر کرد متجلی را ازان معلوم شود کہ او سبحانہ بر من یا بر دیگرے غضب کردنیست و صورت قہر نمود نسبت و دیگر فرشتہ کہ غیر جبرئیل است بیاید و از خداوند تعالیٰ حکمے و خبرے و معنی رساند وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا وعلمار باللہ بمعنی علم بذات و صفات او باشد این با صلہ باشد علمہ بہ ای علمہ و آنکہ تمثل معنی فہم کند یا فرشتہ سخن برساند این فہم کلام وراے حجاب است و آنکہ بغیر واسطہ

ز علم بہ علمہ

سخن با بندہ گوید آن سخن را بندہ از دل خود بشنود و آن چنان بود کہ دل از خدا
شنیدہ باشد بدان رہے کہ دل را با ویست ویا آنکہ گوش ظاہر سخنے بشنود
از غیب و آن قایل خداوند سبحانہٗ بودہ باشد واین علم کہ بذات وصفات
او شود ذات او تجلی کند بصفاتے کہ با ویست تجلی را بدان اطلاع شود علم
باللہ این را نامند یا آنکہ در دل الہام شود چنانکہ مردم را در دلہا وسوسہ
ہست ہم ہمچنان دل وسوسہ کند آن وسوسہ بر اہل تحقیق الہام باشد
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی انچہ انبیاے بنی اسرائیل
را معجزہ بود علماے امت مرا اولیاے پس روان مرا کرامت باشد کرامت
خارق عادت مستمرہ است اگر بر دست نبی ظاہر شود معجزہ نامند واگر بر دست
ولی باشد کرامت خوانند لیکن نبی را وقت تحدی اظہار معجزہ فرض باشد و ولی
را وقت ادعا ستر کرامت واجب بود انبیاے بنی اسرائیل احیا را اماتت کردہ
اند علما را امت محمدؐ را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز یحیي ویمیت باشد بدین معنی گویند۔
یحي بالعلم ویمیت عن الجہل و احیاے اماتت صورے نیز باشد چنانچہ
عیسٰی را بود حکایت از ین کردن حمیت دین وغیرت شریعت اجازت نمیدہد
خواجۂ من فرمود بدبختی بر نیک بختان خصم شد بہ بادشاہ آن وقت افترا
ساوی ایشان کرد ضابطہ آن زمانہ حکم بجلا کرد ایشان گفتند مارا تفرقہ
میکنی یک التماس داریم بجا آر ما جداگانہ ہر ولایتے رویم مارا سماعے شنو آن
پس آن وداعی باشد صوفیان اولیاے خدا در رقص بودند پسر بادشاہ
بہ نظارہ اکثراندام خود از غرفہ کشیدہ میدید پا ہا از عقب برآمد قطرہ قطرہ
شد صوفیان اورا یجا مخانہ بستند و در میان آوردند وگرد برگرد او عضو ریکدیگر
رقصے زدند پسر بادشاہ حیاً و نشیطاً برخاست این احیا لصورت و معنی باشد
بانہ اگر ازین جنس حکایت بگویم مجلدات شود ہنوز بانتہا نرسیدہ باشد ۔
یارے پیش خواجۂ من ایستادہ بود خبر بد رسانیدند کہ دختر آن یار بر برد

خواجہ فرمود درخانہ رو عجب نباشد کہ ویرا خدائے تعالیٰ جان نو دہد
درخانہ آمد دختر را با حیات وصحت یافت علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل وما من نبی الا ولہ نظیر فی امتی ہم برین بنائے
کہ گفتم موید باشد۔ درمیان اولیائے خدائے عزوجل ہچو عیسیٰ باشد ہچو موسیٰ
باشد یکے را جامہ بر رو انداختند ومردم نوحہ میکردند درویشے درآمد
گفت این را چرا جامہ انداختہ اند کہ این زندہ است دست گرفتہ
ایستادہ کرد ملک الموت را گفت تو بازگرد اجل او پیشتر است۔

وآنکہ حدیثے دیگر نقل کنند کہ علما را متی افضل من انبیاء
بنی اسرائیل بدو معنی باشد یکے بحکم تبعیت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و
وسلم محمدؐ را ہمانی کردند بگر وہیکہ در تبع او بودند ہرچہ محمدؐ را نصیب شد
متابعان نیز ازان برخوردند۔ محمد علیہ السلام بخصائص مخصوص است کہ جزو یرا
نباشد پس آن متابعان نیز افضل از ان انبیا باشند بدین معنی وآنکہ موسیٰ
گوید اللھم اجعلنی من امت محمد علیہ السلام ہم بدین معنی
باشد وآنکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود ما صب اللہ فی صدری الا وصبتہ فی
ابی بکرؓ ہم بدین اشارت است۔ وانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بامدادے گذار دہمہ را گفت روے من بینید ہمہ دیدند مگر علی رضی اللہ عنہ
روز دیگر علیؓ ہمین گفت ہمہ روے او دیدند جز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بصبرحیۃ ہمین معنی دارد۔ واعتبار دیگر ازین انبیا منبیان بنی اسرائیل مراد
باشد کہ از جہت رسل انبائے میکردند بر ایشان وحی ورسالت نبود
مومنان مخلص بودند از جہت انبیا چیزے انبیائے میکردند ہر کہ اولیائے
امت محمد را اقرار کرد وایمان آورد او بہمہ انبیا ایمان آورد والعکس
علی عکس ہذا والسلام

# سمر پنجاہ وچہارم

وقتے از کنبایت در شہر گجرات میرفتم آن سال اندکے امساک باران بود از سبب کم آبی وبے گیاہی مواشی بسیار سقط ہشد دیدم بزیر درختے مردارے افتادہ است زاغان ومردار خواران بدان افتادہ میکنند ومیجورند زاغے برشاخے نشستہ میگفت اللھم وا سع المغفرت وسّعت علینا رزقا بفضلك یا رحیم یا وھاب یا کریم یا یا توّاب عظیم شکرے شفتن[1] این کلمہ در نفس من آمد بعجب وتعجب ماندم کہ اہل وبیہ را مصیبت زدہ ایشان را جز استرجاع وتصبرہ وردے نماندہ وزاغان را از فراخی نعمت شکرت ومحمدت زیادت شد باخود گفتم یک غنی را میراند مہمانے چند فقیرے تازہ شود حضار کہ حضرۂ گورش میکند گرسنگی کوزش کردہ تا برزمین خسپانیدہ نیم دانگے مزدوریش دادہ پکار نانے خرید خورد چشمش کشود وحمد وثنائے خدائے عزوجل بجا آورد۔
قہر لطفہ لطفہ قہرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ مراد محققان ازین گفتار تجرید توحید وتفرید وحدت باشد ایشان گویند کونہ وجود وجود بر ماہیت زیادہ نیست واگر بدین اعتبار گویم ہمان قہر درباب یکے شد اہل وولد او اقارب وعشائر او مصیبت زدہ شد وہمان قہر سبب تازگی دیگرے بدین اعتبار قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ شود۔ جلالہ جمالہ جمالہ جلالہ جمال اول وبلہ جلال وجلال باعتبار جمال وہمان تابش آفتاب میوۂ راپختہ کند ودیگر پراگندہ سازد موسی گفت رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ نہ چنین بود جاء موسی بلا موسی ولم یکن شئ بموسیٰ من موسیٰ اگر چنین بودے موسیٰ ارنی

[1] یعنی بشنیدن۔ ش

# سمر پنجاه و پنجم

منصور یکے از ابدال است و او از میان ایشان آزاد است یعنی تکلیفاتیکہ بر ایشان است از وے برگرفتہ اند عمر او و اللہ اعلم تا چہ قدر باشد او گوید حسینؓ علیؓ رضی اللہ عنہما را اتابکی کردہ ام حسین را زادند و درکنار من دادند روزے چنین میگفت عارفے در خمارہ می آید می نوشد و متانہ بروں شود در خانہ عورات آں کارہ در آید بدان کار مباشر شود و ہیچ از معرفت و تجلیات و کشوفات او نقصانے نہ پذیرد او مردے آتش مزاج بر وے او گفتار چون و چرا میسر نہ شنوندہ را جز سکوت باد چارہ نہ۔

این سخن را محملے است محملے بدیدے اعتدائے صحیحے یکے چنین بین است کہ از قبیل وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم باشد یکے میان ایشان در منجانہ شنید کہ شاہد و ساقی و حریف و مطرب با وے باشد می میان چند نفر بود او آشامد و کارہاے کہ در ان مجلس باشد کند و در حقیقت امر نہ او و نہ مے نہ حریف نہ چیزے دیگر نمودارے بیش نبود۔ یکے ازین طائفہ بایستد ہزار در ہزار مرد اور او در حلقہ کردہ باشد ہر یکے او را بصورتے دیگر بیند و ہر یکے او را بہ نشانے و ہیأتے دیگر گوید این چنین کسے ہرچہ کند کند اعتما در انشاید۔

محملے دیگر مے را عسل سازد و عورت آن کارہ را از عالم غیب بصورت او متمثل آرد چنانچہ ع

مے عسل گردد بدستش میکدہ مسجد شود

این نیز واقع است از خواجہ من مولانا فخر الملت والدین بجنوری

حکایتے میگفت لسوگندان غلاظ و شداد و مولانا شہاب الدین کنتوری را
سوگند ان میداد اگر من نوع دیگر میگویم گواہی بدہی شبے مولانا محمود یعنی
خواجہ من نقدے بدست داد و گفت برو از خمار خانہ شرابے پرکن سبوچہ
بیار آوردم مرا فرمودند قدحے پرکن مرا بدہ سپس آن گفت یکے تو بخور
لسوگندان غلاظ شداد گفت شہدے بود خالص و خوشبو کہ در ہیچ
مشک و عود و عنبر و گلاب نیافتہ۔

و اگر فرض کنیم چنین بود کہ مے را بعینہ خوردہ است و این کار را
بر عورات بیگانہ لفعلہ و حسپ کردہ است و عرفان و تجلی اش کم نگشتہ است
چنانچہ گویند و گفتہ اند معصیت در مقام ولایت دلیل بر مراجعت
کند و در مقام محبت دلیل بر منقصت کند و در مقام معرفت دلیل بر کمال
کند۔ محمد حسینی بحق حقیقت بعلم یقین و فہم رزین میگوید کہ دوزخی اند انانکہ
اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نرفتہ اند ہرچند نفس ایشان
تقاضا کردہ است از گفتار و کردار کم بکردہ اند ایشاں را در دوزخ
اندازند با ایشان گویند آرے ہر چہ کردم من کردم ہرچہ کنم من کنم
انیک منم در کشف و ظہور تجلی ام چنانچہ در دنیا بودم مرا بدانید بہ بینید
بشناسید لسوزید۔

اے عزیز این سخن بر تو مشکل شود امروز عارفان را سر درد ے
میباشد شکم درد وے میباشد و جعے دیگر و عرفان و تجلی ہمہ باقی با این ہمہ درد ان
عارف پے درد میسوزد و با وجاع گرفتار شد اینچنین و چنین میکنند آہے و گرفتگی
دارد البتہ میخواہد رنج لصحبت مبدل گردد و کذالک فرد آشنا و صدقنا۔ روح
ابو علی سینا بردند فرمان شد از رہ محمد آمدہ است یا خود میخواہد بما پیوندد
گفت خود بخود آمدہ است فرمان شد کہ بعد بعثت محمد بما راہ نیست جز رہ
محمد باز گردانید و در ھاویہ نکال و عذاب بدارید و عرفان او باقی است

نبیذ چند مرا دہ برائے مستی را کہ سیر گشتم ازین زیرکی و ہشیاری
نہ ہمرہی تو مرا راہ خویش گیر و برو ترا سعادت بار او مرا نگوں ساری

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اشارت بخلوت خانہ ایست کہ جز محب و محبوب را گنجایش نیست سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا در افتادگی است کہ میان عاشق و معشوق میرود و کنایتے از حالتے است کہ عارفان کار شناشند و واصلان یار دانند۔ يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ چو ہر یکے ترس است کہ نباید آخر کار ازین خلوت خانہ بروز و براز شویم و از بر بدر الیتم۔ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ و ہر یکے امید دارد کہ این حالت بر صفت استدام ہمبرین باشد و ہمبرین بود ازینجا نالہ کند۔

بیت

نرو عشقت راست می بازم ولے ترسم ازانکہ کعبتین چشم غلطا نے مرا بازی دہد

قل۔ بگو اے محمد کہ واقف اسرار ہے و عارف حالت خلوتے و توی کہ پیشوائے مقربان منی و رہنمائے توحید و وحدتی ہرگز برابر نشوند انانکہ براسرار ورار الورا واقف اند نہ آن مردم کہ در اسفل السافلین گرفتار اند۔

این عبارات و این مناجات و ازین خرابات کسے بند بگیرد مگر خداوندانیکہ از سکر بصحو آمدہ اند و در عین حالت صحو بالذت سکر اند۔ شنیدہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دایم الحزن والبکاء آہ چگونہ در بکاو نالہ نباشد ہر چند محبوبش۔ در بر است اما در خلوت معاملتے است کہ در جلوت نیست الیسر کل حبیب یرید ان یخلو بحبیبہ رمزے ازین است و آنکہ گویند خلوت جلوت یکے باشد و لیکن فضلے است نامحمود چنانکہ اہل کرامت

راکرامت فضل است نامحمود اگر سهم الغیب افتد آن فضلے است محمود واگر بعی افتد نامحمود چند درچند است بیچاره ابوسعید در شمار برگ درختان مانده است

آرے آرے محمد حسینی ہرچہ گفتی بر سد او و سند بود اما محب اگر رضائے محبوب در دوری بیند آن دور بودن بہ از حضور باشد۔ خدا پرستی کار دیگر است و رضا جوئی کار دیگر۔ ہان وہان نقد انبیا را بر پلۂ اولیا مسنجی ایشان خویش را بر رضائے او در داده اند ایشان گویند۔ بیت

ارید وصاله ویرید هجری فاترک ما ارید لما یرید

بیت

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست مراد خویش دگر از تو من نخواہم خواست

اتفاق اہل عشق است در وخوشتر از درمان است وسوز بہتر از روح وریحان است گفتار ایشان است بیت

ہجران خواہم ضما وصل نخواہم من تجربہ کرده ام کہ ہجران خوشتر

ہان وہان محقق شد کہ درجہ انبیا نہ بدان بلندی است کہ باصرہ بصیرت اولیا ہرچند تیز بیند احساس تواند کرد و آنکہ گوید رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ و دیگرے گوید تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ این ہم حکایت از جمع الجمع و جمع نسبت بہ جمع الجمع شرک جلی است و آنکہ حجت آرند یغبط الانبیاء آرے ہمارہ اہل درد را این صورت کالحب علی المقلی۔ وایشان ہمبدین آسوده اند دانستہ سمندر در آتش کده ابراہیم چہ میبازد و دانستہ ماہی در قعر دریا کہ میبازد و اللهم الهمنا رشدا۔

# سمر پنجاہ وہشتم

شبے با ماہ روے ہلال ابروے جبہ خورشیدے گلعذارے لالہ رخسارے مہ افروزے خفتہ بودم قدش بلند ہمچو سروے جعدش دراز ہمچو سیاہ مارے کمرش باریک ہمچو میانہ موے سرینش ہمچو سنگ کوہے باشکوہے وستوہے یارے وفا دارے معشوقہ جفا جوئے با بوسہ وکنارے ہمہ شب بسر شد وقت آمدن صورت وصال و اتصال مقنعہ حجاب از صورت بیگانگی برگیرد۔ الحیاء من الایمان را سرنگین ساز دیکے دریکے پیچے گرد دوجد جمال خود تمام پیوند و ناگاہ و بغتۃ آن خروس سحرے گردنش بریدہ بہ آوازے ہرچہ سمج ترو مل تر برآورد و آن موذن صباحی بہ آوازے بے سازے بجذام و برص گرفتار شدہ ندائے حی علی الفلاح در داد دوی ظاہر گشت بیگانگی آشکارا شد تفرقہ درمیان افتاد اقامت شریعت کہ بعثت علی السحۃ السملۃ البیضاء بیدار کرد برقیام داشت چہ ہم ازین درد نالید شیخ برکہ پیر عین القضات وقت و نماز دیگرے بصدق نیت برائے تحریمہ دستان برداشت و بحق گفت کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر ہمانچہ اورا وقت عصر ہمان روز مارا وقت فجر پیش آمد باد لے غمگین و نفسے حزین بزیارت شیخ مشی قدمے شد جمعے از کنیزانے سبوے آب برگرفتہ دوچار خوردند یکے از میان ایشان ہمان شبانہ نمود ہمان افسانہ برخواند طرفہ من گوشہ چشم نگرید خندنی زد کہ احیاے موتی وحشر اجساد بدان باشد واین سخن گفت بہندوی ترجمہ اش اینست آنکہ اورا بخیال واقعہ دربر کشیدی ہان وہان نظارہ شوکہ آشکارا بروز روشن ترا غمزہ زدو از نازو کرشمہ اشارتے فرمود تا

این جان مبتلا و این دل پر درد بر بلا و این نفس پر اندوه دعنا نخوتر احساس کند از خود بخود دنمود بود تمامی مرا بر بود جمع کنیزان نیز با خود میگفتند که این نامش دلبری است میان ما ناگہاں بروزے برازے کرد ما گفتمش تو از ان کیستی و از کجای این سخن بسیار با و گفتم او ساکت بود پس آن گفت قصہ کوتہ کنید که من از آن سید محمد گیسو دراز ام اکنون نمیدانم او از میان ما چہ شد او که بود و چه بود دیو بود و پری بود حورا بود. الله اعلم تا چه بلا بود جان من فریاد برآورد نه که بلائے جان مسکین محمد حسینی مبتلا بود آه آه۔

بیت

ہزار محنت و درد و بلا و نامش عشق ہزار رنجش و جور و جفا و نامش یار

می نالد می زارد. اللّٰهمّ الهمنا رشدا وارزق اتباع نبیك وحبیبك بفضلك یا کریم یا وهاب یا رحیم یا تواب. والسّلام

ہم سواد الوجہ گویند پس فقیر مجمع مناقب ومناصب بود۔ کاد الفقران یکون کفرا کفرستر را گویند زراع را کافر خوانند لانہ یستر الحب کار فقر بجائے کشد وفقیر بمحلے رسد کہ ستر او را ضروری است ولا یقطع تقطیعًا ویقتل تقتیلاً ابوہریرہ میگوید حفظت من رسول اللہ صلی اللہ وسلم وعائین من العلم دعاء فقد بثثتہ ووعاء لوبثثتہ لقطع منی ھذا البلعوم وبلعوم حلقوم را گویند کاد الفقر ان یکون کفرا الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن الاسلام المجازی وان لا تلفقت الا بما کان وراء الشخوص الثلاثۃ۔ این کفرے است کہ مومنان محققان دانند وایشان را درین محل مدخلے بودہ باشد کاد الفقر ان یکون کفرا ازان کفراین دو بیت حکایت کنند۔ بیت

تا مدرسہ ومنارہ ویران نشود احوال قلندری بسامان نشود

تا ایمان کفر کفرا یمان نشود یک بندۂ حق بحق مسلمان نشود

کاد الفقران یکون کفرا۔ ای یار عزیز وائے رفیق شفیق وائے دوست محرم میان عاشق ومعشوق ومحب ومحبوب حالتے باشد کہ معشوق محبوب جویان وصال بود محب وعاشق ناز وکرشمہ کند وغنج ودلال نماید واعراض واغماض فرماید۔ اکنون اے برادر من وائے صدیق ہمقدم من چہ گوئی این اعراض واغماض کفر باشد یا نہ۔ ہجران خواہیم اے احمق نہ آنچہ ارادت ہجران کفرے غلیظے است وخواستے ناہموارے اما عاشقان دانند ازین حالت ایشان خبر دہند وایشان شناسند این رباعی سنائی از رہ خودرائی میگوید

بیت

برکنگرۂ عرشش چہ خورشید چہ ماہ رخسارۂ عاشقان چہ روشن چہ سیاہ

درویش قلندری چہ ایمان چہ کفر در راہ یگانگی چہ طاعت چہ گناہ

واثم اللہ کفرے محضے است اما محققانرا ذوقے کامل وراحتے وافر

باخطے است و فرید عطار ہم بوئے ازین تنسمے کردہ و درمشام او قرار گرفتہ آنچہ میگوید

بلیت

کفر کافر را و دین و بیدار را — ذرۂ دردت دل عطار را

اذا تم الفقر فھو اللہ این ترکیب بدان نسبت دارد کہ تو گوئی اذا تم البحر فھو مکۃ یعنی چون دریا عبرہ کردی بساحل رسیدی و بمکہ آمدی چو داد فقر بکمال دادی و بہ انتہار او رسیدی پس بدان بخدا رسیدی

و دیگر فقر عبارت از لاشئ و لاسبب بود و خداوند سبحانہ بہ شئ متعلق و بہ سببے متوجہ نہ حاصل کلام این باشد الفقر ھذا موصوف باوصاف اللہ

و دیگر مارا دو سخن است فنا و بقا اذا تم الفقر ای کمال الفقر بحقیقتہ فھو البقاء بنفسہ و ذاتہ الفناء والبقاء حالتان قبل کما فنی بقی و کما بقی فنی پس چون فنا بکمال شد بقا بہ صحت آمد مجلس بود خواجۂ من در بیان این سخن اذا تم الفقر فھو اللہ بودہ است دران مجلس سالار معین و نصیر علوی و زین صوفی و محمود بقایا و رجب الماس حاضر بودند و بندۂ خواجہ محمد حسینی ہم در ربع ایشان نشستہ خواجۂ من بر آمدہ سخن میگفت فھو اللہ اینجا گفت استغنی عن اللہ کار بجائے کشید اگر خواہد آسمان را بر زمین زند و زمین را بصفت تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ سازد قیامت در وقت اقامت کند استغنی عن اللہ فقیہ این سخن را کفر نویسد آرے گفتار محققان و عارفان دیگر است و دانش حال فقیہان دیگر ایشان را ازین چہ خبر کہ فقیر عینہ بعینہ شدہ است فقیہ در مقام بر مثال کلب نبتجہ[1] باشد اذا تم الفقر فھو اللہ این سخن را ازین بیت شرحے میدہد

بلیت

[1] یعنی سگ بانگ کنندہ ش۔

کارے بارے ہر نفسے ہیاتے نمودارے عجب تخمے است تخم انسان بدان اندر زمینے بکارے سیب و انار بار دہد و زمینے دیگر دہا توره وزقو نیا بر آید یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ قف وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ط یکے تخم ہزار نوع بر آمد بار دیگر مزه دیگر ہمین انسان مومن باشد کافر بود گدا باشد سلطان باشد کناس باشد میدانی چه میگویم لَیْسَ فِی الدَّارِ غیر اللہ آفتاب را اگر ذره ذره کنی ہر ذره دعوی خورشیدی کند شنیدی فرعون لعین بدبخت چه گفت اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی اے بدبخت و بین مگو اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی بگو هو الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی موذنے بر مناره بر آمد گفت الله اکبر حسین منصور گفت کَذَبْتَ یا ملعون۔

درین مقال بسیار سخن تجاوز از مقال و مقر خود کرده است اما ترا میگویم زنهار ہزار زنهار این سخنان را بدیشان بسیار اگر نیک بختی در لیل و نهار از خدائے تعالی میخواه ترا خداوند تعالی مگر ازین حدیث فہمے بخشد۔

ازمقال خود کرده آراست

بیت

ہر گدائے مرد سلطان کے شود پشۂ آخر سلیمان کے شود

بو العجب کار یست بس طرفہ ہم این چو عین آن بود آن کے شود

# سمر ششتم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للملک لمۃ وللشیطان لمۃ صوفیان چہار خطرہ گویند خطرہ رحمان خطرہ ملک خطرہ شیطان خطرہ نفس چو خطرہ رحمان نزدیک ایشان جز بخیر نباشد وکذلک خطرۃ الملک پس ہر دو را بہ یک نام گفت و للملک لمۃ شیطان اضلال کند و نفس پس رو این ہم ہمان کار است بدین سبب نفس را با شیطان الحاق کرد پس بحقیقت خطرہ ہمان دو باشد چنانکہ پیغامبر فرمود و دیگر میان لمہ و خطرہ عمومے و خصوصے ہست لمہ اتصالے و مساسے تقاضا کند و خطرہ عام تر ازین۔ خطرہ ہمین وسوسہ است کلما یتخاطر فی النفس فھو خطرۃ و ما خطرہ چہارم گویم خطرۃ الرحمٰن ابتلاء منہ تکون خیراً او شراً و خطرۃ الملک عبادت و طاعت و خطرۃ الشیطان اضلال و ابعاد و خطرۃ النفس طلب حظ و لذۃ خطرۃ الرحمٰن ابتلاء من اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔ بندہ را طالب و مبتلا و عاشق خویش گرداند و خطرۃ الملک عبادت و طاعت باشد کہ موصل بحق شود و موجب طلب باشد و خطرہ شیطان گفتیم اضلال است ہرگز نخواہد کہ کسے بدو تعالیٰ رہ برد و بسیار تدبیرہا است او را کہ بندہ را از طلب خدا باز دارد تزویج لذتے کند طلب ہوائے شریک کند بسیار ہوا است عد آن در انحصار نیاید لطیف ترین خطرات و آخر ہا این است کہ گوید این رہے مخوف است بسیاران این جا قدم نہادہ اند و از پا در افتادہ اند و بسر بردہ بہ الحاد و زندقہ گرفتار گشتہ رو حدیث و فقہ رہے ہموارے کارے بر جادہ مردم را بدان نجاتے و تمشیت روزگار اسلم الطرق و احفظ الامور است و این طریق است کہ اوستاد و یار و مادر و پدر درین معین و بدین داعی و ہمہ درین گفتار و دیگر تو کئے و چہ و کیستی و چیستی ترا با این خطرہ چہ کار

وچہ نسبت۔ این العبدُ المھین المخلوق من الماء والطین وا بن حدیث رب العالمین۔

بیت

زہے طعن جاوید خورشید را کہ گویند معشوق نیلو فر است

باز گرو کہ بسیاران درین باد بہ سفر کردہ اند و ہلاک گشتہ اند تا آنکہ پیرو استاد و معلم فرمانید با با برائے خدائے راسخنے میگویم رہے بگیر کہ از سرو کار وا زدین بر شفتی طالب بیچارہ البتہ از ترددے و تاملے خالی نباشد ہمہ را در رہے وکارے می بیند و خود را از ایشان ممتاز

بیت

راہزنانند دل زنند راہ بہ نزدیکی منزل زنند

اول ازین گفتار و سخنان بے ہنجار خود را باز آورد ثانی حال بشنوای بعبارتے و تلاوتے یا بکسے دکارے مشغول شد دلرا ہمہ ان گرفتار می بیند وہم زنجیر آن خطرہ اسیری یا بد بروز بد خویش مے گرید و آہے سردے بر سینۂ گرمے میزند بہ نالہ و انین با و ازچنین این بیت را با خود میگرداند و دیدگانش چو ابر بہاری باران دُرر بار راند و میگوید

بیت

دل را زعشق چند ملامت کنم کہ ہیچ این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود

اے عزیز این بیت خانۂ ذوق است ہر دو مصرع او کشادہ سترے نمودہ اند کہ گہے این رباعی ہم دستگیر او بیباشد

رباعی

از درد و منال چون دوائے تو منم بیگانہ مشو کہ آشنائے تو منم

گر بر سرے کوے عشق پاکشتہ شوی شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

اینجا دلے و دلربائے بیباید اگر مرشدے دستگیرے کند پائے مردے درحق او نماید او را قدمے ثابت وطلبے راسخ شود آنچنان گردد کہ البتہ بگفت آشنایان و ندمان و رہ زنان بہائے پس نیاید۔

و یک مزاحمتے دیگر است و مردم معقول با او گویند محدث را با قدیم چہ نسبت برائے محبت را جنسیت می باید و با او چہ جنسیت پس ہم

گفتار این طایفہ ظنون وخیالات باشد مرد عاقل کارش بنعت غافل نباشد
وآنرا کہ جہتے نبود تو از کدام جہت آنرا دریابی خیالے را مجال نہ و عیون در
ظنون نہ۔ مرشد تعلیمش کند مرغ طالب پرندہ است ورائے شش جہت
پرد در فضائے عشق تعین جہتے وجود ندارد وگفتہ اند بیت

عقل گوید شش جہت حد است بیرون راہ نیست عشق گوید ہست راہے رفتہ ام من بارہا

شعر

العقل یقول لا یخاطر والعشق یقول لا یبالی
العقل عقیلۃ الرجال والعشق محلل العقال

یخاطر
تبالی

بے شد گفتہ اند فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ طالب ظالم نفس خویش است
العارف عالم و عادل والطالب ظالم و جاہل۔ خاطر
نفسانی جز این نمی خواہد حظوظ فانی و لذائذ شہوانی ہمارہ محظوظ و متلذذ باشد
او کے خواہد کہ او را روزگارے پیش آید کہ او ازین ہمہ وا ماند محروم و
مفلوک گردد و از دائرہ دع و ذر گریزان است در حلقہ طمس فی
طمس و رمس فی رمس ہیچگونہ سر درآرد کہ بندیخانہ روزگار اوست از وجستن
وازبند او رستن دشوار باشد این مشکلے است تا آنکہ اہل ارشاد چنین فرمودہ
خلاص از نفس جز بہ التجا الی اللہ ساعۃً فساعۃً نباشد۔

والتمیز بین الخطرات عسیر۔ تمیز دو کس را باشد تمیز مر حاکم ربانی
را و لاتمیز یا جاہل حیوانے را یا غریق معارف حقانی را چنانچہ قاضی عین القضاۃ
از پیر خویش شیخ برکہ حکایت کرد کہ او گفتہ است سالہا میان لمات و خطرات
تفرقہ کردہ ام امروز بجندگاہ است کہ کارم بجمع آمدہ است بلکہ جمع الجمع تفرقہ
رخت خود را بربستہ و طبل رحیل زدہ۔

محمد حسینی عمرے بقال و قیل بود اکنون نظارہ میان آن جہل آمدہ کہ
تفرقہ و جمع را یکلی گم کردہ اند لیس عند اللہ صباح ولا مساء تاریکی بروشنی

پیدا شده است وتحقیق سخنے است حقیق کلامے است این را عارفان دانند وگم شدہ گان شناسند۔ شبلی گوید التصوف شرك وكذالك المراقبه والمحاضرة والمسامرة این ہم ازو منقول است التوحید شرك فليتصو وجود غير الواحد فليتوحد عين اشراك بالله باشد واین گمان نزد تراتفرقه کردن حاجت نیست آرے آرے حاجت نیست مرد فانی ومطموس را۔

دیگر طالب بحق طلب قرار گرفته است شیطان را با و مدخلے نمانده است نفس ہواے نمی بیند جز طاعت وعبادت ازو چیزے دیگر نمی آید ابتلا من الله برد غالب شده است اونیز ازین تمیز فارغ وبے غم باشد ازین جا گوید۔

بیت

زمین و آسمان ہر دو شریف اند قلندر را درین ہر دو مکان نیست
نظر در دیدہ ہا ناقص فتاد است وگر نه یار من از کس نہان نیست

اطفاء المصباح فقد طلع الصباح۔

# سمر شست ویکم

مقنعہ از روے عروسے برمیگیرم و سترنہانی آشکارا می نمایم بلست بجرت که فحول روزگار راانجو نا به دست نداده است و هر که برین ظفر یافته است البته پرده عبارت را درمیان فروہشته و از منتهائے کار او خبر نداده کارے به نہانی گذشته است من ذاق عرف و من لم یذق لم یعرف هان وہان بگوش دل و جان بسر فہم و بد رقه علم نیکوتر بشنو و بہتر بدان عالم تمثل بعید الغور است و قعیر القعر است بیشتر روندگان و اکثر سالکان که خود را از اضلال شمرده اند مزلة الاقدام ست و لتعلم فلتعلم ثم اعلمُ تمثل بہر صورتے و هیئتے که شود هرچه از متمثل به متوقع باشد از د آید و او آن کند ازین سخن زیادت گفتن اجازت نمی یابم اگر ترا فہمے کشوده است در غور این دریا غواصی کن به اندازهٔ قدر خود جواهر و زواهر را بیرون کش که من اشارتے لعبارتے کرده ام که قریب الفہم وسهل الانقیاد است هان وهان فافهم واغتنمُ۔

# سمر شست و دوم

قوله عزمن قائل لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط ترجمہ کلام دو احتمال دارد مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ یعنی شما ہر دو نفر بیک در در نیائید ہر یکے در درے دیگر در آید یعقوب علیہ السلام پسران را فرمودہ ہر دہ در یک در در نیائید ہر یکے در درے دیگر در آید خوفا لاصابت العین زیرا چہ پسران یعقوب علیہ السلام ہر یکے جائے وحینے داشتند ہر یکے را قدے و بالائے ممتاز بود نبیسگان سارہ اند البتہ از سارہ حصہ حسن و جمالے گرفتہ اند یوسف از سارہ جمالے بکلی یافتہ بود گفتہ اند کان یوسف اشبہ بسارہ وسارہ کانت اشبہ بحوا۔ دیگر فرمود لا تدخلوا من بَابٍ وَّاحِدٍ برائے رعایت مصلحت را زیرا چہ در شہر بیگانہ می آیند و مردمان با قد بالا و با جمال اند شاید خداوند شہر را غیرتے و رشکے آید و دیگر ہر یکے در درے آید یحتمل با یوسف ملاقات شود فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ دلیل برین کند۔

ظاہر تفسیر این بود کہ گفتیم اما در اشارت چند سخن گفتہ شود و باللہ التوفیق طالب را باید و بر و تبعیت واجب آید تا آنجا کہ ابواب برکات البتہ قدمے نہد و در آید و درے بگوید نماز بگذارد و روزہ وارد و تلاوت و ادعیہ بخواند تا آنجا کہ حقوق است بجا آرد حقوق والدین و استاد و عیادت مریض کند و با اخوان و اقران بہ تواضع و تخاشع باشد و ہر یکے را از خود بہتر و بیشتر داند در نشست و برخاست وبرہ رفتن صدر نہ طلبد و پیش شدہ نزد وے البتہ دلجوئی ہر یکے کند و از ہر یکے برائے وصول مقصود خود استمداد نماید و اگرچہ گربہ و سگ باشد و تواند گرسنہ را طعام دہد و برہنہ را جامہ و تشنہ

را آب دہد و ہیچ وقتے را ضائع نگذارد در ہر بابے سر میزند تا از کدام در
فتح الباب باشد وکذلک زیارت مشائخ احیا و اموات اگر پیرش زنده
است از ظاہر و باطن او استمداد طلبد و ہمچنین بقاع متبرکہ چنانچہ مکہ و مدینہ و
بیت المقدس آنکہ این درہا کوفت و در ہر درے آمدہ امید کہ خداوند
سبحانہ وتعالی نظر رحمت بر وے کند کسیرا بر وے گمارد از مرشدان طریقت او
را راہ نماید کہ بغرض اصلی و مقصد کلی رسد و این طریق جز بذکر و مراقبہ نیست
اذکار و مراقبات بسیارند اما میان ایشان ذکرے و مراقبہ است کہ اقرب
الطرق الی اللہ باشد و تعلم و تعلیم نیز یکے از ابواب بر و طرق حسنات است

ومن الاشارات شخص متجلی و عارف را واجب باشد از ہر راہے
و از ہر درے او را تجلی بحسب آن باشد و مناسب آن نماید این جملہ ابواب
سر کہ گفتیم مرد عارف متجلی در ہر درے و ہر رہے و ہر کارے در آید و ہر
رہے و ہر کارے او را تجلی و کشفے باشد نماز می گذارد و در نماز الصلوٰۃ
معراج المومنین نقد وقت او باشد بحسب آن تجلی و کشفے حاصل روزگار
او باشد روزہ میدارد الصوم لی وانا اجزی بہ جمع آوردہ در ضبط
خویش می بیند للصائم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة عند لقاء
الجبار قرین وقت او باشد تلاوت میکند لقد تجلی اللہ فی کلامہ فی کل
حرف و کلمة آشکارا مشاہدہ می کند و طے حروف در ذیل دستار خویش بعقد
وثیقے بستہ می باید والباقیات الصالحات التجلیات والکشوفات اگر
ہر یکے را می نویسم سمر بطوال مفصل میکشد۔

ما را چہار مقام است ملک و ملکوت و جبروت و لاہوت در ہر یکے
در آید و بر سر او مطلع شود و بحسب آن صورتے را مشاہدہ کند لَا تَدْخُلُوْا
مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ در مناجات شود نظار
الطاف و اشفاق کند در خرابات آید مطالعہ صور و اشکال و پریشانی

حالت آن کار او را حیران و حیران میدارد هان وهان مثالے از وی بشنو
تجلی جمال مرد صالح و منقطع و منزوی که همه روز در مناجات است این را
مناجاتے گویند بدین ماند که صورت صالحی مشاهده شود سجاده بر دوش سبحه
بر دست طاقیه چهار ترکی بر سر و نورے و صفائے در محیاے روے او که
همان متجلی داند و همان عارف شناسد و نصحے و پندے گوید و به ثبات قدمی
و استقامت کار اشارتے فرماید یا عورتے باشد پارسائے مخدرهٔ مستوره
در تتق عزت محتجب و محجب استار صلاح مستتر کارش نیست جز سجودے
و تسبیح گرد آوردنی و مصلا گستردنی فجاءةً بغتةً نقاب حیا از روے بر دارد
مرد متجلی را در نظاره اش جز آه آه آه نباشد در این چنین محلے شاید این
مسکین گرفتار بدین گفتار گراید

بیت

هیچ سر آن باشد که بمنصب زیبائی — یک لحظه بدلداری با ما بمیان آئی
نے نے نشود حاصل پیوند تو ام زیرا — تو شهره بمستوری من فاش برسوائی

و آن مرد خراباتی چو قدمے بخرابات نهد تجلیش را چه مثال گویند
جوانے باشد سرو قدے بود شمع رخسارے باشد چشمکے زند که کائنات
کونین را فرو د بالا نهد غمزه زند جگرها دوزد تیز آن غمزه را جز دل و سینه
سپر نباشد جعدش کمند صید دلها بود دنباله جعدش بر سر سرینش رسیده
گوئی مارے از کوهے سر کشیده سینه کشاده از جنت الماوی نشان میدهد کمرش
از ربط ابدال باریک تر دستهاے تمایلش جهانے را گرد خود آورده در رقص
او جهانے را فرو و بالا زده سیم ساقیست از زر خالص روشن تر و زیبا
تر و نعلین در پا دارد و جز منزله اقدام انبیا و اولیا نباشد چوگانے بدستش
گرفته که سرهاے سران و سروران گوے میسازد یا خود عورتے بود شیوه
ناکے بیباکے لباسش جز از قاب قوسین نشان ندهد خنده اش جز موجب
حشر اجساد نباشد و حشر اجساد را در ذیل آن نهد و دندانش جز از عین

الٰہ ضوے دیگر نباید جز از عین الیقین حکایت نخند بر ابرو گوید چشم شنود تماشے کند ملکوت و جبروت لاہوت در عرصہ ناسوت ظہور دہد و ہر یکے با دیگرے ہم زند و بناز و بکرشمہ برآید کہ عارفان روزگار رسیدگان کار را از انبیاء و اولیا از ہنجار کار بے ہنجار بے وقت فرا دہد و ولپستانش یکے از قبۃ النور اشارت کند و یکے از فلک البروج خبر دہد اگر این خرابا تی درمے نظارہ کند گوید

بیت

در میکدۂ ساقی شو جویاے عراقی شو    مے درکش و باقی شو کو را ہمہ او دیدم

بیت

یک لحظہ صفاے می نگہ کن    بین عکس جمال روے یارے
بر لوح وجودنیست نقشے    جز نسخہ صورتے نگارے

ترا اینجا آیت مناسب باشد لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا[۱] مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ مرد پختہ کہ خام سوختہ نباشد و از ہر درے و از ہر رہے نشانے یافتہ نظارہ کردہ آن بود کہ او قرین محمد علیہ السلام بود و ہمنشین او باشد و ابلیس لعین را دربانی فرماید و گاہ گاہے شغل عبادت بدو ارزانی کند و تاج لعنت بر سر او نہد و دوزخ زخارف این جہانی و آن جہانی در بر او کشد

ہان و ہان اکنون این بیت را در وقت خود سازد    بیت

تو از ہر درکہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی    درے باشد کہ از رحمت بروے خلق بگشائی

۱؎ ۔ جوہرے است بیش بہا ۔ ش ۔

# سمر شست وسوم

اے اہل دل اے نظر باز محمد حسینی گیسو دراز بحق خدا بے خالق ناز و بے نیاز
یقول الحق الحق وصدق الصدق بحق الحق کہ نظر بازا مارد ملاح و بر خد در خسار
خالی از شہوت خفیہ نباشد بسیارے درین دریا غواصی کردم و بہ امعان نظر بحق
دیدن دیدم کہ جز شہوت خفیہ نیست      این الدین عاشق ترسا بچہ شود چہ غرض
کہ او را در نکاح      آرد از پے این زنار پوشد از دین بگردد و بدین مثال
بسیار مقال است نہ بدین حجت و نہ بدین استدلال اثبات کردم قال علیہ
السلام ایاکم والمرد ان فان فیہم لون کلون اللہ در ایشان
فریبے است کہ آن فریب نسبت بخدائی دارد یعنے صفتی است اگر خدا خواہد کسیرا
بشرے مبتلا کند آن صفت در ایشان است و کلمہ تحذیر دلیل بر آنست
وحدیث دیگر ایاکم و ابناء الملوک فان فیہم شہوت کشہوت
النساء یعنی چنانچہ نسا را ابتلا بر خوب خوردن و خوب پوشیدن و خود را
آراستن بہ پیرایہ و جمال نمودن ابنا ر ملوک را ہمین شہوت است اگر کسے در صحبت
ایشان افتد ہم بدین بلا مبتلا گردد و دیگر ایشان ہمہ شہوت اند زیرا چہ فیہم گفتہ
است شہوت را مظروف ایشان کردہ است . ہر دو حدیث را از زبان
مصطفی شنیدہ ام کہ بر تو روایت میکنم صحت این را من ضامن ام . اے
پیر بچہ باز اگر تو رہنمائے قوم شدۂ زنہار ہزار زنہار ازین گفتار ازین کردار
رہنما شدہ و لے براہے می بری کہ دران رہ بے آبی و جبال و اعماق است
رہبر شدی رہ بر شدی مردمان را بہ اباحت و الحاد گرفتار کردی در لطائف
قشیری استاد ابو القاسم مینویسد کہ قوم لوط بر سہ قسم اند قسمے نظر باز ند و لو
دیگر بمصافحہ و معانقہ بسندہ کردہ اند و قومے دیگر را شرم می آید کہ حکایت

از ایشان کنند۔

ودیگر سخن گویم با تو لب یکے رامی بینی در غایت تنگی وصفا ولطافت
تو اورا میگون خوانی شکرستان گوئی نبات دوباره خوانی آنکه شدت اشتیاق
وذوق نظاره اینها تا کجا باشد وہمچنین کمر وسینه وسرین وپستان در غزلیات
واشعار نظاره شو حکایت از چه میکنند اجابتش کنی یا نه اگر نه کنی صادق نباشی
واگر بکنی پس بدان که که باشی و چه باشی واگر تو دعوی نظر جمال مطلق کنی این قدر
تو ندانسته که مطلق را وجود در ضمن مقید نیست واگر گوئی نظاره صنع میکنیم خه
خه مه وستاره بسنده نه اند وآن کوکب وقمر وشمس آنند که ابراهیم ایشان
را رب دانسته هٰذَا رَبِّی گفت ستاره انسان است جمال خالق تر داشت
اورا هٰذَا رَبِّی نگفت برائے ضع را موضع منتها چه اختیار است ابتلائے
داؤد وجز ابتلائے مردود نبود ابتلائے زینب بنت جحش در زَوَّجْنٰکَهَا
چه اشارت فرمودند آنکه شهوت خالص محض بود من عشق وعف وکتم
فمات مات شهیدا هم از شهوت خفیه نشان می دهد میگوید به بلائے مبتلا
شده است که دران بلا خود را عفت کرد تا آنکه از شهوت وهوس مرد مات
شهیدا۔ اگر کسے در جہاد اصغر مرد شهید باشد در جهاد اکبر بطریق اولی

ویکے سخن دیگر میگویم ابوالحسن نوری از زیارت بیت الله باز گشت
چندگاہے در کوفه بود بستر. در مسجد ملازمت داشت کودکے امرد قرآن بشرط
ادا خواندے بر شیخ ملازمت کردے چون شیخ باز اتفاق بغداد کرد آن
جوان مبتلائے صحبت شیخ شده هرچند شیخ باز داشت او نماند البته بمصاحبت
در بغداد آمد اول بقیه که با جنید سید الطایفه رئیس القوم بود فرمود که اے
ابوالحسن تا توئی در راه ارادت چه بهٔ از تو ندیدیم جز آنکه این جوان را
برابر آوردی۔ وابوبکر وعمر وعثمان وعلی باقی عشره بشره وصحابه کرام وتابعین
وتبع تابعین ودیگر مشائخ طبقات رضوان الله تعالی علیهم ازین حکایت چنان

بیزار اند چنانچه خدا از شریک۔

و این قدر بہ تحقیق از من بدانی از شہود شاہد غیب محروم شد زیرا چہ عوض گرفت نمی دانی دنیا نمونہ آخرت است تو ہم بچیزے المو ذیے اسیر ماندی بیشتر ترا رہ نیست۔ مثال نمونہ دنیا این است کہ شخصے نقشے کند برائے بد آورد خانہ عمارتے یا رباطے را اکنون بدان این نقش با این عمارت و با رباط چہ نسبت دارد بیچارہ تو زہے حرمان فافھموا غتنموا ان انت الانسان لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ از این احسن تقویم صوری مراد نیست معنوی مراد است زیرا چہ معرفت او پیدا ہست و بدلالت عقل و بہ نظارہ عکس جز انسان را نیست او در خود بیند در آئینہ دل خود عکس جمال لاہوت و جبروت را نظارہ شود اما از صورت او حکایت کنم اگر انسان خود را در تصفیہ و تزکیہ ندارد و ہر ساعتے در تزئین و آرایش خود نباشد دہن را مضمضہ نکند و خلال نکند و بلغم از بینی بیرون نیندازد و بخار چشم نشوید و غبارے و اغبرارے بر و افتد دور نہ کند و لغل و دو موضع دیگر ہر ساعتی ور شستن ایشان نباشد چہ میگوئی از جملہ حیوانات بدتر باشد یا نہ روے اسپ را کسے می شوید و دہن او را مضمضہ می کند و لیدہ می خورد ہیچ بد بوے آید و دہن آدمی گندہ شود ستور دخر میرد بوے آید و بوئے گندہ کہ از آدمی مردہ آید از ہیچ چیزے نیاید و آنکہ خود را مائل تر و راغب تر یابی جانب انسان این جنسیت است حاصل سخن ما بدین آمد شرف انسان بہ معنی اوست نہ بصورت

**شعر**

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توھم

اشارت بمعنی است نہ بصورت و آنکہ گویند خلق اللہ آدم علی صورتہ آن قدرتے دارد و آن علمے و دانشے و حکمتے کہ خداوند تعالےٰ دارد فیضے از ان نصیبہ انسان است و آنکہ قائل تمثیل اند با ایشان گویم ہمہ

جہان تمثل اوست مار و کژدم و اسپ وستور و انسان وحیوان دیگر ہمہ تمثل اوست
بعض تمثل قہرے وبعض تمثل لطفی وتمثل از صفات اوست حکایت از ذات ندارد
گفتم کہ نمونہٴ است ہر کہ بدین نمونہ ماند از عین محروم بود بہشت پر از حورا
وغلمان است واین ہمہ برائے انسان راست جزائے اعمال اوست.
باز نظارہ شو رویت وتجلی جز در روضۂ رضوان نباشد اما عارفان اند
کہ روضۂ رضوان حور وغلمان در رویت نقد وقت اوست۔ اے عزیز
اے فرزند شفیق ما را کار با و را الورا است ما غرق آن دریائیم آنجا کہ
نہ صورت است نہ اشکال است اگر گفتار ما را فہم کردہ باشی زہے مرد
کہ توئی واللہ اعلم۔

# سمر شست و چهارم

مه جبینے زہرہ سرائے خورشید رخے روشن تابے از برج فلک تعزز و
تعالی خود تنزل فرمود ہرچند کہ من عمرے بشگفتگی و نزاری در عجز و خواری
بوده ام آرزوہا داشتم بود ہم طرف من لحظہ شود آن شخص عزیز الوجود
را و آن ذات علیم الشہود را با خود در بساط و بستر خود مفرش و مضطجع دیدم
رخ طرف من کرد مرا در صفہ و طاق و دران سطح پر شطح در بر کشید و اشارت
بہ بوسہ فرمود خود را چنان سبک و تنگ داد کہ مرا اجازت نمود لبانش
گوئے جلاب نبات دو بارہ بر بستہ است یا خود بستہ دہان کشادہ است
دو سہ بوسہ بیکے میسر شد کا زچہ مجال کہ او بگداز آید اشتیاق قدم پیشتر کرد
چالاک دستی نمود دست بر پردہ سرا الاسرار زد او خود بلطف و راحت و رحمت
بکرم و رافت بدست غیب کہ او را نہ انامل است نہ انبوبہ نکعت و نہ
پے و نہ قبض است و نہ بسط گشود چو از ان طرف بسط و انبساط دیدم
دست شوخ دیدہ شد درون سرا الاسرار رفت وایم اللہ ہرچند کہ جست
ہرچہ جست خالی یافت تحفہ دیگر او عاش آن کل موجود من
وجودی آدم و ابلیس تحویلی جو شوخ دیدہ کہ در چشم دیدار من بر آمدہ بود
من نیز ہمچو او تعری از لباس حیا کردم البتہ البتہ دست تصرف را قدرتے
نبود و قوت بشری را اثرے نہ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا نہ از و
بار متوہم نہ از مریم متحقق مولودے زادیکے ازین خبر داد و ولدت
امی ابا ھا دوی زبان کشاد رایت ربی فی صورت امی دیگرے
نظارہ شو آن قلندر یاراز دائرہ احمد وحید ربیرون نہاد و آنکہ زبان کشاد
این سخن در میان آورد۔

مصراع

پیکرے زادم از مادر ازانم گبر مسیحا انند

گفتار عطار چه نویسیم که خانه کنده خود است هر چند روح مطهر مقدس
او با من این سخن می گوید بیت

هر چه امروز بر بیزم شکنم تا دان نیست　　هر چه امروز نگویم بکنم معذورم

اما این اعتذار در حضرت علی کرار اعتبار ندارد　　محمد حسینی از
امثال این هزیانے نیز از حالت زار نزار خویش چند بیتے گفته ۔ ؎

در دیدهٔ انسان ما صورت نه بیند و دیگرے　　جز عکس عین شخص ما در نورها نورشے ببین

این نیز از مقالات اوست　　بیت

خورشید هر روز ینه را هر روز دیگر مطلعے　　آن ماهتاب هر شب در هر مہے بدرے ببین
معشوقهٔ پارینه را امسال دیدم تازه تر　　در هر کل کبرای سن است مقصود هر صغری ببین

اے دوست این مغز را از پوست بیرون کش زندقه و اباحت و
الحاد را بحرف راست در سطرے درست بے کثر نشستن نشاید رومی از حالت
دوحی این خبر می دهد و درست می میگوید ۔ بیت

بنازید بنازید که خوبان جهانید　　بدانید بدانید که در عین عیانید

# سمر شست و پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نبوت است ولایت است حکمت است آثار آن بار است نظر اینجا عام است نبوت عبارت از آن است کہ انسان از خداوند سبحانہ و تعالی علمی و عملی تعلیم یابد و حقیقتے و معرفتے را تعریف شود با این ہمہ تبلیغ آن بر بندگان بحسب استعداد یحہ ایشان است و آن تعلیمیکہ او را شود یا بشافہہ باشد خداوند تعالی بغیر واسطہ و ترجمانے خود او را گوید یا سفیرے درمیان باشد از خدا بیاید سخن برساند در تواریخ است و کان آدم یکلمہ اللہ شفاھا اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ آنرا مشافہ نام کردہ ایم آن در صد ہزار استار وحجب است وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا اما سخن در امور نسبی است رسالت نبوت ہم برای دعوت را است مقصود از دعوت این است بدان چہ او رسیدہ است مردم را از آن اخبار کند و اسباب وصول را تعلیم کند فمن منکر و من مقر باشد و آنکہ مقر بود مباشرت اسباب ضروری او باشد پس آن فضل اللہ وعنایت باشد کہ او بہ مقصود رسد۔

ومراد از ولایت اطلاع بر حقایق و معارف خداوند سبحانہ متعالی باشد و این نیز موہب من اللہ بود و اطلاع منہ بغیر واسطہ باشد مرشد مرجع از رسول اللہ اطلاع یافتہ است و بر خواص اسباب ہمان تعلیم مرید کند او ہم بعنایت پیرو بہ برکت اتباع نبی در رعایت اسباب امید بہ آن مقصود رسید۔

وحکمت اشارت بدان کند حاصلے کہ نبی و ولی را است سر آنرا او بیرون آرد۔ و موجب آن را بیان کند و آنرا الحکم تعدیہ بجاے دیگر رساند

مثلاً نبیؐ برائے وصول بہ مقصود بہ صلوٰۃ و بہ صوم دعوت کرد و گفت کہ این اعمال بخدا رساند و حکیم بیان آن سر کند گوید کہ چہ سبب است کہ صلوٰۃ بخدا رساند کذلک الولی المرشد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا حکمت عبارت از صواب کلمہ باشد حکمت عبارت از جمع علم و عمل باشد حکمت بیان ارتباط سفلی بعلوی باشد حکمت عبارت از مبدا و معاد بود حکمت اثبات حشر ارواح با اجساد کند حکمت اشارت بہ ترکیب انسان باشد کہ ملکوت و جبروت و لاہوت با او جمع است و با این ہمہ از بہیمی و سبعی و شیطانی و حیوانات دیگر و ہر یکے را چنان بیان کند کہ یکے با دیگرے مزج و خلط نباشد و حکمت نگاہداشتن آن مرکب بود از ہلاکت ظاہر و حکمت رعایت و حفظ اوقات کند و حکمت ولی را تعلیم کند کہ وضع الشئی موضعہ باید کرد و انبیا را بدین اشارت دہد کہ فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا و بجلے بہ غلظت ہمچنانکہ گفت وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ

و ہم باید دانست ولی و نبی از بن عاری نہ اند اما بعثت ایشان برائے بیان این را نیست گفتہ اند نبیؐ عالم بنحو اصع اشیا است و ولی عارف بحقائق اشیا است و حکیم مطلع بہ طبائع اشیا است و انبیائے اولوالعزم را ہر سہ بجمع است صرف ہر یکے بہ محلہ میشود نبوت تخلی است اما تجلی با تخلی است و ولایت تجلی است بعد تخلی یا پس او تجلی و حکمت مراد از تخلی است نبوت عبارت از جمع الجمع است و ولایت از جمع و حکمت از تفرقہ حکایت کند اگر کسی بجمع الجمع قسمتے از نبوت یافتہ باشد تفرقہ کہ حکیم دارد آن تفرقہ غواصی است در حقیقت ولایت و نبوت۔ و آنچہ گفتہ اند ولایت بہتر از نبوت است آن را ہم بیان کردہ ام من قبل۔ نبوت بہ ضیائے شمس ماند و ولایت بہ نور قمر حکمت بہ حکمتے کہ میان فیضان فیض ہر یکے بدیگرے حکیم چنین گوید۔ بیت

زین سو ہمہ عجز آمد و زان سو ہمہ ناز دارد دو سر این رشتہ یکے عجز دگر ناز

(حاشیہ: آن تجلی / آن تخلی)

رشتہ ہمہ یکے است ہر دو سر رشتہ را گرد آری ہمہ بہ یک صفت گردند در آیند
و دریک مرکز باشد۔ لاہوت مغز مغز وجودات است کہ از آن پیشتر صفائی
تصور نتوان گرد۔ و ملکوت روشنی ہم از لاہوت گرفت و جبروت عبارت
از آنکہ ہر سہ جمع شود۔ ناسوت و ملک بر مثال عصارہ کہ از سمسم باشد
بدانی کہ عصارہ از دہنیت سمسم خالی نیست۔ این ہمہ کہ گفتیم قولہ
عزمن قال قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِيْ ہمین بیان میکند و مرتضیٰؓ سرور اولیا و رہنمائے حکما و علما چنین میفرماید

دوائک فیک وما تشعر      ودائک منک وتستنکر

و کتاب اللہ اشارت میکند قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط
اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى اے عزیز بہ ہر چہ رو آری بدو
آوردہ باشی و ہر کرا خوانی او را خواندہ باشی این دعا را از ما یادگیر و این
ندا را ابدل یاد دار یاخالق الکل یارب الکل یاکل یاکل الکل

رباعی

گر سترازل طعمہ ابدال شود      این جملہ قیل و قال پامال شود
ہم مفتی شرع را جگر خون گردد      ہم خواجہ عقل از بان لال شود

آرے من عرف اللہ کل لسانہ۔

# سمر شست و ششم

حلقهٔ ابدال در اثنای طواف بودند یکے از ایشان گم گشته اجانبی را
در ذکر احساس کردند تفحص پیوست معلوم شد که یکے غایب شد وردائے
او را میان خود قسمت کردند تا از طواف فارغ شدند و رجست جوے آن
یکے اقدام کردند می بینند جدا در خانه دو چشم بر دریچهٔ غرفه نهاده نشسته است
پرسید ندائے فلان تراچه زد شیطان ره تو زد یا رحمن ترا ازین کار ربست
گفت سرے است نهانی کارے است این جهانی مرا بدان اسیر کرده اند گفتند البته
باید گفت درد را درمانے باید جست رنج را شفائے باید طلبید از اخوان
دخلان پنهان داشتن شرط کار نباشد و جز پیش طبیب حاذق و حکیم واثق
قصه باز خواندن تا در صورت درمان نماید چاره کار روانست از زبان
گفتار کشود گفت بکار یک فریضه دارم بدان تن داده دل داده بشغل خویش
میرفتم درین غرفه نظاره شد ازین دریچه سر بیرون کشیده یکے ماه دو هفته
با عذارے چون گل نوشگفته دو ابرو چون هلال نهفته بے چون مے سرجوش
گل و مل بر آمد و آشفته دیدم مرغ روحم گوئی فتوح خویش در بر یافته گرد
هوائے خویش پرواز کرد چنانچه هوائے خود بهر آن پروازی چینند مسکین دل
من پر و بال گسسته تن بیچاره از پا در آمده بر جا نشست گفتند هله هرچه
شد شد اکنون برخیز بدین بازیچه میامیز گفت سبحان الله یارا روش کجا دل
را قدرت کو روح را زور طیران کجا تا ازین مقام خیزم و به مرام خود
پردازم یاران بازگشتند هر یکے چون ابر گریان و چون سحاب نعره زنان
و چون برق درخشان آسیب زنان ۔ نور الدین پاے زاد که او قطب
ابدال است و شیخ او تا و است و سعد الدین قفل شکن و منصور آزاد که بلبل

آن چمن است در حضرت شدند التماس پیوستند یکے را از میان ما این کار روا این
چنین روزگار پیش آمده در باب او چه فرمان است او بہ لغزید از دائرہ این کار
خارج شد از مرکز برون افتاد ندائے رحمت و دعوت رافت از عالم غیب
بر آمد کہ اسفندیار سوختۂ طلب حضرت ماست خواستہ ایم تا از جمال کل جمیل من
جمال اللہ ان اللہ جمیل یحب الجمال شظیہ و شمہ قسمتے نصیب حال
او کنیم استکشاف از حال او کنید کہ منتہا و متمنائے تو چیست پیغام ولداری و فرید
آشنای دوستداری بدو رسانیدند آن گرفتار گفت یک کنار دلالہ شوق در میانہ
شد گفت دستان بکشائے و سینہ را کشادہ کن و انتظار کنار در دل و سینہ بدار
عاشق چنانکہ رسم کار اوست بہر چہ اشارت کردند امتثال نمود دستان بر داشت
بایستاد سینہ را بکشاد اَللّٰهُ يَجْمَعُ بيننا و بينكم فتح الباب بکشاد یکے
بلائے ہر جا کہ بدلے است مبتلا و ہر جا کہ جائے است در نوازش و از
انبار کرشمہ بہ آہستگی دستان دادہ سینہ فراز یدہ آمد عاشق را در بر گرفت
باخود در بر کشید و بہ لغت تعزز و تعالیٰ فرمود اِنِّیْ اَنَا اللہ و گم گشت عاشق
را نیز گم کرد ہر دو یکے شدند نہ او ماند نہ این اما درد دے در عاشق سر بر کرد کہ
در مانش را صورتے نیست رنجے پدید شد کہ صحت او را راہ کارنے

بیت

جامے خور دم صفا ندارد — یارے کردم وفا ندارد
ریشے رستہ است بہ نگر دو — دردے دارم دوا ندارد

شخص پریشان گشت بسیارے از و نشان جست چنین گفتند بر فلان شیخ
مرشد برو این درد را دوا بر ویست و این زہر را تریاک او دارد این قصہ
بیشتر فاش شد دوئی دیگر ہم از میان ایشان برو رغبت کردند کہ او را طبیبے
حاذق می گویند و حکیمے واثق میخواہند ما نیز خود را اندیل خرقۂ او بر بندیم و بہ طرف
ژندۂ او پیوندے کنیم فخر الدین آہنگر و چھجو خیاط با اسفندیار رہ بارہ دو ز

اتفاقے بہ وفاق کردند بر شیخ نور الدین پائے زاد آمدند شیخ چہ میفرمایدمی خواہیم متشبث[1] بخرقہ فلان شیخ گردیم وخود را بدو در دوزیم نور الدین پائے زاد گفت مانشانے بہ بینیم کہ او لائق آن ہست کہ بر مہنگان وابدال یکے از مریدان اوگردند میان مانشانیست اگر آن پیدا آید شمارا گویم یکے از متعلقان اوگردید ذکرے ومراقبہ کہ مخصوص بدان طایفہ است مستغرق ومشغول آن شدند ہو دجے از ورائے سموٰات کہ نور آن ہودج آفتاب ذرہ ازان نصیبہ یافتہ وماہتاب پیش اوچون کعک پنیر نماید بلک تابہ سیاہ نزول کرد وصورتے از قضائے قدوس وسبوح رب الملائکہ والروح فیض گرفتہ دران ہودج نشستے فرمودہ و از ہر جزء آن ہودج این نداہمیخاست اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا ہمبرین وضع شیخ مرشد را دیدند ندا آمد پروانہ لاہوت باخود آوردہ چراغے ازان صبح افروختہ وشمع ازان طرف سوختہ دران ہودج فرود آمد مربع نشست ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ را نمونہ نمودہ آن چار فرشتہ کہ ہودج برگرفتہ اند ہر یک سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ فرو دمیخوانند حامل ارواح کہ اوراسلطان دایم نام گو بند چادرے آورد کبود تار آن چار ہمین ندا میداد لِمَنِ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ؕ لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَہَّارِ برین مردوانداخت اللہ اعلم درمیان دوچہ گذشت مروکار بود وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَہٗۤ اِلَّا اللّٰہُ ۔ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا ہیدانیم آن صورت قدسی کہ تمثال ژالہ از آب بستہ شدہ بود وآن شیخ مرشد ہیچواحد مرسل وحدت بردہا فی قلبی چہ اسرار نمود وچہ پرداخت قطب ابدال گفت آرے یک نشان ہمین است نشان دوم بہ بینیم آن درویش بے خویش بر مرکب میش سوار ومجمع ارواح اولیا وانبیا باہمہ ہیچ ہیچ کہ دارند گرد برگرد اویکے ورپیش ندا میکند وَتَمَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا قطب اشارت کرد یافتیم آن نیشان[2] پر دید سر بر آستانش نہید ویکے

---

[1] متشبث از تشبث یعنی در آویختن بہ چیزے وچنگ در زدن ۱۲-۱۰

[2] دو نشان

از گدایان در آن شاه گردید عرضه داشتند چنین دردے در سینه است جویان درمان او اسیم مسکین این شیخ نعره زد آہے بر آورد که از سردی آه آه جہانیان سوخته گردند واز گرمی او کونین فرود بالا شوند گفت این نه دردے است که درمانش را امیدے باشد و این سوزے است که در وسکوتے توان دید من از شما گرفتار ترم و اسیر تر عجب حالتے تجلی دوباره نه و ہر بار که شد تا این ساعت با آن شخص ماند که او را گرفتار و مبتلا و اسیر خود گرداند و چنان رفت که باز نه نمود و نه نماید بدانی آن درختے است ہر برگ او ہر شاخ او گل و میوه جز درد بر درد و غم بر غم نیست به تمامه بمن پیوستند ہر آئینه ہر چه من دارم نصیبهٔ حال شما کنم اکنون ہان وہان در چشم من در آئید و در نگرید بیت

محمد راز حال او چه پرسی　　گرفتار است گرفتار است گرفتار

---

# سمر شست وھفتم

مارا یارے بود بر ہیچ خود ے عاشق شد عمرے در عشقش بر آمد ہر روز آن شوروآن رعب بر مزید تا آنکہ روز شب یکجا در یک بستر وبہمہ مرادہا کشادہ اما عشق ہر روز بر مزید پر سیدمش چہ باشد ایں ترا بر شخص واحد رغبتے افتاد آنہم بدام مراد تو آمد چندین گرفتارے چیست تقاضائے قیاس این بود بہ یک دو لیقہ تیزی سورت عشق راتسکین بودے لیوگندان غلاظ اشداد گفت ہر بار کہ دیدمش ومی بینم حسن وشکے دیگر است وجمالے وکمالے دیگر یک سال است کہ چشم بر وداشتہ نظر دارم ہر چند بیش می بینم درو نازے وجمالے دیگر میابم ترا ازین قصہ عجب نمی آید وازین حدیث شگرفے نمیشود شخص واحد زمان زمان حسینی وجمالے دیگر وشیوہ وشکلے دیگر الیس فیہ سر غامض وعلم غموض فتعلم والسلام

---

# سمر شست وهشتم

عشق شعبدہ گری میکند بازیچہ میکند گاہ بصورت آدم برآید گاہ جمال حوا نماید معلوم نہ شد در بدو فطرت تا چہ مزاج بود تا بکدام وجود شہود کرد ۔ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۔ اما ساکنا و اما جهورا اما عالما و اما جهولا اما حاملا و اما محمولا ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ازین جملہ نشانی نمود ۔ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ بر یک اصل وجود کسے را وجود نہ و برظہور شہود در و دو نہ البقاء فی الفنا و الفنا فی البقا گوی ہیچ طرف دیگرے است حضور بہ غیبت رفت غیبت بہ حضور آمد مجنون دامن لیلے چنان مستحکم گرفتہ است البتہ گسستن را صورت نمی نماید مگر آن کہ ذیل لیلے پارہ شود یا دست مجنون بریدہ گردد ۔ عشق در رہگذر پیادہ ستادہ بود میخواست در میدان شارستان حقیقت جولان گری کند جان آدم را دید دران بادیہ یادہ گردی می کند لگامش می بایست نہاد و پالانش می بایست کرد عنان گرفتہ بہ رہ انقیاد و اطاعت می بایست آورد تا شایستہ سواری آن شاہ گردد تا روزگار چابک دست چند تازیا پرستش فرود آورد تا آفت روزگار ہر جنس بہ نوع بخشد گاہے درست بہ گاہے مراد جولانگری کند مے خوردہ است مشتاق شدہ است ہذیان گوی پیشہ گرفتہ است درد از خاران مستی می بایست کشید و سہ پیالہ دیگر ہم باید چشانید چنانچہ شنیدہ ۔

شعر

داعر الخمار بالخمر یدفع ولکن الحدید بالحدید یقلع

او رہم بدو می بایست گذاشت تا خود را خود بیند و خود را خود ستاید[1] شناسد وبیرونی را چون کیکے که در جامه افتاده باشد بافشاند۔ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ط اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ عجب رابطہ[2] کہ میان آید با خودت اتحاد نمودہ است با این ہمہ خودنمائی باقی است۔ اَلْاِثْنِيَّةُ بَلَاءٌ لَا يَنْدَفِعُ[3] والاثنینیة مرض لا یشفی میدانی چه گفتم[4] یا انشاءاللہ خواہی دانست واللہ اعلم

[1] خود را خود شناسد۔ [2] خردی۔ [3] لا تدفع۔ [4] مےگفتم۔

# سمر شست و نهم

عشق بر مثال شخص سیمیا شده کیمیاگری بکرد و مس وجودات کائنات
را عین زر ساخته هرچند که زر را نزد وی بود ولیکن از هر یکی ادعای انیت
سر بر زد تا آنکه یکی گوید یا کلی و جزی و یا لحمی و یا عظمی و شحمی و دمی و
علمی و فهمی خواست تعززی و تعظیمی نماید و به عزت و جلالت بروزی
و برازی بر آید سرو قدی قبای بالا ورد و در بر کشید کلاه باریکی بر
سر داشت تختی از زر ساخت مربع بر آن تخت نشستی کرد ثم استوی علی
العرش را صورتی نمود آن وجودات کائنات را هر یکی را به ارادات
خویش اسمی و لقبی نهاد چشمی را مجال نه که طرف او تیز تواند دید تیز فهمان کند
گشته اند پا وران از دست شده اند و هیبت و جلالت او آنچنان بر دلها
افتاده است هر یکی خود را مستحق قتال و قطع می بیند او خود دانسته این کار
میکند و بدین روزگار میگذراند یکی را چنین به هند و دیگری را چنین کنند و
سیومی را چنین فرمایند و این همه بدا مضامی پیوندد. یکی میان ایشان برین
شعوذه گری او اطلاع یافته است ناگهان بر دیگری اشارتی به عبارتی
کرد قصه فاش شد هر یکی بغضب و تعصب بر آمده به قتل وی و به ضرب او به اهانت
او به طرد او شروع کردند او را چاره نماند جز آنکه یا جان به حقیقت باز دیا
به توبه و استغفار پردازد و خود یکی از بن علمای متدین و از بن مشایخ
دیندار توبه و استغفار او قبول نباشد از آنکه اجرای به هوای کرده است
و شوخی و بدخوی نموده این کار را چه بنا عزلته و ظلمته بسر برد خواست استتار
اختفائی نماید فی لیلة مظلمة دهواء مدلهمة ژنده در بر کرد
پر کاله جامه کهنه بر سر پیچیده نعلین شکسته بسته در پائی خود کرده و چوبی بدست

کوچا بر در خانها تحدی میکند شیئاً لله ندا ساخته درے را فرو گذاشته نمیکند
بر هر درے حبیبے و خلیلے شریفے و ذلیلے میگر دو جائے باشد لطفے کنند پر کاله در
کاسه او نهند جائے بود از عذر گذرانند و اگر او از برون در قدمے در دهلیز
نهد شاید قفائے خورده دشنامے شنود و صدمه زنند اینجا فکرے گمار باشد کسیکه
بداند این آن مالک الرقاب و ضابط ممالک است اینجا الکبریاء ردائی
والعظمت ازاری را در طرفین اعتباری درستی کن حجابه النور
لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره
در فهم فکر خویش آر شنیده باشی کذا الوف حجاب من النور کذا الوف
حجاب من الظلمت وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا
عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ۝ یکے زبان کشود و این منظوم فرمود بیت

آنکه برآمد به بزم مجلسیان دوست دوست ‌ ‌ ‌ گرچه غلط میدهد نیست غلط اوست اوست

عارفا جوانمرد از بان درکش من عرف الله کل لسانه یک جنبو
همین است طیفور از غلبه نور حضور چنین گفت الٰها آنچه تو ئی اگر بگویم ترا کسے نپسند
نداشنید انچه منم اگر تو بگوئی سنگسار کنند حقیقت به تمامه در بیان آمده
است به فهم خویش فکرے کن. والسلام۔

---

# سمر هفتادم

دختری باخطری مه پارهٔ شوخی عیارهٔ شیوه تاکی مکارهٔ دو لعلش
همچو برگ تنبول منیش بلند همچو تیغ هندی مسلول سینه کشاده همچون صحن گلبنان پستانش
چون سیب نورسته هر صاحب دلی که دیدش سر فرود آورده است جعدش دراز
همچو مار بحر کمرش باریک همچو میان مور بزه . اما یکی باوی که ازما یکی بالیچه یافت
سیاه جریدهٔ چون تاب پیش همچو غدود گاو میش باریک . دندانش همچو سرون
گاو تاریک چشمانش مناک گرفته برنگ چشم گربهٔ دشتی . و در رخسارش کرده
همدستی . سینه اش از حصی البطحا ریخته دندانش همچو زر نبیخ گشته پستانش همچو
مشک آب ریخته . این قبیح کریه سلطانی بران حسن صبیح میراند . گفتمش ازین
مرد پیشتر کجا میروی بایست مش این غزل سرای کن نوازش و نوای نمایان
دختر باخطر ایستاد نی ایستاد هر که دید از دست رفت از پا درافتاد غزلی
فرو خواند سبحان الله زهره فلک بود میرائید یا نغنغهٔ اوراق سدره بود که
میناليد اگر جهانیان شنوند آن نغنغهٔ وطرب و آهنگ عجب وا والله
لما تواطر با تعجبی وتحیری درمن افتاد گفتم سبحان خالق آن قبیح کریه را برین
نطیق صبیح حسن ملیح آن دسترس و این فرمایش و این سلطانی و این تصرف
و این فرمان محو من العجائب هاتف غیب آواز داد يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ
وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ هر دو از یک آب است و هر
دو از یک چشمه است در هر یکی کمالیست در هر یکی مرادی و جمالیست
اندیشه را بیشه ساز شیر عقل را در بیشهٔ فکر آر و به تحقیق بدان و بدرستی کن
اعتبار و من تمت محاسنه و کملت های الاشیاء کاملة المعانی
مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ از یک چشمه آب برون آمد

سیاهی سیاه چرده

به گردها مختلف در یکے گندم است و در دیگرے جو در یکے شکر و سیب و انار در دیگرے حنظل و زهر و زقو نیا است و درخت پر خار عجباً للمعتبر آنجا که جو بکارند گندم را اعتبار نبود یکے راز قونیا خورانند و از سیب و از شکر پرہیز فرمایند اکنون اینجا اندیشہ است آنرا که تو بیگانہ نام نہادہ او با او آشنائی ہا دارد و آنرا که تو آشنا میدانی با او بیگانگیہا است که آنرا حصرے و عدے نیست وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ازین جملہ حکایتے درستے کردہ است بیت

چون ذوق تو کافر بتے بیاید مسکین چه کند که بت پرستی نکند

ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ از صلب آزر اوبت شکن و آزر بت تراشش اکنون اے قلند قلاش اے سوختہ او باشش اے زاہد مزور متعبد فاش اے دانشمند ہزیان گوینده تزویر قلاش کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ نہ نعم است نہ بلی نہ جید است نہ لاش اما شرعًا و مروتًا و عقلاً و عادتًا تفرقہ کنم و این ما از جمع بہ جمع الجمع آریم زہر زہر است قاتل و مہلک شہد شہد است با حلاوت و لطافت و بازدارندہ از بسیاتے مہالک اکنون انما العلاج بالاضداد ۔ سخن محقق است تو بہ اعتبار دوزخ و بہشت را یکے گوئی در دوزخ حر است نتن است حرق است خرق است و در بہشت حور قصور باغ و بستان کشت و سرور و تجلی رب غفور اگر اینجا ہم تجلی قہر است اما ہر یکے بہ اثرے مخصوص و معروف آنجا آہ است اینجا اخ اخ آنجا شکایت است و این جا شکر است آنجا قہر است اینجا لطف است آنجا کبر است این جا فخر است بدانی با آرام و قرار بر خوردار جز تبع نبی مختار نیست این سخن محمد حسینی گیسو دراز است یا

دوار یا دوار

# سمر هفتاد و یکم

گوینده گفت که محمد حسینی گیسو دراز رہ روش تو کو ته تو چرا به ستم بر خود سبیلے طویلے اختیار می کنی نظرے به فکرے درستے کن بر صورت ناسوت چهرهٔ لاهوت به شهود وجود بر د بعشق مجاز به مجاز کرد به حقیقت دیدم چیزے اللّٰه و اشهی است دلفریبے جانزا بدان قرارے سرابدان آرامے به طبیعت عین ارادت مراد خود را در لباس بهیئتے در صورتے سنیے آشکارا یافت شاه باز ان نیز همیدان اسرار حکایت میکرد مرد شعار نیز بدان اشارت فرمود گفتم خه خه

بیت

شب با تو غنودم و ندانستم که توئی | روزم بکنار بوده ندانستم که توئی

با خود این بیت باز میگردانیدم

بیت

نابدیدم لب تو میگون است | من ازان تو بهانه بهانم

جهان دیدم درین تمتع و تفکر مشغول و مستغرق اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ مرا جانب خود کشیدے کرد خواستم جامے ازان دن در کار برم و آسوده و فارغ نشینم بیت

تا مستی رندان خرابات بدیدم | دیدم به حقیقت که جزاین کار مجاز است

خواهی که درون حرم عشق خرامی | در میکده بنشین که ره کعبه دراز است

جام پرست لب کشاده خواست تا به وهم این سر نهانی را نوشے بکار برد و دل و تن را به آسودگی دهد هاتف غیب از عالم لاریب که هرچه از عالم غیب است ندا به آهنگے برچه دلنواد با صدق و صفا باشد استماع کرد وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ را با خود اندیشه بر مزج صفصاف صاف چه نسبت بر دو بینها چه مقابله توان کرد خطاب مستطاب از خداوند رب

الارباب اشارتے اِلَیَّ اِلَیَّ سوے خود خواند فرمود به هوش باشی صاف خود را کدر نه کنی خود را به بچه بازی و رندی که اینجا مکرها است عالمها را فرو دکردم پرده لطیفه پیش ایشان داشتم طالب آن به وهم آن که به مقصود رسیدم از من محروم بازند ولیکن حرمانے که هرگز به وجدان بازنگرد و آرامے گرفته اند که هرگز از آن در اضطراب و اضطرار آمدنی نه اند۔ و دوم خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ دانسته که این الذ و اشهی است و آن اجلیٰ و اصفیٰ هر که خود را به هوا داد در عین صفا محروم ماند چند در چند است یکے را ملامت و دیگرے را کرامت یکے را سلامت دیگرے را ندامت تا همین قدر نصیبه باشد راست است مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط ازین روے وجہ منها الیه بهت بعثت انبیاء بر عوام و خواص و اخص خواص است عوام را از بت پرستی و هوا پرستی باز آرند و خواص را از خود پرستی باز آرند و اخص خواص را از اوئی او و توئی تو باموسیٰ علیه السلام گفتند فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ یعنی از اوئی او و توئی تو بدر شو هر دو را از خود خلع کن زیرا چه تو عینه بعینه هستی فَاِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی۔

السلام علیك ایها الاخوان تفکروا فی کلامنا هذا فیه من تحقیق و حقیقت البیان حجت نه گوئی فلان بزرگے بدین مبتلا و گرفتار بوده است محمد حسینی با تو نیست با آن کبار ست که ردای کبریائی بردوش گرفته اند و ایم الله ندانسته اند اگر این کاره در ورای عرش سر بکن نظاره شو ورا را لورا چیست انه وراء کل وراء هیهات فهیهات بنا طمس فی طمس رمس فی رمس۔

# سمر هفتاد دوم

شیخ نورالدین پاے زاد که او سیدالاوتاد است در کنارهٔ رود
نیل نشسته تماشاے حیواناتیکه در ان میانه اند میکرد ماهیے را دید که دو
سر دارد و با ماهی گفت این دوم سر از کجا است گفت ذوالنون را درینجا
آوردند غسل دادند ریمیکه از اندام او جدا شد من چیدم مرا دوم سر ازان
زاد گفت حکایت کن ازین دوم سر مزید چه افتاد گفت این دوم سر
سر لیست گفت ترا درین سر از ماهیان دیگر چه زیادت است گفت درین
سر آن مقدار ماهیانیکه درین رود نیل اند من عدد آن را شناسم که بدانم
و آن قدر که حیوان اند بود وجود آنرا شناسم آهے بزد گفت مسکین این را
سر دانسته است در آن غرقاب آتشے از دل ماهی سر بزد با شیخ گفت
بحق آن خداے که ترا سر ابدال و اوتاد گردانید بگو سر چه چیز است که من
درین گرداب حیرت متحیر و متحسر گشته ام لا بد منه ولا سبیل الیه
حاجت من شدت نمیدانم این سر حبیب وجهل قناعت نمیشود گفت این
سر تو ندانی و در چشم تو در نیاید این خاصهٔ انسان است گفت بلا بر بلا افزود
درد بر درد اندود وهل من طریق که مرا ره روے بدان سر بود گفت
مگر غذاے انسان گردی گفت چون غذاے انسان گردم انسان باشم ماهی
نباشم مرا چه سود آید باید که ماهی باشم و درین دریا باشم مرا با این آشنائی شود
رحمے در دل شیخ روی نمود و گرمی دل او را به لطف سر کرد دهن خود را با
آبے ساخت بیاری غرقاب دریا درون سینه برد با آن ماهی بهم ماهی گشت
و نظاره درونش میکرد تا که گذرش بر جهان دل شد پر تو از عکس انوار سبوحی
و قدوسی لائح تر دید ماهی را با آن انوار میسر نه هر دو چشم جهان بین را کور دید

او آب را با ماہی باز گردانید ماہی بقعر دریا دالیتا د گفت و او بیلا در ظلمات آن نورے مشاہدہ شد کہ دل مبتلائے او گشت درین غرقاب دریا آتش عشق بر افروخت شوق او دود از سرمن بر آورد گفت ایھا الشیخ اغثنی اغثنی درمیان غرقاب چشم بر باد دادم آتش عشق از دل شعلہ زد دود اشتیاق در اضطراب و متعلق انداخت میتوانی دستگیری کردن پامے مردی نمودن گفت اے ماہی بدین درد بساز و برین کوری بمان کہ درد این راہ از صد درمان است و کوری حبک شئ اعمی در عین عیان است ماہی دم سرد بر زد موج دم سرد او بر آسمان رسید شیخ فرمود مبارکت باد بہ سرے رسیدی و بدولتے رسیدی کہ پاے زاد سرگردانست۔ والسلام

# سر ہفتاد و سوم

عشق مرغ ازل است اینجا مسافرانه آمده است و ہمارہ حب الوطن من الایمان است روی بمراجعت دارد فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ را تذکار و تکرار کند تا کلُّ شیءٍ یرجِعُ الیٰ اصلِہٖ در مقر خود قرار یابد عشق مرغیست در ہوائے خود پرد و بقید دام صید نہ گردد و بہ دانہ و آب سر فرود نیارد او مرغیست کہ بے پر و بال پرد ہوائے آشیانے ندارد او صعوہ است کہ نشیمن معین ندارد ہر آشیانے از و نشانے باشد او طائریست در فضائے لاہوت پرد و جز بدانجا پر و بال نگستراند و خفض الجناح ہمانجا کند در جبروت او را گشت گاہے گشت تماشائے او صحرائے قدس بود ملکوت خود گذرگہ اوست اختلاف تردد ہمانجا کند با این ہمہ با بنیۂ انسان کارے دارد ہمین عشق گفت الانسان بنیانُ الرب اگر عشق را صورت بودے جز صورت انسان نبودے عشق مشاطہ رحسان و بداح است عشق قرین ہر مساح و صباح است عشق شراب صاف را جام است عشق در دتہہ ماندہ را مستی تمام است عشق بت پرستان را پیشوا و رہنما است عشق زاہدان و عابدان را قبلہ گہ ایشان است عشق مالک دو جہان است مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ برائے تفصیل و بیان است عشق سر تسلیم و رضا است عشق طلاب را قدم و روش است عشق شیر بیشۂ عرفان است عشق خواجۂ جہان است عشق سلطان مالک الرقاب ضابطۂ زمان است عشق پیرایۂ رد ے خوبان است بسیار چہ گویم عشق ہم این است ہم آن است قایل ہو عین الاشیاء ہم ازین بیان مادر گمان است عشق علما را تجت و سلطان است عشق جان است عشق

لہ بنیان

جان جہان است عشق جان جان است عشق نہ آن است کہ من تو گویم فلان و بہمان است
عشق تیغ است عشق نیام است عشق صیاد است عشق صید است عشق دام
است عشق ابلیس را شیطان است عشق آدم وا رحیم و رحمن است عشق
بے نشان است عشق را ہر جا کہ جوی چہ میکدہ چہ مصطبہ چہ کعبہ عریان است۔
عشق شید ارا تیغ بر ان است عشق گردش سنان است عشق بر رخش آزادسوار
چالاک جوان است عشق صورتے ندارد و در ہر صورتے ہیئتے پیدا و نہان است
اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ط۔ عشق را عظیم شان است چہ گویم ہرچہ گویم
عشق ہمان است و بیرون ازان است عشق ہمان افسانہ قیل و قال است
مجد الدین بغدادی از راہ دیوانگی و سرفرازی از عشقبازی خوش اشارتے
فرمودہ و اشارۂ او ما را بر دیدہ و جان است۔ بیت

گر سراز بی طعنہ ابدال شود   این حلقہ قیل و قال پامال شود
ہم مفتی شرع را جگر خون گردد   ہم خواجۂ عقل را زبان لال شود

عشق را مبدائے و معادے نیست قرار گاہ او کان اللہ و لم یکن
معہ شیئ ہم از آنجا آید و ہم بدانجا باز گردد۔ مبدا و معاد چہ معنی دارد
راست گفتہ اند الممکنات لا یتناہی زیرا چہ ممکنات این جہانی و آنجہانی
را در تعداد در انحصار و تعداد نیست اگر پرسند ت ہل یعلم اللہ سبحانہ
عدد انفاس اہل الجنت و النار ترا جواب چہ باشد ان اللہ
لا یوصف بالمحال الا نسان سری و صل بی عاشق معشوق عشق را
یک خانۂ شطرنج بازی کردہ است باشد کہ عشق ابلیس و فرعون گردد
شاید ابلیس و آدم نماید و شاید یزید و حسین بود شاید محمد و ابوجہل گردد
آزر و ابراہیم را از یک نسل بیرون آرد عشق بت شدہ است عشق بت پرست
شدہ است عشق بت شکن شدہ است محمد حسینی با عشق بسیار کشتی گرفتہ
است عشق او را بسیار بار بر زمین زدہ است اما شوخی اش ہر بار بر خاست

است و دستے کشیدہ است عشق قلاش است و باش است عشق بت شکن است
و بت تراش است عشق از خدا جدا نیست اے عزیزان اے عارفان فہم
کنید کہ محمد حسینی چہ بیان کردہ اند ایں نیز تحقیق دانید ہرچہ گفت گفت عشق بدانید
در بیان نیامدہ والسلام

# سمر هفتاد وچهارم

کهیعص خطاب با محمدؐ شد دع نفسك فتعال خطاب موسیٰ شد فشتان بین الخطابین فلیتفکر کم بینهما الٓمٓ محمد را تنبیه میکند الازل هو والابد هو والوسط هو تعریف میدهد از غُلِبَتِ الرُّوْمُ و غُلِبَتِ الرُّوْمُ سَیَغْلِبُوْنَ چه تفاوت کند اهل طریقت اینجا اشارتے گفته اند اگر ترا توجه شد که قدم بر خلاف نفس نهادی به قهر و غلبه بر و تسلطے یافتی فلا یامن مکره مکر او نیست و نابود نشود از مکر او امان نباشد تا شررے از آتش باقی است ایمن مشو گفته اند ان بقی شرارة تحرق عالما تا حق به حقیقت تجلی بخند در رسوم و عادات و مولمات و مستلزات محو نشوند از نفس امان نباشد اگر این چنین اتفاق افتاد که او به تو قوتے و تسلطے و غلبه گرفته است اسیر او مانده نشاید که نا امید شوی و لحو و را تمام هست او وهی تا متصرف وجود تو همو گردد تو در مجاهده و ریاضت باش و ساعتهٔ فساعتهٔ التجا بحق کن لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا این هر دو معنی بر اختلاف قرئین رفته است نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ تحریر را تقریر میکند حبیب خود را که همواره در بساط قربت بصفت وحدت اتحاد است با همه موجب سکر تو در صحوی هرگز نباشد ماهی که از دریا تو گیری و از دست تو جهد قعر دریا گیرد تو غواص آن قعری تو غرقابی آشنائی که جز در ثمین در مخلب خود گرد نیاری چون تو درین دریا بمثال نهرے بجرے شده نعمت ترا نهایت کجا دولت ترا غایت کجا که تو همچو ممنون دو معنی دارد یکے مقطوع گفتم دوم بمعنی منت باشد چون من و تو همواره یکے ایم این دوئی و همی بیش نبود منت بر که وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سبحان الله با

او یکے وہمہ اوصاف او متصف بذات او متحدد و بہ وحدت ملتزم شرائط ارکان بندگی بجامی آرد بحق وحقیقت تا آنکہ متوہمان و متوسمان گمان بردند کہ مگر او برائے رسمے و نظامے وضع شرع کردہ است ہیہات فہیہات بحقیقت کردہ است ہمہ او باشد شریعت ہم ہمو باشد گفتار دو رستِ من است

شعر

القایل والسامع والباصر ہو  والعالم بالباطن والظاہر ہو
الغائب ما سواہ والحاضر ہو  الاول والآخر والدائم ہو

# سر هفتاد و پنجم

از کہیعص تراچہ شعور واز این حضور تراکہ خبر داد کہ بوراے
وجود تو بہ صفت تعزز و تعالی بر آمدہ و بر سطح عرش نشستہ بر تو فرماندہی کرد
و بدان ھ تراکہ اشارت کردہ ھ کہ او چہ غمزہ می زند ان اللہ خلق
جھنم سوطا یسوط بہ عبارت الی الجنۃ ترا براہ مقصود میبرد
و این ی کہ ترا بہ طرف خود خواندہ و با تو رہ دوستی نمودہ و این ع
کہ دیدہ کشادہ بر تو چشمکے زدہ و خود را بتو بخود بعینہ عیانی کردہ و این ص
کہ ترا صفاے صفات پوشانید و از لباس دوئی برہنہ شدہ ترا بہ صنوت
اشارتے دادہ و این پانزدہ حرف را کہ یکے از دہ شمردہ و آنرا بہ حساب
ابجد در شمار آوردہ و با آن ابجد عددے درستے باز آوردہ
حم عسق عین الحیوۃ را تو چہ دانی تا بہ منتہاے مرسی مبدا
و معاد را کہ بہ جمع آوردہ ترا بہ یک سررشتہ لبت نمودہ و از ع عشق عیانی
کہ نمود عین الاشیا رکہ گفتہ این س ترا رہ سلامتے کہ رسانید بدرجہ سموکہ
بر کرد۔ سموات کہ علیین اند و سفلی ارضی کہ بہ سجین است کہ امتزاج داد
کہ باہم در بست و از کجا بچیدہ شدند و این ق قیام قیامت قامت
او را کہ بر قرار داشت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا
این مجموع اشارتے آسانے کہ گفتم ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ جمع الجمع در
یک نقطہ نہاد عجب کارے دگر سررشتہ دراز کرد اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نِدَآءً خَفِيًّا ظہور کشف را آشکارا نمود قہقہ است اینجا عارفانرا چہ
بازی میکند چہ شیوہ بازی می نماید وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّ
سر حقیقت بچہ بازی میکند کَذٰلِكَ يُوْحِىْۤ اِلَيْكَ رسمے مستور کارے ستق

مہرہ بازی تنہا با تو نہ کردہ ایم با ہمہ خواص و اخص ہمین رفتہ است یعنی بنیہ
کے تو اند بود تا ازین جہان نشانے تو اند نمود ورنہ بعثت انبیا عبث باشد
الحمد اللہ قضیہ بشدت ظہور خفی را چون بر آوردہ است و چگونہ
آشکارا تر نمودہ است مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہ خوش پردہ
دری کردہ الحمد سفل و علو را برہم نہ فرش و عرش را بر یک قدم
دار بہشت و دوزخ کردہ الحمد للہ را ایک شخص انکار بیچارہ محمد حسینی افتادہ
ماندہ درین پندار ہیہات ہیہات۔

وہمے است ز من باقی و باقی ہمہ اوست

---

# سر هفتاد و ششم

اتفاق ارباب طریقت و اصحاب حقیقت است که رهروان دین به چهار صفت است اند سالک مجذوب یعنی سالک متدارک بجذبه دیگر مجذوب سالک یعنی مجذوب متدارک بسلوک دیگر مجذوب مجرد چهارم سالک واقف سلوک بے جذبہ نیست اما بعد جذبہ سلوک جذبہ دیگر باشد برائے چیزے کہ سلوک بود بدان رساند و آنکه او را نخست جذبه شد پس متدارک بسلوک گشت سرے کشف شد اطلاع بر حقیقت شد او را گفتند ہر چه خواہی بکن خواست او این افتاد که البته تعبد و صلاح پیشه کرد او ہم شاذ شیٔ من الاشیاء . بر و کشف کردند آنرا جذبه گفتند خواست این کار به کمال و انتہا رساند پے آن سلوک کرد تا آنکه جذبه به پیر مرشد خواست تبع شود سلوک فرمود این ہر دو سالک متدارک به جذبه و مجذوب متدارک بسلوک ارشاد و ہدایت را شایند و ہر دو نصیب باشند برائے امامت و خلافت را که بجزم پاے ایشان مرتبۂ رفع رسیده است و البته از خفض و کسر این گشته اند و تا شیخ قدم در دار امان نہاده باشد و از دائرۂ مراجعت بروان نه شده حرام بودش که خود را به پیشوائی و رہنمائی شہره کند و این را بچه دانند حقیقت کشف شد کار رجائے است اگر پرسند که خدا قادر است برین که او را از انچه اوست باز گرداند جواب گویند محال تحت قدرت نیست ان اللّٰه لا یوصف بالمحال و ما من نبی الا و له نظیر فی امتی . دیگر چه معنی دارد مرتبه انبیا ر دیگر چیست عصمت از مراجعت اولیا را حفظ از بازگشت چنانچه ذوالنون میفرماید من وصل لا یرجع و من رجع رجع عن الطریق و سر عدم مراجعت گفتم عیانی شد حجب و

را گیرد

انبیا دیگر

استار در میان نماند حجب و استتار در حجب عیان غایب شد وقت صبح محال آمد کہ از شام نشانے یابی و آنچہ گفتہ اند ہر چہ خوش آید کند ہمین شخص است چنانچہ مولانا گوید۔

بیت

باز آمدم چون عید نو تا قفل زندان بشکنم
این چرخ مردم خوارہ را پہلو و دندان بشکنم
گر پاسبان گوید کہ ہے بروے بریزم جام مے
دستم اگر دربان کشد من دست دربان بشکنم
ہر گہ کہ من بدمست را در خانۂ خود رہ رہی
پس می ندانی این قدر این بشکنم آن بشکنم

مرتضی ہم ازین جہان نشانے دادہ است۔

لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ زمین زمین نہ ماند زمین بہ یقین غیرے شود وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ چون پیچیدہ بہ یمین او شد دران یمین بہ عین یکے گشتند مرتضی اچگونہ نفرماید ما ازددت یقینا ہمہ را یکے دیدہ یکے دانستہ یکے شناختہ صور و اشکالی از میان برود از دیا و چہ بود ہمانچہ حق است ظہور پذیرد سخن ما فہم می کنی اگر می کنی زہے مرد کہ توئی۔

و آنچہ گویند میان این دو متدارک بجذبہ یا متدارک بسلوک تفرقہ نہند گویند آنرا چہ جذبہ مقدم است او اعلیٰ و اولی است لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہر دو را اخوان تو امان دان کہ از شکم یکجا بیرون آمدہ اند۔

سالک واقف دو سہ معنی دارد یکے آنچہ واقف است کہ جذبے او را کشف شد قدمش بیشتر نبرود یا سالکے است مرشد بہ سر ندارد یا سالکے

است بہواے گرفتار شدہ است بہ تقبیل اقدام و دست بوس انام بہ واقعہ خوابیکہ می بیند تخیل درست میباشد ہمہ ران غرور است و اندک حضور کہ وست مید ہد بدان سرور دارد یا در اثنائے سلوک لذت طاعت یافت استحلاء الطاعۃ پابند وقت او شد یا ہمتے بلند ندارد وہم بہ تمثیلے و تشکلے کہ او راپیش آمدہ بہ نظارہ ماند شاہد را بجائے غائب نہاد از شاہد غیب محروم ماند واقف این چنین کسے ہم باشد کہ عشاق و شدائد نمی تواند برخود نہادن از بسیارے بہ اندک قرار گرفت و دیگر ہر جا کہ متعبدے و متزہدے است بدانچہ واقف است او میگوید مرا چیزے نمی باید توفیق عبادت مرا کافی است۔

عشاق

(۱) مجذوب مجرد چنین کسے ہم باشد کہ در باب او این بیت خوانی۔ بیت

زبادہ چون کف ساقی تہی نمی گردد کجا دماغ نطیفم ز مستی آید باز

پر پرمی پیمایند و فرجۂ شعورے نمید ہند و ہر نفسے مست مست میدارند

نیکو دولتیست این عظیم دولتیست و سعادتیست این آن دوئی کہ گفتیم احیاناً لِ ساعاتاً و از مانا تمنائے این دولت کنند ہمہ پیران طالب مقام مریدان اند

وہمہ مریدان مشتاق احوال پیران مریدان میگویند زمانے

ما را از ما برند و پیران میگویند ساعتے ما را با دہند۔

ہر چند کہ مجذوب مجرد لائق شیخوخت و دعوت نیست آتش میکدہ در خانہ دعوت زن و ہدایت در سیلاب ضلالت روان دار۔ بیت

مرا بہ خانہ خمار بر بدو بسپار دگر مرا بہ غم روزگار مسپارید

اشارت بحالت مردے است کہ ایشانرا لو کشف سر الربوبیت لبطلت النبوت مرد در قلزم وحدت غرق است فرصت آن ندارد کہ سر برآورد در غرقابے افتادہ است البتہ ساحلش را پایان پیدا نیست پیغامبر دعوت کرا کند نبوت بر کہ ارسال شود و از قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی در گذشتہ است ثانی را مجال نماندہ است۔

## بیت

چوں رسد عشق را چنین حالت سرد شد گفت گوی و لاله

ولاله از حالت شه و عروس پر سان باشد هیهات او خود محرم کار نیست و اشوقاء الی لقاء اخوانی همین شهباز فرماید مرا برادران و اقاربان اند که هم کاسه هم پیاله هم نواله او یند چه میگویم کجا افتاده ام مردمان مے خورند و ند مشتاق شدند دیوانه شدی باده میگوی۔

مجذوب مجرد این چنین کسے هم باشد پرتوے از عکس لاهوت بروے زود ماغش سبک شد لقمان سرخسی پر ببند گفت در بندگیت پیر شدم رسم بندگان است که درین حالت آزاد کنند آزادی مطلبم شعاعے از پرتو لاهوت بروے زد مجنون صفت گشت مجرد مجذوب چنین هم باشد بر سرے اطلاع یابد قید شرع را از پا گسسته بیند مهار بندگی شکسته یابد۔ عنان عبودیت از دست رفته بیند هر چه خوش آید کند و از مزید باز ماند کجا آن حالت که محمد و خدائے محمد سر بسر و کجا آنکه بوجهل جفا کند و دندان و رخساره شکند و به سنگ بزند حالت واعیان و هادیان این است روز بدایت ابن مرشد انرا هم ایشان دانند بس بیچاره طبیبے که علاج دیوانگان کند مینویسد اگر یکے به رتبه دعوت رسد شاید بغیر اجازت پیر دعوت کند لاحول ولا قوة الا بالله چه گویم آن مردنا دان را با خدا میتواند گفت شنیدی درمیان نهادن امابے پیر و پیغامبری یاد گر دید آمد هرچه آمد اینجا چنین می فرماید۔

## بیت

اگر مراد تو آید دست نامرادی ماست مراد خویش ازین پس دگر نخواهم خواست

اریدو صاله و یرید هجری فاترک ما ارید لما یرید

آه پیرا سوختی سوختی۔

### بیت

حاصل عشقت سہ سخن بیش نیست		سوختم و سوختم و سوختم

سلہ اورا پرندہ ازان گویند کہ چون و سماع شدے قوت طیران دست دادیے از یک طاق خانہ بر دوم طاق می پرید" از تبصرۃ الاصطلاحات۔

(۵) ۔ در شرح اسرار بعد از لفظ " نہادن" وقبل از لفظ "آمد ہر چہ آمد"، عبارت این چنین است :۔ اما با پیر و پیغامبر نیز نیست ضرورت است او را الہامی باید کشید و حفامی باید شنید و از پیر و پیغامبر نمی باید گردید" و در کتاب مظفر حسین صاحب و در تبصرۃ الاصطلاحات نیز عبارت ہمچنین است ۔

# سر هفتاد و هفتم

دیگ سودای هوس بر دیگدان سویدای دل بسیار جوشید تا خیالی را پخته کرد با این همه هوای آن سوخته خام به اتمام نرسید کالحب علی المقلی[1] ماند چه باشد که فرد حقیقی بهمه اعتبارات و جهات احد صمد باشد واز و گویند صور مختلف واشکال متضاد از حیز امکان در مکان ظهور بروز کند همدرین درطات وهم درین خطرات مستغرق بود خود را در قدس دید نظاره اش شد که از ان مکان لامکان قدسی خالق انس وجان صورتی بهیی روئی نمود کبیری زالی ولیکن با جالی دندان را خضاب سواد کرده پردهٔ حیا از پیش دور کرده خندنی میکند پرسشی پیوند دیگری پیدا آمد گندم گونی که موجب لغزش آدم باشد قناعهٔ کبریائی بر سر گوشوارهٔ ازل درگوش وطوق احاطت گردگردن سوار قدرت بر ساعدان خلخال ابدسیم ساق را بر پا خواست از و استکشافی و استفساری کند دختری دیگر پیدا آمد سالی چهاری پنجی را همیدان پیرایه آراسته حیرت اندر حیرت افزود درد بر درد اندوه غم بر غم روی نمود از عالم غیب ندائی لیلی هیسنی که موجب قرب دلها باشد وسبب مستی جانها بود عارفان را در رقص آرد عاشقان را در همس[2] انداز و کلامی فصیحی بلیغی نصیحی درگوش آمد و بدل القا شد ای نادان تو کیستی و کدامی و چه کس باشی برین سرهوا استطلای کنی ندانستی که خلیل ما ابراهیم گفت وازما بهمه عجز و زاری التماس پیوست وگفت رَبِّ اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی بدین التماس نقد سرزنش کردیم گفتیم اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ گفت ایمان دارم بحقیقت میدانم این کار کنی و توانی کرد اما هوس مشاهدهٔ کیفیت دارم کیفیت نمودهام

[1] المقلی بالکسر تابهٔ که قلیه بریان کنند (۱۰۲)

[2] همس یعنی فرزدن ونکستن

بدان اطلاعتے نداد یم که آن در حیز محال قرار گرفته است و او در مکان
تمکین دارد گفتند لائق حال توانیست از حرص و هوا و از شهوت و آراستگی بینه
خود بدر شو آنچه خارج مطلوب او بود در اعتقاد او داخل کرد چهار پرنده
کشت و هر یکے کوفت با دیگرے در آورد و هر یکے را جداگانه کرد
این به نمود که چگونه یکے از دیگرے جدا شد و جز هر یکے چگونه باز رشد
بجز خود پیوست ازین جا اشارت کرد که محال باشد کسے مطلع برین شود
که در گره پیاز کشاده باشد مغزے ندارد و همه پوست در پوست است هر که
خواهد برین اطلاع یابد چرا چنین است جز تضیع عمر عزیز خویش نکرده باشد بها
بجدی نفعها روزگارها است پیشتر جبرئیل به صورت وحیه کلبی از غیب به
رسول الله شاهد شد نه این چنین بود که از صورت خود گشتی بدین صورت
شدے و نه این بود که این صورت غیر آن بودے اختلاف اعتبار را
اتفاق افتاده است. علی الاطلاق این سخن را که مطلق در خارج وجود ندارد
میدان و چنین هم میگویند که جبرئیل عقل محمد است که صورتے تمثیل کردے
و وضع اشیا مواضعها تعلیم شد هر چند که جها در اخلاف عقل گفته اند اما نه
نه عقلے مخفی است فلک افلاک عقل کل را این جا یابد شاید ترا ظفرے
بدان بود و نظرے بدان داری بسیار اسرار در فهم تو آید همین که
خُلِقتُ انا و علیٌّ من نورٍ واحد هم ازین جا که علیٌّ اخ نبی
است آخر بین کل نوعین و تکلین همه معنی داشت ففی النبوت و فیه
الخلافت همین اشارت کرد انت منی کهارون من موسی همین فقهه
را حدیث میکند کلامنا اشارت و عند من فهم عبادت والسلام

ن بازنشے بجنبه خود پوست

# سر هفتاد و هشتم

بزرگے طعامے بدست مرید داد گفت دران بر آب درویشے است
بدوده عرضه داشت که آب عمیق است کشتی نیست و مرا با آب آشنائی نه
گفت کرانه آب بایست و بگو بحرمت آن فلان نام خود گرفته که وقتے بزن
نزدیکے نکرده است مرا ره ده آب دوشق شد مرد گذشت طعام بدرویش
رسانید او خورد وقت باز گشت مرد را گفت وقت آمدن چنین آمده بودم
وقت رفتن چه کنم چگونه روم گفت برو بر آب بگو بحرمت آن فلان نام خود
گرفت که وقتے طعام نخورده است آب ره داد مرید را دو اشکالے مشکل
پیش افتاد یکے آنکه این پیر چندین بچه گان زاده و آن درویش بحضور طعام
خورده دو دروغ بر آب گفتم هردو اثرے اعجوبه داد از پیر پرسید محمل
این کلام چه باشد دروغے را چنین اثرے شود گفت من بهواے خود نزدیک زن
نرفته ام و او بهواے خود طعامے نخورده است اما صدق کلام برین رفته
است آکل و ماکول ناکح و منکوح یکے بوده است چنانکه یکے گوید مادر خود را
من زاده ام و چنانچه گفت صحابی ولدت امی اباها دیگرے گفته رأیت
ربی فی صورت امی از زبان مبارک رسول الله گویند صلی الله علیه وسلم

شعر: انی وان کنت ابن آدم صورة — فلی فیه معنی شاهد بابوتی

دیوانهٔ از سر دیوانگی و خود کامی این سخن گفته — بیت

قلندر را نو از شہا خدای را گدا از شہا — خدا اند ز قلندر دان قلندر را خدا خود بین

بدبخت ملحد زندیق کافر درین مقام الحاد خود را حجتے سازد زندقه
خود را برہانے گویند اند که این حکایت فیض اقدس است مدبر محرک فاعل
قائل جز او نیست او را روح الروح نامند او را روح اعظم خوانند وصف

او چنین گویند الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورت الی صورت و من مادة الی مادة و من هیئت الی هیئت بلے الحقیقت کالکرہ ہر جا کہ انگشت نہی حاق وسط او باشد اینجا فرعے و اصلے نیست این را ملحد اصل نہادہ و حرکات خود را ازان متفرع کردہ لاحول ولا قوة الا باللہ

توضا وضوا لغیب ان کنت ذا سرّ
ولا تیمم بالصعید علے الصخر
وقدم اماما کنت انت امامہ
وصل صلوٰة الفجر فی اول العصر

این نیز بیان آن جملہ است کہ بیان کردیم۔

# سمر هفتاد و هم

امشب دیدم شخصے برہنہ را روے کف ہر دو پا باہم نہادہ از ہر دو ران او شعاعے و لمعے پیدا بود کہ روشنی آن باصرہ خیرہ می شد وحقیقت آن او راک نمی شد معلوم نبود کہ شخص ذکر است یا انثی علامتے دیدہ نشد و معلوم نشد کہ پیر است یا کہل جوان است یا امرد اللہ عالم کانہٗ شیخ از او آوازے می خواست از من سوالے می پیوست کہ مرید را بر پیر چہ اعتقاد باشد و اندازۂ آن کار تا کجا باشد گفتمش اقل من کل قلیل این بود کہ معتقد مرید آن باشد کہ ہر چہ پیر میکند باذن من اللہ و امر منہ باشد و بدین خبر خضر علیہ السلام نشان داد گفت وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ من اللہ مامور بودہ ام و اگر نہ کردمے عاصی شدمے و اگر ازین قضیہ خلافے و نقصے در خاطر گذرد مرید از دائرۂ ارادت خارجی شود و اگر آن پیر کارے من عند نفسہ کند بحسب حال خود بقدر وقت خود مرتکب کبیرہ شدہ بود ملام و معاقب گردد قصہ ذو النون شنودہ باشی کہ بر قوم نینوی مبعوث شد چند گہے دعوت کرد کسے بدو نگروید ناخوش شد بغیر امر باری تعالی از ایشان اعراض کرد در دریا سوار شد ماہیش لقمہ ساخت چند گہے در شکم ماہی بود معرفت خدا دستگیرش شد عذر خواست کہ دعوت من و انکار ایشان از مرکز وحدت و از حلقہ توحید بیرون نبود پس بیرون آمدن من بصفت غضب از قدم وحدت و توحید تجاوز باشد آن را عذرے خواست بحسب معرفت خود کہ ہم در عین و ہم ظن بودہ اند من و او و دعوت من و انکار ایشان ہمہ یک نقطہ بود و لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بدان چون غضب او از عالم جمع بود و عرفان او از جمع الجمع چو جمع الجمع آمد ہر آئینہ رہنمونی خلاص روے نمود پرسیدندش کہ در ان

بندی خانہ ظلمات خوش بودی یا بدین خلاص و یا وہ گذاشتن گفت اگر راست
پرسی دران بند خوش بودہ ام صورتے دلبند جان ربائے دلفریب را در
بطن الحوت داشتند من بہ نظارہ وعشق او خوش بودم آن دیدار و بند یگانہ
و انکار ایشان را سبحہ کشیدم امروز کہ در فضائے کشادگی ام آن صورت
با من نیست کاشکے ابد الآباد آنجا بودے داد بامن بودے۔

الغرض پیرے کہ بغیر اذن دامر باری قدم منحرف نہد متبلا بہ بلائے گردد
و از عتاب و عقاب خالی نباشد آن مرید کہ پیر را ماذون و مامور دانستہ است
گرہ عقیدۂ او ہر چند سست ترمنیاید زیرا چہ پیر ہر مرید را آئینہ است کہ مرید
خدائے را در آئینہ پیری بیند و پیر خود را ورمرید اگر مرید درین رابطہ برسد
خود را با پیر در یک سلک منتظم یابد و رخییلات با پیر این خیال بازی کند۔

گفتم کہ پیمبری تو یا پیر

از پیر این شنود۔

گفتا کہ دوئی ز راہ برگیر

مرید بہ نور حضور شعور درست یابد و بعد مقاسات اللتی و اللتیا بدین
دولت رسد و این را در آئینۂ دل خود محقق و متصور بیند بضرورت گوید۔

بیت

چون نیک بدیدم این نکو بود من او پیر ہرسہ او بود

اگر پیر بحسب مغالیط معارف تجاوزے کند مرید بد اعتقاد نشود و
اتباع ہم نکند کار او را بد و گذارد میان مردم این عذر خواہد فہم من آنجا
نمی رسد کہ پیر است باخود این داند ہر کہ از راہ منحرف دکشر رود
بلائے آن انحراف واعوجاجے کشد و از ملامتے و غرامتے خالی نباشد
پیر داند کار پیر داند مرا ہر چہ بر آن رہ کردہ است مرا بدان استقامتے
باید کرد افعال نبی مختص است بعضے و تبع نہ ماخرج النبی صلی اللہ

علیه و آله وسلم عن الدنیا الا و قد خلت له نساء جمیع
العالم پیر را ہمین مثال واند پیر را درجه ادنی این بود که گفتیم
اعلی آن است در جمله اختیارات با جمله اوامر و نواہی اختیار
او بدست او داده اند گفته اند افعل ما شئت ودیگر ازین برتر
وبیشتر و بیشتر آن نمی نویسیم از انچه بر غیرت عشق درکار است و دیگر موانع
است که تقریر آنجا وفا نمی کند و تحریر شاید آنجا باری ندہد علیک فعلیک
ان تلازم الصراط المستقیم والسلام

# سمر هشتادم

بادے نعتم و جان مہتم بینئہ شکستہ ضابطہ گسستہ خطرات نزہات در مباہات الہیات تردد و اختلافے میکرد و پلاس یاس در برخودمی دید وازان یاس میترو کہ عمر بہ نو در سیدہ موضوع نو د محول رود باشد جام مراد بکام من نشد و مطلوب مودود بدامن مقصود نیاید از سینہ گرم دمے سردے برآمد واز ستوہ اندوہ لب خشک وچشم تر شد و عبرات چون سیلاب روان تر شد تا ناگہان بوسان از سماوات جوانے امردے اجردے در برمن نزول کرد جنبش از ماہ شب چہار دہم روشن ترابروے او بہر قبلہ حاجات برآمدہ ترچشمش دیدہ کہ چہ فتنہ سحرے است غمزہ اش غمازے است کہ طرفة العین از حرکت نہ ایستد چشمکے میزند کہ علو وسفل را برہم میزند و ہر کہ می بیند از بالا فرود می افتد لبش تمامی است از تاب توسین او ادنی ساعةً فساعةً حکایت میکند وچہ شیرین کلامے است گوئی جلابی نبات تنگ تر بستہ است خود ساکت می ماند و اسرار کشادہ می گوید دندانش گوئی سلک مروارید آبدار کہ در صدف وچون ظاہر ترمینماید دیا خود از ہار لعلے است ہمچون آفتاب روشن مید رخشید مربع نشستے فرمود گفتم کیستی چیستی کدامے از کجائے گفت تمثلے از قدس لاہوتم تشکلے از جبروت بصورت ناسوتم گفتمش لقب تو نام تو چیست گفت در علویات الہ البریات خوانند مرا در سفلیات عشق الجنان نامند گفتمش استغفراللہ عشق را نزولے و وصولے ہبوطے سقوطے نہ تحتے فوقے ندارد یمینے یسارے بدو نسبت نہ بر دخلفے قدامے از و حکایت نکنند تو ازین کلمات باز آے بگو لا الہ الا اللہ خندنی کرد کہ ارواح انبیاء و اولیا با اجساد و اشباح خویش

ہار

بحیات باز آمدند و ہمکنان عشق نامہ را فرود خواندند گفت تو ندانی شکل
تمثل شخص متمثل بہر صفتے کہ روئے نماید بہر صورتے کہ پیدا آید ہر چہ
از متمثل بہ متوقع و منتظر باشد از و ہمان باشد این قدر گفت و مرا بجنا رکشید
وسخت تر گرفت و بشپلید و خنکی و لذتے و راحتے بخشید ہمین کہ دل داند
و من دانم من دانم و دل چون احساس کنم چہ بنیم گہے چنین ببا شد ہم
او نیست و گرتے چنین می شود اوست من نہ ام کہ کرات و مرات چنین
ہم دیدم نہ منم نہ اوست کسے دیگر است کہ رنگ آمیزی کردہ است

**بیت**

بو العجب کارے و بس طرفہ رہے گاہ من او باشم او من گہے

**و عجب دیگر**

نے حال بماند وقت نے ذوق مقام نے ماند ہم من نہ او ہمہ گشتہ عدم

ہمدرین حسرت و حیرتم صحنے کہ صفت سنجنے دارد خس و خاشاک
افتادہ سنگ ریزہ و خاک نارفتہ بر کرسی از چوب ساختہ و بہ این محکم کردہ
از ان قدمی کہ او حکایت کرد و از ان لاہوت کہ او اشارت نمود آن صحن و
صحرا ہمین قدس دیدم و آن کرسی از وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ بیانے
میکرد و از من ہمین بر من خطاب بر می آید اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اَنَا۔ بضرورت حکم شریعت و بہ اتباع روندگان طریقت گشتم ایمانے بسر تجدید
کردم کہ این ہمہ خیالات ظنونات است ترا بر جادۂ شرع استقامت باید کرد
و در راہ طریقت استواری باید رفت باز گفتیم این داخل اقلیدس و میزان
منطق نیست موسی عمران را یاد کن کہ از درختے آواز اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ
بر آمد انکار نکنی و اگر از درخت وجود تو بر آمد چہ جائے انکار است ترا باید
الدخول فی الکفر الحقیقی مذہب تو باشد و الخروج عن الاسلام
المجازی مستقر و مہرب تو باشد اکنون ان و ان یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ

آمنو آمنوا ایمان مجازی را و اسلام اعتباری را پس انداز وحق الحقیقت را پیش گیر و برخوان ۔ **مصرع**

انا من اھوی ومن اھوی انا

## رباعی

یار آمد و گفت گرامی طلبی — پس ہر چہ نہ آن منم چرا می طلبی
در خود نگزار برون زخود آمدہ — پس من تو ام تو من کرا می طلبی

این دو بیت ہم کسے نکو گفتہ است ۔ **بیت**

تا مدرسہ و منارہ ویران نشود — احوال قلندری بہ سامان نشود
ایمان کفر کفر ایمان نشود — یک بندۂ حق بحق مسلمان نشود

---

# سر هشتاد و یکم

شاہد عینی باشد کہ بر سر صدر دل او نقطہ غین بتوان نہاد و از کاف تا قاف ط دارد و از ب تا ی اوراق است زیرا کہ او ص الف دوازدہ است او ہمنشینی با آن و را کردہ است انہ لیغان علی قلبی اشارت ترقی از ادنی بہ اعلیٰ رود و فیما نحن فیہ قضیہ بر عکس مطلوب است حسنات الابرار سیئات المقربین قتل غلام حسنہ خضرؑ بود و سیئہ موسیٰؑ امتناع از قتل حسنہ موسیٰ سیئہ خضرؑ بین الخضر و موسیٰ استوا نیامد — ابو عثمان مکی بر صوفیان بغداد نبشت اے صوفیان عراق و اے مشایخ بغداد ہزار در ہزار خندقہائے آتشین و کوہہائے پر خار قطع باید کرد اگر کردید شیخ تاشان و اگر نہ درچہ کار اید درچہ مصلحت آید اے فرو ماندگان بے مقدار ۔ جنید صوفیان عصر را جمع کرد گفت ازین خندقہائے آتشین و کوہ ہائے پر خار چہ عنایت توان کرد اتفاق کردند مراد فنا دارد بہ احدیت ہزار در ہزار بار در راہ او فانی شوند اگر یکبار رہ لبوے مقصود برند جنید گفت من ازین کوہ ہا و خندق ہا جز یکے پے سپر نکردہ ام حریری گفت شیخ تو جنید بارے یکے کہے و خندقے قطع کردہ اما مسکین حریری جز سہ گامے نرفتہ است شبلی نعرہ بزد کہ خوش وقت جنید کہ یکے کوہ و خندق قطع کرد و خوش وقت حریری کہ سہ گامے درین رہ رفت بیچارہ شبلی کہ گرد این راہ ندیدہ است این صوفیان اندکہ درج سر[1] در ذیل خرقہ ایشان لبستہ اند و ع ص را پیوندے در

---

[1] خوش وقت اید ۔ ش ۔ ل کرم حم (تبصرۃ الاصطلاحات و کتاب مظفر حسین ۔)

گریبان ایشان کرده تو که محمد حسینی این لادنعم خبرے نداری بچہ بازیچہ مشغولی اے وائے ہزار وائے بر تو باد۔

## سر هشتاد و دوم

بحتمل که عشق دردے نہان باشد و صاحب دل را از ان آگاہے زعشق قوے غالبے عظیمے اما در کمین دل خفتہ قرار گرفتہ است استتار عشق و ظہور عشق در صورت مجاز است از انجا مرد حقیقت رہ برد بین الشخصین معاشقہ باشد تا آنکہ ہر دو بہوا و مراد خود رسند عمرے بحسب ہوائے خود صرف کردند تا کار بجائے کشیدہ کہ عاشق خود را فارغ و بیغم می بیند بمقتضیٰ این ظنون وحبان غضبے کرد بارے خصمے درمیان نہاد افتراق و ہجران اختیار کرد بہ مجرد یکہ ہجران شد و با امید وصال پیش آمد عشقے کہ در دل مکین کردہ بود سر بر آوردہ و بقوت و شوکت خویش پیدا گشت و چندان سوز و درد در سینہ اش نہادہ بود عشق آن نبودہ است جز آنچہ نخستین بود و این باقی اخذ لذت وصرف ہوا ہا و کامہا براو راند بر سر آن منضم شد ابتلائے یکے لصد شد گرفتارے یکے بہ ہزار معشوقہ از دست رفت جز وائے ویلے نماندہ۔

دیگر گویم جاریہ مملوکہ جاروب زنی میکرد و خوند کارش بنظر مملوکیش مید ید و نمی دانست کہ مالک دل اوست ناگہان بمصلحتے کہ او را پیش افتاد فروخت دردے ابتلائے غمے سوزے صورت نمود خلاص رہ روی پیدا نیست

دیگر عشق بر کسے کہ صورت وصال بینہا ہیچ وجہے میسر نیست و دیگر کسے باشد کہ ہموارہ با او مصاحبت و ملازمت است و یکدیگر برضا بودن

لانا امیدی

جزء

است به سبب من الانساب آفت فرقت افتد آنچه او بینها عاشق آست
او داند که چه بلا و چه ابتلا بر سینهٔ او افتاد و دیگر در جبلتے عشق مرکوز است
وشخص مجبول و مجبول بر آنست و آنکس خبر ندارد و عشق طالب محل حلول
خود است بمجرد یحه ظهور خود را مظهرے یابد از احتجاب استتار بیرون
افتد پردهٔ عزت را از میان بر گیرد و اندازه نشناسد اگرچه گدائے باشد
کم اصلے باشد و محل لاقابل مثلاً دختر بادشاہے باشد امکان وصول
صورتے ندارد در مجنون عشق بجمال خود و بعیرت مُبرّد و مخلوق بود
و او کودکے بود هنوز بلوغے در مبلغ عاشقان نشده لیلیٰ همدران محضر
به قرآن خواندن آمد صورتے آئینه دید که نازل از لوح قدس بشبه
جمالے مشاهده کرد که آن جمال با دل مجنون ارتباطے و اتصالے دارد
خود مجنون انچه در خود داشت در لیلیٰ دید آشنا به آشنا پیوست جز با کل
یکے گشت مجنون دیوانهٔ لیلیٰ شد۔

تحفهٔ دیگر است مجنون عاشق جمال لیلیٰ لیلیٰ عاشق عشق مجنون اینجا گویندهٔ چنین گوید
ما الکل مفتقر و ما الکل مستغنی فحن الیهما حنین الکل الی الجزء
عبارت همان قایل است این عشقے است در وے که مذکور است
در جانے که مجبول است در اصل خلقتش اصم و اعمیٰ است بل الحجر الا ملس
شنیده باشی الجنسیته علت الضم مجنون جمال خود را در لیلیٰ دید آنچه
پس حعد لیلیٰ گرفت به کوه و کهسار که میگشت همان مستتر و محتجب را می جست
بدانی هرکه عاشق است عاشق خود است

**بیت**

اگر من عاشق خود خود نبودم چرا بر آستانت جبهه سودم

میدانی که مردمان همه گویند هرکه هست چنانچه خود را دوست میدارد
کسے را ندارد باشد هم کسے خود را عین عشق یابد ازل را از خود
سابق تر نه بیند و هرگز به انتهاے ابد نرسد عاشق از و رو ید معشوق از و

حکید ولیکن بلا کیفیت ولا ملاقات عشق از ہمہ پیش دستی وارد قدم او از قدم حکایت می کند کہ گہے خود را وجہ اللہ نام می نہد و در حق خود این آیت فرو می خواند ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام او عاے احاطت از کمینہ حکایت حرکات اوست ہمہ از و آیند و ہیچ کسے را با او قرابتے نہ اہل قربت دانند کہ چہ نشستہ ام در بن نبشتہا یکے مخذولی است اہل دنا اہل دستگیرند و من عند نفسہ خیلات ظنونات را در کار دارند چیزے گویند شنوند و آنچہ رد کنند خدا ایشان را رحمت کند و آنچہ بہ قبول و استقبال پیش آید اگر مردم محرم است خود زہے کار و اگر اعتقاد میکند با اوہام و خیلات خویش فساد در فساد است خواجہ اوحد یگانۂ روزگار خود بود نیکو سخن گفتہ است بوے آشنائے دارد۔

اوحد — لو خواجہ اوحد کرمانی۔

## بلیت

کناسان را مجش مشک و عنبر — بر خوک مبند زر و زیور

گاو و سگ خر سخن چہ داند — گوسالہ ز کن مکن چہ داند

یک محرم راز را بچنگ آر — پس جملہ جہان بزیر سنگ آر

بر اہل ہنر چو میغ می بار — از خلق سخن دریغ میدار

# سرهشتاد وسوم

معشوقه به آفتاب ماند عاشق به ماهتاب عاشق صفت معشوقه را
ابدال آرد میان آفتاب و ماهتاب مثال رقص است که دو نفر بحضور
یکدیگر روند ہنود و زنان ایشان بازئے کنند آن را ڈنڈہ بازی خوانند
ہریکے با چوب دیگرے سک میزند و میگردد و میرود ہم چنین ماہتاب از
آفتاب فیض میگردد جدا می شود عاشق صفات معشوق را بدل گیرد
از دوام صحبت واز دوام حضور صفت او در و آید کالحدید المحماۃ
نارٌ وَصفًا حَدِیدٌ ذاتًا نار صورتًا حدید معنًا نارٌ
اثرًا حدید حقیقۃً نار ظاهرًا حدید باطنًا نارٌ
فعلًا حدید فاعلًا وربه یکون نار حقیقۃً حدید
صورتًا کذالک عکس کل ما لونها لک چندان این
را به آتش دمند که آہن سیاہ عین آتش روشن گردد آہن آہن نماند
ہمچو خاکستر به پرد و ذرات او با ذرات آتش یکے گردد جنید رح گفته است
لون الماء لون الانار این سخن دو معنی دارد رنگ آب اورنگ
آوند اوست یعنی رنگے که آوند دارد آب را ہمان باشد
چنانچه در شیشۂ صاف آبے اندازے اگر شیشہ زرد آب زرد نماید واگر
سرخ سرخ نماید کذالک الوان الباقیۃ معنی دوم رنگے که آب
دارد آوند را ہمان باشد در شیشہ سپید ے شفافے آبے سرخ
اندازی شیشہ سرخ نماید کذلک رنگ ہائے دیگر فیما نحن فیه
مقصود این است که عاشق برنگ معشوق باشد این را چند معنی باشد
یعنی ہر دینے و مذہبے که او را باشد این را ہم ہمان باشد چنانچه

گفته اند عاشق را مذهب معشوقه بود و دیگر هر مزاجیکه او دارد اورا همان
مزاج طبیعت گردد و دیگر هر کرا معشوق دوست دارد عاشق هم دارد و
دشمن اورا دشمن و دیگر هر خلقے که اورا باشد این را همان باشد
رسول الله صلے الله علیه وسلم میفرماید تخلقوا باخلاق الله واتصفوا
بصفاته او تعالی کریم است رحیم است حلیم است جمیل است
جلیل است قدیم است علیم است این صفات در طالب آید دریغا.
همه صفات هنوز مرد ناقص باشد این سخن در رساله استقامت
نبشته ام شخصے از رسول الله صلے الله علیه و آله وسلم پرسید یارسول
الله ترا دوست میدارم اما آنچه توکنی نمیتوانم کرد رسول الله صلے
الله علیه وسلم فرمود المرء مع من احب این سخن دو معنی احتمال میبرد
یکے آنکه اگرچه تونمی توانی کرد اما ترا با من گیرند بجاب من شمرند معنی دیگر
اگر مرا تو دوست باشی همانجا که منم همانجا باشی میان محب و محبوب تجانس
شرط است گفته اند

بیت

زاغ با زاغان نشیند بط نشیند با بطان ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ دوستی یاروستی و قلتبان با قلتبان

دوستی یاروستیان قلتبان با قلتبان

مقصود ما این است که عاشق به صفت معشوقه باشد از کمال او از
جمال او از ناز او از کرشمهٔ او نصیبهٔ تمام گیرد همه راه در تزئین و تحسین باشد
در قدسی میگوید انا عند منکسرة قلوبهم لاجلی سه معنی احتمال
می برد بنا بر من بهر من برائے من میگوید من نزدیک کسے ام که
دل او بهر من شکسته است یا برائے من شکسته است اثبات عندیت
میکند اورا شکسته است نیست نابود کرده است خود بجاے شده است
قوله عزمن قایل قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ
اللّٰهُ اگر شما اینید خدا را دوست میدارید و نباشد دوستی که نخواهد
که محبوب محبوب گردد فَاتَّبِعُوْنِيْ یعنی لزوم صحبت و دوام توجه و

او مان اصطحاب چنانچه من کرده ام همچنان بکنند یحببکم الله چنانچه
من محبوب گشته ام شما هم محبوب گردید الارواح جنود مجندة فما
تعارف منها ائتلف همین تعارف تجانس است میان عاشق ومعشوق
ازلاً وابداً اصطحاب التزام است بلک اتحاد اعتناق جدای صوری
است لون الماءِ لون الاناء صورت اتحاد هم نماید وصورت
دوئی هم چو هر دو یکے باشد هر آئینه لون او لون او باشد و لون او
لون او چنانچه گوید

بیت

تو روحی و پنداشتی که جسمی    تو آبی و پنداشتی سبوئی

# سمر هشتاد و چهارم

لہ عاشق

له التیاع از نوع بمعنی شورش درون و رنج و تعب از عشق (م-ا)

عاشق[1] از شدت اشتیاق و از قوت التیاع[2] بیشتر در ذکر نام معشوق و در حضور او بخیال او عشقبازی باخت رحمت حق و فضل من الرب او را دریافت خواب بربود معشوق را ضلیع و ضجیع خویش یافت کنار و بوسه کم نکرد و البته جام مراد بکام او پیمان بود بلکه هردو از لباس خویش تعری و تخلی کرده بودند عاشق از لباس بشریت معشوق از التباس انسانیت بیرون آمده یکے در یکے گشته عین دیگرے شده به لذتے و بہجتے غرق مانده آن خروس سحری گردن بریده بانگ برآورد که صبح صادق دمید مرد عاشق چشم کشود همه خیالات را کاذب و ظنون فاسد دید تمنا میبرد و اجتهاد کرد که چه بودے اگر آن شب ابدی بودے و آن خیال سرمدی بدین اندوه و غمان در زاویۂ احزان سر بدو زانو فرو برده شکسته و گسسته خون جگر می آشامید و دل را بر مثال کبابے پرکاله پرکاله گشته میدید بهر این ناامیدی ندائے غیب برخاست هرچه از غیب است بے عیب است که اے نادان ندانستی دنیا باخرت پیوسته است آخر به اول انجامیده است ازل ابد باهم آشتی کرده اند هردو سررشته بیک گره بسته اند و آن دو فلک و آن شمار روز و شب را در حساب نمی آری و احتساب آن نمی کنی وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ لیس عند الله صباح و لا مساءٌ را درگوش تو فرو نخوانده وَالضُّحٰىۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰىۙ آنکه شب و روز را یکجا کرده است و در یک سلک درکشیده این سوگند به خط و خال اوست همان رخسار اوست بر آن رخسار این خال سیاه کار راست شب را چه در حساب می آری و روز را چه قرار میدہی که هردو در

و راه دار اطوار اند والضحیٰ والیل کفر و اسلام ہم باشد **بیت**

کفرے کہ در و نشان معشوقہ ما است آن کفر بہ از ہزار ایمان و عطاست

وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ط بموجب آن صور و اشکال وجب آنکہ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط خود را بدور دانستی و از و جدا ماندہ دیدی وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى بدین وہم وظن خود در آمدہ کہ این صور و اشکال در عبرتے نہ اند کار ہمان بود کہ امشب با تو در اعتناق و اغتنام بود ترا اطلاعے دہم ہمانچہ بود ہمان است حوادث را عاقل در اعتداد نیارد چہ بود آنکہ یتیم بودی در کنف حمایت ما و چہ باشد گمراہ بودی ترا راہ نمود چون چنین تحقیق شد مرشد طالب را از درمران و از بر بدر مکن و در دل طالب و خواہندہ را در ماٴن نہہ تو او ہردو از لباس بر شدند حقیقت ہردو محقق شد آنکہ دوی نمود رخسارہ از ان نمانی سیکند جبہہ و ابرو مینماید کہ ہمہ یکے گشتہ است سرگفتہ اند بہتر ای لَا يَقْتَالُ وَلَا يَحْكِي عَنْهُ وَلَا يَفْشِي شبلی اول حال محاسب بود شخصے بر شبلیؒ گفت چند ہزارے حسابے ہست مرا جمع کن بدہ او یکے دو بیت پنج و شش میگفت شبلیؒ عقد میگرفت سبس آن شخص پرسید چند شد شبلی گفت یکے شخص گفت دیوانہ شدی ہزار ہا را یکے میگوئی شبلیؒ گفت دیوانہ توی یکے را ہزار ہا گمان می بری۔

**بیت**

سبحان خالقے کہ صفاتش ز کبریا در خاک عجز میفگند عقل و انبیا

---

# سمر هشتاد و پنجم

شخصی افتاده براهی که گذرگاه پادشاهی بود پرکالهٔ سنگی سرخی یافت
گمان برد که لعل بدخشانی است اسند و اخفاها عن اعین الناس در بغل
و سینه گرفت نهانی بر جوهری که استاد طایفه است آورد و او را در گوشهٔ برد
حفظ سر را بقسم عهد و تاکید گفت این به فروشی ربعی ترا باشد در گوشه
رفت کشید بر دستش داد مرد جوهری این کار شناخت که سنگ خاره است
این بیچاره ازین خبر ندارد چنانچه پیش من فضیحت شده است جای دیگر
برود رسوا شود عبارت کرد گفت این را که شناسد و که باشد که بهای
این تواند داد تو بر من باش این را نگهداریم تا این را خریداری
پیدا شود هم بحضورش چند توئی جامهٔ پیچیده و در چند صندوق نهاد قفلی
آورد و مهری بدان نهاد و او را بدین حیله در صحبت خود داشت جواهر و
نگینها بحضور او فروختی و او را تعلیم شناخت جواهر کردی تا آنکه آن
مرد شناسنده شد عارف این کار شد استاد جوهری با او گفت تو شناسندهٔ
جواهر شدهٔ و خریداری پیدا شده است صندوق پیش نهاد و ازان جامهای
تو بر تو پیچیده کشید بدستش داد و گفت بگو بها چیست او دست گرفت
به استنکار برون انداخت گفت این سنگ به هیچ کار نیاید استاد را عرضه
داشت مرا همان زمان چرا نگفتی گفت میگفتم ترا استوار نیفتادی شفقت
دامن گیر من شد پرده پوشی جهالت تو کردم نخواستم برای این سنگ
ریزه که تو وهم آبگینه برده آبروی تو بریزد گفتم این را در صحبت
دارم علم این کار بیاموزم تا هم خود داند که چه بها است و چه می ارزد
این حکایت متضمن چند سر است علماء ظاهر مغرور بدانش نحوی و

وصرفی و چند نقطے از نظم و نثر امراء القیس و ذوالرمہ یاد گیرند و بدین سرمایہ ریش شانہ
کردہ سینہ کشیدہ و سر فرازیدہ خرامان و گرازان در رہ روند بہ تبختر و غنج
دلال با خود گویند ما علمائیم قدم در زمین نمی نہیم تا فرشتگان پر ہائے خود زیر
قدم ما نمی نہند و اگر خود چند مسئلہ از حیض و نفاس و تطہیر انجاس حفظ دل
او شد خود از علماء دین و از متابعین گشت نگر دستارہ کالکوہ و ھو
کرانس و تفتقت کفنشاۃ فی رفتارہ و تستدقت تحیاۃ فی گفتارہ ان کراکس
ہمانکہ آن دیوانہ گفت کہ سخن راست از دیوانہ شنو گوید علمائے جاہل و پیران
نابالغ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اکثر منافقی ھذہ
الامت قراءھا ہر لاشئے قرار گرفتہ و آنرا کارے پنداشتہ ہمبدان سنگ سرخ مانند
کہ لعل بدخشانی داند امرا و ملوک و وزرا و سلاطین بدستگیے و چند درمے
کہ در گرہ ایشان بند و خود را تا کجا می نہند بادشاہ خود میگوید من خلیفۃ اللہ
سبحان اللہ او خود نائب بادشاہ خود میگوید با ہمہ ظلمے و فسقے و تجاوزے کہ در
دین دارد امرا و وزرا خود بدامن او بربستہ اند اعوان و انصار چیزے خود را
تصور کنند کہ مادر پدر ایشان ہرگز نداشت حکمائے یونان بہ منطقے و ریاضی
و آلہی کہ با خود راست گرفتہ اند و اشکال اقلیدس کہ پابند و اشکال جان ایشان
شدہ است و آن ترتیبے و تقدیسے کہ ایشان گویند آن خود دعوائی خدائی
است مردم دیگر را چہ گویم ہر کہ ہست دون ایشان است مردوے متعبد مرد
و متزہد بہ عجبے مبتلا است کہ در مقال در دنیا ید ہمان است کہ الحایک
اذا صلے رکعتین ینتظر الوحی قوم صوفیہ بدان نورے و نارے کہ
بینند خود را جز مقربان حق تصور نکنند و محققان متجلی کہ بہ تمثل و تشکل مبتلا گشتہ اند
منتہائے کار دانند مقید مطلق گویند و خدا را بہ صورت پرستی دانند و جز این
صور وجودات وجودے دیگر نگویند و لعمری ظن فاسد و متاع
کاسد ہمان باشد کہ سنگ سرخ را لعل بدخشانی دانستہ اند و ندانند

۳۰ کاف که انهٗ وراء کل وراء اگر خوف خ نبودے ش صورت ك بحقیقت

۲۰ کاف نبودے کٓ آخر دٓ رانمیگوید او بگفتار تٓ گرفتار است و انچه او ازین

۴ دال قٓ خ ضل واضل و هاویه او باشد نعوذ بالله من شرّ الشیطان و

۲۰ کفایت شر هٰذه العقاید اے خداوندان مال الاعتبار الاعتبار اے

۱۰۰ قاف خداوندان قال الاعتذار الاعتذار میتوانی از ب به ح رسی و

الف را سروران سازی۔

محمد حسینی عمرے درین غم ماند و ارجو در آخر حال این دولت

را در دامان گدائے ما کند و این آیت میخواند لَاتَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

اِنَّهٗ لَایَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝

# سمر هشتاد و ششم

مسترشدے در سماع می رقصید فتوح آن وقت را بسمع ما اتصالے داد گفت رشی آن بارش ا ف ی ع کرده است گفت ۔ بیت

سمن برے وظریفے وجابکے شوخے ہمین قدر بتوان گفت نام نتوان گفت

ساعد خود را میان ہر دو ورا کرده بر آورده رقص میکند و ہر چند ایشان [1]

قصد ب ت دارند البتہ میسر نیست از انچہ او علو گرفتہ است و ایشان را سفل انداختہ لقد بلند سر افراشتہ میرفت و این ہر دو میگفتند چہ عجب کارے باشد کہ این حالت ابدی و سرمدی گردد ۔

و مسترشدے دیگر حکایت میکرد زیارت خواجہ رفتم یعنی خواجہ ما نصیر الدین محمود بحضرت شیخ رفتہ تلاوت [2] میکردم دو ع [3] براو در آمدند بلند بالا ن زد دو دال بیرون آمده ہر دو گوئی مروارید شب افروز است متصل تربت نشستند و این حکایت میگفتند محمود اتو خود را چہ ساختی مردان می آیند و خاک ترا سرمۂ چشم میکنند و گرد سر تو میگردند و ترسان و لرزان نزدیک تربت تو می آیند لبوگند نزوجل ۔ خود از بن ق بردن آرم وچون مرد صحن این خطیره بگردانم شیخ از درون تربت فریاد بر آورد کہ آه چیست ازین دولت بالا ترگفتہ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ و این تاخیر چرا میشود ۔

اے یار عزیز و اے برادر شفیق ہیچ میدانی چہ گفتہ میشود اگر وقتے ترا دولت و صلتے داده باشد و از حقیقتے نشان یافتہ باشی بدانی چہ میگویم این خیالاتے و وہماتے و این ظنوناتے و این حسباناتے و این مثال ترا ہاتے است کہ دوستان خویش را بدین امید وار کنند انما الحق ورائے کل ورائے عمر رضی اللہ عنہ روایت

[1] ہر دو زکرده
[2] تلاوتے
[3] دو ع

میکند کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی آمد سر کشادہ و موے سر افراشتہ
آوازے داشت کہ دوی النحل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زانو بر زانو نشست تعلیم ایمان و احسان کرد و رفت رسول اللہ فرمود
دانستید کہ بود گفت جبرئیل بود کہ تعلیم دین شما آمدہ بود وجبرئیل این صورت
ندارد این تشکل و تمثل جبرئیل است رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود جبرئیل
پیشتر بر صورت وحیہ بیامدے این ہم صورت جبرئیل نیست بہ اشکال مختلف
متشکل میشود این او نیست وغیر او ہم نہ ولیکن ھکذا یری دفیہ
مکر و خداع والحق وراء کل وراء اما دوستان خود را بدین
تملقات و تعلقات امیدواری و آرامی میدہد مرا پرسند این حروف تہجیات
برآری و آن را بیانے نکنی فایدہ چیست گویم دو فائدہ یکے آنکہ یاد
کردی است مرا و دوم آنکہ یعرفہ اھلہ و دیگر اظہار اسرار
در صحرا نہادن بہر گفتار رضائے جلیل جبار نیست۔ والسلام۔

# سر هشتاد و هفتم

این نقش را بنویس سر اعرابے و نقط مکن و پیش مردم اختلاف و اضافت و انما مرد جندی گوید سپر مسافر گوید سیر صوفی گوید سر متعلم گوید سیَر پرده دار و دربان گوید ستر عاشق گوید سمر باغبان گوید سبز ترک گوید جمال گوید شتر ملاح گوید شبر حجام گوید نشتر لبان گوید شیر صیاد گوید شیر فعلی ہذا ہر یکے انچه در خزانۂ خیال او متمکن بود بر حسب او بدان مشغول بود ہمان گفت ہمیں قیاس قس الناس فہم علی تسمیتہم رب الناس قد عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ـــ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ٥ چون جزئی ہم ازین کل باشد او تعالیٰ صور مختلف متضاد را آفرید و فیض خود را بدان تعلق دہد ہر یکے بحسب علم و فہم خود او را نامے نہد و بدان قرار و اطمینان گیرد معتزلی گوید لا یریٰ البتة و دیگرے گوید خالق شر نباشد و دیگرے گوید ذات لہ لا صفت و این صفات کہ گویند اضافات است و دیگرے گوید بندہ فاعل فعل خود است خدا‌ے را در افعال بندہ ایجادے و خلقے نیست فقیہ گوید لا یریٰ فی دار الفانیة البتة و من قال بہ فقد کفر صوفی گوید یریٰ بعین القلب لا بباصرة الظاہرة ہو رویت الایقان لا رویت العیان و دیگرے گوید چو باصرہ با بصیرت یکجا گردد و ہمین باصرہ است کہ در قلب می شود بصیرت میگردد و فعلی ہذا یریٰ بالبصیرت و الباصرة دیگرے گوید ہر صور و اشکال کہ بینم گویم ما رایت شیئًا الا و رایت اللہ فیہ و در عقاید نویسد رویت اللہ تعالیٰ جایزة فی المنام و السکوت فی ہذا الباب احوط

و این سکوت بچند معنی باشد یعنی لا یقال و لا یفتی ومعنی دیگر لا یحکی عنهٗ ودیگرے گوید اینجا کل لسانہ است و دیگرے گوید حکایت از ان نہ کنند کہ چہ دیدم وچگونہ دیدم این بدین معنی نیست کہ از چون و چگونگی بیرون است این دیداریست کہ اگر از ان حکایت کند جز سنگسار و تضلیل وتفسیق نقد وقت او نباشد۔

اکنون ہان و ہان اندیشہ یکے پیش گیر چند مغلقات در الٰہیات وچند ترہات وطامات ہرچہ دیدی و دانستی میدان ودان بباش وقدم را از رہ مزید و قوفے مدہ بازگشتی مکن این دریاے است کہ شخصے در ان غوطہ خورد تا قعر او یا بد ویا بہ قعرے رسید دانست انتہاے دریا رسیدم ہمدرین گمان نظر فرود قدم خویش کند دریائے دیگر بیند چند مرتبہ ازین عمیق تر باخود گمان برد کہ قعر این را گیر انتہا ہمان باشد ہمچنان کرد باز آنچہ در اول بار بود باز ہمان مثال پیش آمد ہمین نمط اگر صد ہزار سال عمرش دہند یک ساعتے از غواصی نماند انتہاش نیابد ضرورت حالت این باشد من عرف اللہ کل لسانہٖ

# سر هشتاد وهشتم

الحکایت التی نحن بصددها سنائی در الهی نامه نظم کرده
است ودر احیا رهم هست وعبدالعزیز حکیم نسفی در تنزیل آورده است
شهرے بود مردم آن شهر همه کور بودند وشنیده بودند که در جهان هیکلے
است عظیم که اورا پیل گویند همارہ در اشتیاق احساس دیدار او بوده
اند اتفاقاً کاروانے پیش در شهر فرود آمد وبا آن کاروان پیل
بود واز بس اشتیاق وشدت طلبے که بهرادراک احساس پیل داشتند
شوریده تر تابرو ند با خود گفتند کورانیم از دورنتوانیم دید جز به حس لمس یا ذوق یا شم نشناسیم
چند معتمد که میان ما اعقل واصدق باشد وحس تیز تر بود ایشان را فرستیم
انچه ایشان گویند ما عقیده بران بندیم از هر محلتے یکے را گزیدند اعقل واصدق
واحدّ حسًا بود اختیار کرده فرستادند یکے آمد دست بر خرطوم پیل نهاد
دومی بر گوش پیل سیومی بر پشت چهارمی بر پاے پیل هر چهار بعد احساس با خود
مثالے راست گرفتند بازگشتند آنکه دست بر خرطوم پیل نهاده اهل محلت او
را پرسیدند چه دیدی گفت پیل همچو عمود باشد مردے صادق واز ایشان عاقلتر
احساس کرده آمد همبران اعتقاد کردند دومی بر اهل محلت خود گفت ترسی
باشد گوش پیل مانند سپر است وآنکه دست بر پشت پیل نهاده بود گفت همچو
تختے باشد وانکه بر پا نهاده بود گفت همچو ستونے باشد هر یکے عقیده
مختلف در دل کرد روزے میان کوران اجتماعے شد حکایت پیل افتاد
یکے گفت همچو عمودے است سه طائفه دیگر گفتند غلط مگوئی پیل همچو عمادے
یا ترسے یا تختے زیرا که بزرگ ما صادق گفته است هر یکے بدلیلے مراجعت
بر بزرگ خویش کرد اثبات سخن جولا بدی است یکے اثبات سخن خود

دوم رد دلیل مخالف مرد مستدل گفت معلوم است بواسطۂ پیل صف
می شکنند پس ہمچو عمود باشد به سپر و به ستون صف شکسته نشود و اثبات مذهب خود کرد
و رد مذهب خصم و آنکه ترس گفته بود معلوم است پیل را پیش میکنند در
بنه او می ایستند پس ہمچو سپر باشد تخت و عمود و عماد پیش نکنند و پس او نشوند
ثانی هم بر مثال اول اثباتے و نفئ کرده و آنکه دست بر پشت نهاده گفت
عمود و عماد و ترس خطا است زیرا چه بر پیل چند نفر می نشینند ہمچو تخت
نه باشد چگونه میسر آید ثالث همان کرد که اول و ثانی کرده بودند و آنکه دست بر پائے
نهاده بود گفت محقق است که پیل چندین بار بر میگیرد ترس و عمود و تخت
بار بر نمیگیرند این نیز همان کرد که سه بزرگ گروه بودند دران شهر چهار
مذهب شد هر یکے در اثبات مذهب خود غلو میگیرد سبحانه و تعالیٰ از چشم
یکے پرده کوری را بر گرفت او رفت پیل را چنانکه بود بدید بدین کوران
گفت اے عزیزان پیل همین است که شما میگوئید و نه این است که شما میدانید
هر یکے میان شما به اعتبارے صواب و به حقیقت خطا هر یکے با وے
به زجر و قهر بر آمدند گفتند پرده کوری چگونه رفت پدر ترا نرفت و فلان
بزرگ را نرفت ترا از کجا باشد۔

معتزلی باسنی اختلاف کند هر یکے خصم را کافر و زندیق خواند معتزلی
خود را اہل عدل و توحید نامد و سنی او را کافر گوید و هر یکے بدلیلے اثبات
فرماید معتزلی منقولی و معقولی آرد احتجاج به کتاب الله و حدیث
رسوله کند و به اشکال اربعه و قضایائے منطق را دلیل و برهان خود
سازد سنی معقول و منقول او اکه صریح کتاب الله و حدیث رسول
الله بدان ناطق است تاویلے گوید و سنی نیز معقولے و منقولے اثبات
کند و انچه معتزلی منقولی آورده باشد تاویلے کند و معقول را به قضایا
و اشکال دگر رد کند مثلاً گوئیم سنی برائے اثبات رویت گفت

شود را

اللہ سبحانہ فرمود وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۝ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ ۝ نظر الیہ گویند
دیدن بہ باصرہ باشد معتزلی گوید الی صواب ربہا ناظرہ حذف مضاف
کرد سنی ہم بسیار جا حذف مضاف کند او مرتکب کبیرہ کہ بغیر توبہ میرد
کافر خواند تمسک کند بہ آیت وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُہٗ
جَہَنَّمُ خَالِدًا خلود را تاویل کند بہ طول مدت کذلک از ہر مذہبے
اگر حکایت کنم این سمر مختصر قصہ پر مسلم گردد۔

الغرض این ہمہ کار بدلیل مستقیم آمد وہر یکے مذہب خویش علم الیقین
نامند اکنون حق چگونہ پیدا میگردد سنی بچہ برحق شد ومعتزلی بچہ باطل
وہمچنین مذہب دیگر وراے آن معلوم علمے دیگر باید کہ پردہ کوردل
عقل از میان برخواستہ باشد وحق را چنانکہ حق است بعد کشف
وتجلی ودیدن ہر چیزے چنانچہ اوست آن را علم الیقین نامند
باقی دیگر حسبانات وظنونات وخیلات

اما عجبے دیگر صوفی کہ پردہ کوری دل بہ فضل من اللہ وعنایتہ و
بہ ارشاد شیخ مرشد مذہب رفتہ او بدان دعوی کند بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ
الْحَسَنَۃِ این مردمان نادان این عالمان جاہل این پیران طفلان
صفت نابالغ در تکفیر وتضلیل زبان دراز کنند لا حول ولا قوۃ
الا باللہ وحق الحق سخن بہ صدق گفتہ شد دیدہ اش کندہ باد
نادیدہ گوید صوفی عین شمس را بہ فیض شمس دیدہ است ہم ازو بدو
حکایت کند حمقی الناس در انکار واعراض اے مسلمانان گردش
خود را قرارے طلبید وخدائے را شناسید چنانکہ لائق شناخت اوست
اتباع راہ صوفی کنید وانچہ پیر مرشد فرماید بران روید لعل
اللہ یحدث بعد ذلک امرا تا پردہ کوری از چشم تان
برخیزد حق بحق شناخت شناسید واگر اثنائے طلب اجل دریابد

ترا از شناسندگان گیرند و فردا بدرجهٔ ایشان سپارند و اگر نه مساکین شما محروم مانید از خدا باز مانید تا با شما چه معاملت باشد **بیت**

نصیحت کرد یکتو سان اگر آزادهٔ بستان
وگر گوئی که نستانم غلام تست یکتوسان

**شعر**

سوف تری اذا انجلی الغبارُ　　أفرس تحتک ام حمارُ

**بیت**

بوقت صبح شود همچو روز معلومت　　که با که باختهٔ عشق در شب دیجور

# سر هشتاد و نهم

جمالے شترے راکہ بر مثال جبال باشد جمال اثقال بر پشت او نہادہ می برد شتر را ماندگی دستگیر باشد پایش از قدم سیر سلوک بلغزید ماندگی بدرماندگی پیوند شد چون زاہد با وقر وقار در وادیہ قرار گرفت و وران وادیہ نشستے فرمود جمال اگرچہ مدبر حیال بود ہر تدبیرے وحیلہ کہ کرد آن شتر کہ در روش درفتار باد تند بہ تگ او نرسیدے البتہ در مقام کہ وقار و قرار گرفتہ بود نہ ایستادہ روش پیش نگرفت جمال را صبر جمیل لابدی شد حمولہ را بر پشت شترے دیگر نہاد با کاروان موافقت کرد شتر در اطراف گردن دراز کرد کہے و برگے کہ اطراف او افتادہ بود بخورد شکم بقوت مالامال شد۔ قوت یافت بہ ایستاد غایبانہ در دشت گشت میکند و برگے و کہے کہ آنجا بیشتر و بیشتر است میخورد و میگیرد و تا آنکہ فربہ و آباد ان شد موشی باہوشی باوے دو چار خورد پرسیدش اے شتر از ان کیستی گفت من از ان کہ باشم کہ من از ان خودم موش گفت ای شتر گاوے وخری مگذار از ان کے شو حوادث متعاقبۃ الوقوع است و نوایب دہر متوالی و متواتر شاید ترا روزگارے پیش آید کہ در کار تو دستگیری کند و یا بمیردی نماید گفت تو بگو کہ شایستہ آن کہ باشد کہ من از ان او گردم موش گفت از ان من باش آن جسم معطل خشم کرد خواست لگدے موش را زند فارہ در سوراخے خزید و رفت شتر روزے بر عادت قدیم خویش سر افراشتہ سینہ کشادہ گردن دراز کردہ برگ کنار میخورد ریسمان مہار با خار کنار چفسیدہ پیچیدہ ہر چند کہ رہ خلاص جست تدبیرے نیافت چند روزے شتر را بدین گذشت نہ علفے نہ آب خورے در شرف

تلف افتاده نزدیک شد پشت زمین را وداع کند در شکم خاک نزول
سازد و چون زاهد با وقار در زاویه قرار گیرد ناگهان موش را نظر
افتاد شتر را چشمش کشاده بر روی آسمان نهاده همچون زاهد بیجان متحیر
مانده موش گفت هان وهان شتر نه گفتم از ان کسے بشو امروز ترا که دست
گیری کند دازین بند که میرهاند گفت اکنون از آن تو میشوم داری تدبیرے
که مراخلاص بدهانی فاره بر درخت سوار شد مهار که بر خار پیچیده بود
برید ازان فولیقه کار شتر را اصلاح آورد شتر روزگار در جوار آن موش
با امن دآمان بسر برد ۔

اے مرد عاقل با تجربه یکے درین سمر نگر و اندیشه را بکار بر البته
از آن کسے بیاید بود غائبانه بر مثال عمیانست که در بادیه افتد و هادی
نه البته مسلک ومیسر نداند کارش بروزگار رہلاکت کشد اگر مرا پرسند نیکبخت
کرا گویند گویم آنکه او دست در دامن رهبرے زند و در پے او رود
رکن اصلی طالب دریافت مرشد است و ادراک مرشد صعب المرام
اما صاحب دولتے باشد که در غیب الغیب دست بر دست کسے زند
که مرشدے هادی حقیقی بود چه دریافت مرشد مشکل است امثال اقران
او را در احتجاب داشته دالبته بحقه پیدا نمیشود تا کدام صاحب سعادت
باشد خود را رَجمًا بِالغَیبِ در دامن مرشد انداخته باشد هر که
مرشد یافت خدا را یافت هر که مرشد را دید خدا را دید که او یکے از
جنده امیر پیغامبر است میگوید من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن
اطاعنی فقد اطاع الله و آنکه به ظن ووهم بریکے پیوست و او
نه لائق آنست او خود ره منزل ندیده ره نشناخته است دیگر یرا چگونه
پیشوائی کند و آنکه او در غرقاب افتاد شناورے باید تا ازان غرقاب
کشد و آن غریق را باید بر د بار خود نه اندازد خود را با شناور سپارد

اما این قدر نقد وقت باشد هر چند که او لائق نیست و از و کارے نمی سزد شخص به وهم گمان خود متوجه او باشد بحسب ظنه و وهمه آثار و برکات مبیند و مبشرات او را الصورت او نمایند انا فرداً آمنا و صدقنا او را مقام شفاعت نه و شخص را به حسب استحقاق بجاے داشته فرشته را فرمان شود یا روح نبی را الصورت پیر او شود او را شفاعتے کند و بدان درجاتے و قرباتے که طلب داشت بدان رساند الغرض بهمه وجه روے آوردن و دست بدامن او زدن و قدم بر پے او نهادن کارها دارد و روزگارها سزد چنانچه گفته اند

بیت

دست در دامن مردان زن و اندیشه مکن   هر که با نوح نشیند چه غم طوفانش

# ۹۰
# سر نودم

حکما گویند خدا ہستی است نیست نما جہان نیستی است ہست نما جہان صورت خدا است یعنی نمودار صورت و اشکال فیض اوست معنی جہان خدا است یعنی اوست کہ بدین اشکال وصور ظاہر شدہ است خدائے ظاہر بہ جہان است جہان قائم بہ خدا است خدا شخص است جہان سایہ آن شخص چنانکہ ہوا و سراب ہوا ہستی است نیست نما سراب نیستی است ہست نما سراب صورت ہوا است ہوا معنی سراب است ظہور ہوا بہ سراب است و قیام سراب بہ ہوا است ہوا شخص است سراب عکس اوست السلطان ظل اللہ فی الارض اے عزیزان قدر صور و اشکال را کہ درین جہان یعنی آن ہمہ ظل است شخوص ایشان در عالم علو است ہر حرکتے و سکنتے غفلتے و شہوتے و کذلک الباقیات من الافعال و الجمادات و النباتات ہمہ ظل آن شخص اند شخص لطیف است وظل کثیف وظل لطیف کثیف باشد این دم کہ پیش تو نشستہ ام دستے و پائے کہ می جنبانم وسخن می گویم بر سر دو زانو برنہا لچہ نشستہ ہم ہمچنین شخص من در عالم علو ہمان می کند کہ عکس آن من میکنم ولیکن معاً معاً لا تفرقۃ بینہما زہے حکیمے کہ کلہ بر بستہ است و ریسمان آن کلہ با تارہائے کمحاب تعلق دادہ او را از بالا می جنباند ہر حرکتے کہ او کردصورت او در بافتن پیدا می آید ہم ہمچنین میان ما و اشخاصے کہ در علو است میان این ہنود لعبتے ہست از پرکالہا جامہ کردہ دست و پا و کمر او را بر ریسمانہا بر بستہ و آن ریسمانہا را بہ انگشتان خود تعلق دادہ چنانچہ انگشتان می گرداند آن صورتہا ہمچنان رقص میکند

چنانکہ طائفۂ رقاصان مہو درا دیدہ کمر میگردانند سر نیز میگردانند
انگشت بر بینی می نہند وقتے بر جبہ می نہند تعالی الرب عن ذلک
علوًا کبیرًا ارادت و قدرت او را ہمین مثال نمونہ باشد قول
فارس است الناس مجبورون بید قبضتہ و آن را ہمین نمونہ ن مجبورون
است ۔

بیت

گر از پے گلخنم بہ گلشن چہ کنم ور در بر گلشنم بہ گلخن چہ کنم ن از پے
تدبیر بگو بدم کہ مسجد تو بر و تقدیر بہ میخانہ برد من چہ کنم

عرفت ربی بفسخ العزایم از ین نشانے وادہ است
اگر در دریاے مراقبہ افعال غرق شوی حاے جواہر معارف را در
بر کشی ۔

بیت

عروس حضرت قرآن نقاب آنگاہ بکشاید
کہ دار الملک ایمان را مجرد یابد از غوغا
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط او جز
صورتے نیست کہ از اثبات حقیقت رسالت حقیقت میرساند بود او
نابود وان وجود او عین شہود تصور کن قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کہ انبیاء از حقیقت ورسالت میرساند
انبیا رمن از خودی خود خلو داشتند واز وجود تصورتی خود برَی ن صوری
بودہ اند و ہمدین نسبت ما نی کروند ہر یکے را از و بد و خبرے
میدادند و بدان دعوت میکردند و از ین گمان می بردند و انبیا
را ہدف تیر طعن خود میساختند می گفتند اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا
وَّاحِدًا ج اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ہیہات ہیہات فَضُرِبَ
بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ط بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ٥

بیت

دلا تا کے درین منزل فریب این و آن بینی یکے زین چاہ ظلمانی برون شو تا جہان بینی
جہانے کاندرو ہر دل کہ یابی بادشا یابی جہانے کاندرو ہر جان کہ بینی شادمان بینی

# سمر نود و یکم

جوانے قوی ترکیبے بلند بالا موے دراز سینہ کشادہ کمر باریک سرین
گران شکم بیک بہ کام فراخ سرفرازان کہ آشوب زنان و فتنۂ مردان
باشد بہ مثال طاؤس کہ جلوہ کند و کبک رفتار میرفت دختر بادشاہ
بر بام ہمچو ماہ بر آمدہ کہ از طلعت رخسار او آفتاب را تابشے باشد
نظارہ کرد فریفتہ و آشفتہ گشت نہ اورا دست آویزے نہ پائے
گریزے ہمچون پنجۂ عارض خود گرفتار ماند سلام را امکان نہ پیغام را
کہ نام برد روزے چند بہواے آن دلبند صبرے نامحمود و سترے غیر
محمود کرد تا حال بہ انجا کشید کہ بلغ [1] السیل الزبی [2] وجاوز الحزام
الطبیین [3] ازین کنایہ تواں کرد زمام تمالک از دست شد و عنان
عقل بگسست نفس صعُد او فکر صعلا قوت روزگار خود ساخت ہمیدان
تسلی و تولی میکرد تا آنکہ فراش را ضلیع و ضجیع خویش ساخت خیال
محبوب و یاد مرغوب بجاے نان و آب او گشت قوتش گداخت ہمین
قوت ماوای و مقر خود ساخت مادر و پدر و دوست و برادر و آنکہ
صدقائے او بودند گرد او حلقہ کردند چہ شد و چہ زاد و چہ افتاد
ہمانکہ جواب جاہل سکوت و کلام عاشق مبتلا کلام مبہوت بہ فیلسوفے
و حکیمے و طبیبے پرداختند ہریکے نبض و دلیلے و فراستے دید رنجے احساس
کردند کہ از صفرا و سودا و دم و بلغم نباشد ہمہ دست از علاج کشیدند
بہ پالیس بازگشتند و درد عشق را نشانے نیست جز دمے سردے و سینہ
گرمے لبے خشکے چشمے ترے تنے نزارے سینہ فگارے سخن محکم
بالظاہر از حالت او مشاہدہ میشد گفتند این را گرفتارے

دیگر احساس بیشود مگر دیو و پری پرتوے زده باشد طائفۂ ازین طبقه حاضر شدند
او را از خویش معلوم کردند به کنایت حکایت کردند که پسر بادشاہے عاشق
کنیزک حرم پدر شد چنانچه رسم عاشقان است خواب و خور و آرام و
قرار از صحبت آن شاہزاده بوداع پیوستند مادرش تدبیرے ساخت
نابوده او وهمے برد مگر این پسر بجائے دل بباد داده باشد و آتش عشق ن ناسو د
عیش خوشی او را چون گه خاشاک سوخته و خاکستر کرده بود پرده تنکے باریکے
صافے شفافے میان خود و پسر آویخت که دلش مگر به کسے آویخته است
ورائے آن حجاب نشست فرمود همه جواریات حرم را فرمان رسانید
هر یکے پیش پرده من شود گذرد تا از گذشتن کسے حالت پسر را مشاهده
کنم و رنگ روے و هیئت او نظاره کنم اگر میان این بتان و لبرو
میان این خوبان مرا فرسے که دل پسر مرا به برگرفته است از هیئت
او و هیئت معلوم شود که پسر بکدام ابهد گرفتار است و بکدام اشکال
کارش مشکل شده است و پسر را ببینم که تغیر بشرا او بدیدن که شد کدام
رفتار است که ضیا را و چشم پسر مرا خیره کرده است کدام سروے بلند
است که پسر را پست کرده است کدام گلے است که دل او را پژمرده ساخته است
خار خیال او در دلش متمکن شده البته مرده از تغیرے خالی نباشد
آه مشک و عشق نهان نه توان داشت البته حالت ایشان تمام دل ایشان شد
ایشان را فضیحت بهمان خفیه ایشان کند لا یدخل الجنت نمام
هر یکے به ره خود رفت معشوقه پا بر زمین می نهد منت بر آسمان میدار
تبسمے میکند آنکه نظاره اعجوبه باشد بگوشه چشم نظرے میکند
که جهانیان مشتاق گردند و هر جا که دلے است رنجور مبتلا گردد و دستے
میگرداند که غنج و دلال استاد را رهنما شد به مجرد دیده این آفتاب مطلع
غیب طلوع کرد و این نور که به نزدیک عاشق دمراد حکل الالوف

استار باشد شهود ے نمود عاشق چشم تحیر کشاده ماند و به هر دو دست
کر حیرت گرفت و لب از ابز بان می چشید از بسکه خشک می شدند و قطرات
از چشم همچو ابر بهاری می چکید و مے سردے بر آورده که ملکوت و جبروت را
بسوز و چنانچه فرشتگان بر گریستند ما ومحقق کرد که این تبے است که
دلبر پسر من است پردهٔ حیا از میان بر گرفت جلبات بے شرمے را در بر
کرد پسر را دست گرفت به پاے آن جادو گر دلفریب انداخت گفت از آن
تو شده است بجناب دامن و رفتار و اشکال تو خود را بر بسته است یُحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّوْنَهٗ قصه مقرر محقق است افتادهٔ خویش را گرد آر روا نبود که
دل باد داده را فرو گذاری القصه ازین حکایت مردمان خیالے برده مگر آن
دختر را هم عین خطره پیش آمده است اتابک و مامک او با او خلوتے
کردند گفتند قصه حال را اعلام باید کرد که تدبیر مفاوضه پیوست گفت گفتار
را فائده کارنمی بینم مرغے بهواے خویش می پرد ولم را جبینهٔ حوصلهٔ خویش با
آشیان آن مرغ نداتم ماواے. او نشاسم نماند چاره این بیچاره را جز به خیال
سپردن جان و دل را به وهم و خیال او خورسندش داشتن تا آنکه عاقبت
به حسن عاقبت باز گردد جان به جانان و هم دل به دلبر سپارم اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرود خانم خلوتے اختیار کرد و به حضور او سر فرود گرفت ساعتے
و زمانے بلکه وقتے لطیفے و آنے نه گذاشتے که صورتے از قدس تمثال آن
جوان تشکلے و تمثل نمودے و گفتے انا من اهوی و من اهوی انا و این فرمودے
که من او را آراسته آم و این منم که تو عاشق شدهٔ مرا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خوانند
مرا الکریم الحکیم گویند من راههاے مختلف دارم الطریق الی الله بعدد
انفاس الخلایق هر کسے را براهے بر خود آرم.

اما این قدر بدانی که هیچ طریقے با ذوق آمیخته و با شوق بخته این
جهان و آن جهان را پیوند کرده و با هم دوخته از طریقه عشق نیست اگر خواهد

[Margin notes:] دادگفت ... تدبیرش / دلم را ... حوصلهٔ خویش

خوانده باشی المجاز قنطرة الحقیقت معنیش جز این نباشد

## غزل

دولت عشق را نهایت نیست — عاشقان را بجز ہدایت نیست
ہر کرا حل شدہ است مشکل عشق — او بداند کہ جز این عنایت نیست
عشق حسنے است از برون بشر — آب و گل مرورا کفایت نیست لہٰ جز بعنایت نیست
عشق را بوحنیفہ درس نگرد — شافعی را درو روایت نیست
بو العجب صورتے است صورت عشق — چار مصحف از و یک آیت نیست

چنانچہ خواجہ سنائی ازین عالم نشان دہد ۔ **مثنوی**

ای سنائی جہد کن تا بہر سلطان ضمیر — از گریبان تاج سازی و از بن دامن سریر
تا از ان تاج و سریر آید ز مہر و یان غیب — ہر زمانے نو عروسے نقش بند و بر ضمیر

---

لہ زبی بضم زاے معجمہ و فتح با یعنی رسید سیلاب بپایہ بمحل بلند کہ آنجا آب نیرسد ۔ ش

سلہ ۔ طبی بضم و کسر طا سر پستان ما دیاں سباع و خر و اسب و ناقہ و جز آن ۔ و فی المثل جاوز الحزام الطبیین اے اشتد الامر و تفاقم ۔ م ۔ ا ۔ حزام انچہ بوے بندند و تنگ ستورم ؟

# سر نود و دوم

اے خوان صفا و اے خلان وفا برادران کریم اے دوستان حمیم
اے مونسان همدمان اے همرهان راست و اے رهبران راست گوے
محرمان هم کار اے مومنان روزگار اے همنشینان موافق اے غمخواران
صادق بدانید بدانید بدانید خوبان با کرشمه و ناز باشند خوبان خودنواز
باشند خوبان از انباز بے نیاز باشند خوبان جفاکار باشند خوبان سرافراز
باشند خوبان ستمگار باشند خوبان بے رحم دل آزار باشند خوبان ناساز
دار باشند خوبان بے شفقت بے درد باشند خوبان ناجوانمرد باشند
خوبان حسود باشند کبود باشند خوبان بے درد باشند خوبان قطاع طریق
دل اند. خوبان غارتگر جانها باشند خوبان بے شرم بے مروت باشند
خوبان بخیل بے فتوت باشند خوبان خودستا خودنما باشند یکے با دوے
نخواهند یکے را با دوے نیارند گفت قومے اند دوستے ندارند که از و
خوفے و شرمے در ایشان باشد شخصے مطلوب محبوب نامند معشوق نامند
مشوق نامند مرغوب نامند با تو یکے شده ایم میان من و تو بیگانگی نیست
ما رضاجوے تو ایم ما هواخواه تو ایم میان ما و تو دیگرے نگنجد ما از ان
تو ایم همه آن ما فدائے تست ناگهان تا بیوسان نظاره شود چیزے باوے ن نابیوسان
بازند هیچ دشمنے هیچ خصمے هیچ بلاے بدخواهی بر سگالے آن نخند شنیده
که لیلی با مجنون چه باخت یکے اخس الناس ارذل الرجال اقبح الاشکال
را شوهر ساخت همه خود را بد و داد خود را مملوک او مر او را انگاشت هیچ آفرید
خبر دارد که بر جان آن عاشق محزون مسکین مجنون چه رفت و چه گذشت چگونه
سوخت و چگونه دوخت و چه اندوخت و چه بلا و محنت کشیده چه خجل و شرمنده

وشرمسار ماند ـ سبحان اللہ گوئی دعوای خدائی دارد ہرچہ خوش آید بکنند
باسلیمانؑ داؤد و رب العزت رحیم غفور ودود چہ افضال و اکرام و چہ انعام
و احترام باشد سرحلہ آن این باشد لَا یَنۡبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡ بَعۡدِیۡ
وحوش وطیور وشیاطین وجن وانس ہمہ بہ فرمان آوروند تا آنکہ باد بہ
فرمان او وزد کارہا ہمہ بمراد او سزد با این ہمہ بہ صد خواری وزاری
بہ شکستگی انگشتریش از دست او ستانند و عفریتے را بجائے او شانند
در بدر بیگردد و پرکالہ نان بخواہد و در زنبیل او کسے لقمہ نمی اندازد
تحفہ دیگر آخرالامر بدین گشد فخر علی وجہہ فکو بین الامرین
ہیچ فکرت می افتد چہ اعجوبہ کارے است این ہمہ شد ـ آدم را یاد
نکنی مسجود ملایک سازند بر تخت عزت شانند و ملایکہ تخت او را بر سر
گرفتہ ہر جا کہ خواہد برند و او را آدمؑ صفی نامند یکبار کہ دانہ گندم خورد
یا بین باکرمؑ علی اختلاف الاقوال رسواش کنند برہنہ سازند و زیر درختیکہ
رود درخت فریاد کند تَنَحَّ عَنِّیۡ تَنَحَّ عَنِّیۡ دورباش از من و از بالا علیین بر
بر تودہ خاک اندازند نقبے کہ از و بیرون آید فرشتگان فریاد بر آرند
الہی از نفس آدمؑ تنگ می آئیم و این فرشتگان حاملان تخت او اند
و خدمتگار حضرت او دعوت نوحؑ بعز و اکرام قبول کنند و اگر پسر را
دعا کند طعنہ زنند و رد کنند و حبیب را کہ بد و متحد واز و دیگر بشیر و بشیر نہ
تبع جملہ انبیا در شان او گویند مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ـ و این نیز فرمایند
قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ
در حرب بدر غرباً و شرقاً اکرامش دہند ہر یکے صحابہ گرازان سرفرازان خرامان
در رہ روند منافقان مشرکان ناکِسُوۡا رُءُوۡسِہِمۡ ماندہ حرب بدر چنین چرب زبانی و شیرین
سخنی باد رفت اما حرب احد دندانش شکنند رخسارہ شکنند میان مردگان اندازند
ہیہات فہیہات این انتم ایتہا الصوفیۃ و ترحاتکم و این انتم ایہا القلندریۃ

کرم لیے بفتح کاف دکون را اگور شد۔

تلماتکم داین اهل الزهد والعبادت غرورهم واقول نگرونکاریکه خوبان را با مبتلایان گرفتاران خویش افتادست گوئی نوعے از الوہیت قسمت ایشان رفته است واگرنه چندین ترفع وتعزز چیست وچندین تعظم وتکبر برکه نگرهمان باشد که این بیان دعوی خدای میکند خویش را خود شنای سیکند المجاز قنطرة الحقیقت پلے محکمے نهاده اند که بدو از عقاب اوهام خیال رستگاری باشد

بیت

نمیرفتم بباشد بوئے ز لفت　　خراب اندر پئ آن بوئے رفتم

آرے فیضان ازان عالم بخش ایشان شده است چندیں سرفرازی وبے نیازی از فدلکه آن است ۔

بیت

در وجه نکورویان زیبا همه او دیدم　　در حسن رخ خوبان پیدا همه او دیدم

توحید و وحدت هر دو را بیک حرف نبشته است وکلام تمامتر کرده تفکر تعرف تا قل توصل والله اعلم ۔

# سر نود و سوم

ہیچ نظارہ است بچشم عبرت شدہ است جمال رونق گلزار بہ سبزی و تری است
و سبزہ بہ سیاہی نسبتے تمامے دارد بسایہ رنگے کہ اورا شکلے نیکے باشد کہ فریب
دلہا و گرفتاری جانہا گردد فاقع لونہا صفت ہر رنگ کہ بہ کمال براقت خود رسیدہ
لک در ہر دید سیہ رنگ براقت تمام دال بسر سر دم اللہ اللہ مشاہدہ شد در
تجلیات و کشوفات بودہ ام این جمال و این کمال و این جمال باللہ الکبیر المتعال بہ نعتے بود کہ
وہم پے گم کردہ است خاقانی ثانی ازین حال بہ عبارت فصیح تر و بیانے بلیغ
تر اشارت کردہ است

**بیت**

قصہا می نوشت خاقانی قلم اینجا رسیدہ و سر شکست

# سمر نود و چهارم

جوانی قیاس هفده ساله یا هر ده ساله برهنه تمام سر بسر لنگوته تهه داشت و سر برهنه
و چندین موئے جعد بسته چنانچه بنام تیے و بیرے بیکنند و در قفا آویخته دال و سین
او از کاف برون آمده طغرائے لاهوت و ملکوت بنام ناسوت سادگی و آزادگی
او را ثبت فرموده و اگذاشت انور را ثبت کرده لمعانے و براتے که وارد
سبحان العزیز الحکیم قدس منزه و نزاهت و لطافت چیزے انموذجے بیچاره گرفتار
مسکین مبتلائے الوهیت را امثال تصور کن که درختی باشد سر درخت از عرش در
گذشته و بیخها ضاربة فی تخوم الارض بود و برگ آن درخت در خوردی و تنگی مثال
دانه سرشف و فیض رطوبت هوائے شب نم میوهٔ او قدر دانه سرشف محمد حسینی
مبتلا بدان برگ و بدان میوه هر نفسی جائے دیگر مینماید به صورتے دیگر بر می آید
مسلمانان مسلمانان گرفتارم گرفتارم رحمے بو من لطفے طرف من لاحول ولا قوة الا بالله
مصراع بیچاره را ازین قدح رنگے نیست

# سمر نود و پنجم

قوله عز من قایل اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ
اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ اَلصَّابِرُوْنَ جمع صابر و هم علی الانواع
و هر یکے را اجر بغیر حساب است یعنی مزد اوست که کسے او را در حساب نتواند
آورد از بس کثرت او
و دیگر بغیر حساب یعنی آنقدر دهند که در احتساب صابر نبود.
و دیگر اجرایے باشد بمقابلهٔ صبر از پلهٔ صبر گران تر باشد۔
گفتم صابران بر انواع اند الصبر بالله الصبر فی الله الصبر عن الله
الصبر علی الله الصبر مع الله صبر الله اشایخ ما تقدم بیان کرده اند اما الصبر بالله
را معنی خاصے است که آن بزرگان نفرموده اند با مصاحبت باشد یعنی صبر الصابر
مصاحبتاً ایاه تعالی در آن حال که او مصاحب خداوند است هر بلاے و محنتی
و غیبے و شدتے که برو افتد صابر چو در محضر و مشهد محبوب بود هر آئینه صبر آئین
حالت او باشد بلکه اللذ و اشہی فاعل اوست تعالی محنت و بلا او میدهد این در محضر
و مشهد چه میگوی قفائیکه که محبوب بدست خود زند یا سنانی در سینه است خلاند
یا تیرے از دل و جگرت گذراند الذ و اشہی باشد یا نه. دیگر این بار سبب باشد
صابر در مشاهده حضور اوست از خیال و شهود وجود بدو است تحتی و رنجی از
مشهود باشد تصور رے و تفکرے بتو رسد صبرے محمود و ممدوح باشد و دیگر بار
مقابله باشد یعنی گفته اند انه سبحانه خلق عن کل تالف اگر محنتے رسد و اگر
زیانی بجانی افتد مقابل آن خداوند تعالی باشد به صبرے خود ... صبرے
مقصود چنانچه یکے را سبوچه از دست افتاد ... در تلف این سبوچه
غم مخور ترا بمقابله آن باے قلعے و گنجے ... معنی با این باشد که

گفته اند بی نطق و بی بصر، چنین دانم که این سخن گفتار بزرگان هست

الصبر عن الله عن رای بعد تجاوز راست این چنین صبرے گویند غیر محمود است
چنانچه شاعر گوید
شعر
الصبر محمود فی المواطن کلها الا الصبر عنک فانه غیر محمود

نامرد بهر درد و آنکه گویند الصبر عن الله اشد بیان الصبر عن الله وکونه اشد مرد نبرد و دبهر ورد
که گل چمین بنبرد باشد که گل چمین سهرورد باشد این دو معنی را اثبات کرد نکو بیانے که ایشان فرموده
ونکو نشانے که ایشان دادند اگر این چنین بودے تجلیات اختیار بایستے والله
بصیرت بعد انفتاح او اگر امکان تستر ستے بعد آنکه بصیرت کشاد ممکن الله دیت
مگر سبحانه و تعالی در بعض محل سد بصیرت کند چنانچه سد بصیرت حال یعقوب
که در حق یوسف بود. اما الصبر عن الله اشد بمعنی اقبح اسمج اغلظ دارند هم وجه
توجیهے هست این سخن غورے دارد فکرے کن به بین اما الصبر عن الله
را اگر این معنی گوییم وجهه وجیهه و اعتبار صحیح بود حق سبحانه و تعالی تجلیات لطف
دارد و تجلیات قهر دارد تجلیات جلال و جمال دارد. جلال آن را گویند که نسبت
به عظمت و هیبت و شکستن متجلی و قطره قطره کردن او این کند و ثانی حال کما
بدا یعود سالک متجلی برو تجلی جلال شود این خستگی و گسسته قطره قطره کرده
عظمت و هیبت او را تاب آوردن نتواند گریز گیرد و خواهد در بنه جمال رود
اکنون تحمل که ره نیابد خواهد از سختی و درشتی این تجلی میخواهد اصل کار را بگذارد
که این در تاب او نیست ذاکر میخواهد ذکر نگوید مراقبه نکند این صبر اشد بود
و دیگر تجلی جمال تحمل به تعزز و تکبر میکشد و به خودبینی خود کامی میبرد اکنون صبر از
جمال حق کردن و مصلحت تواضع و تخاشع را پیش گرفتن اغلظ و اشد و اعظم و اجل
بود. تجلی قهر یعنی هر مظهرے مذموم غیر مستحسن بلکه مستهجن جمال او را نظاره
شود و آن صورت به ره خویش و نکار خویش میکشد شخص متجلی. اتباع السنت

تنبیہ در رعایتہٗ لاتباع قدم شیخہٖ و اختیارہٖ قول المحققین المتجلین ریاءُ العارفین خیر من اخلاص المریدین از ان تجلی خود را باز آرد آہ الصبر عن اللہ اشد مثلاً ان کارہ باشد در مظہر او [1] تجلی کند او از رہ خو دبکار خود بستہ خود میکشد این صادق حاذق [2] و این مخلص متخصص از ان خود را باز می دارد و حرمان اختیار میکند [3] والاہمان قول محی الدین ابن عربی آید و یفوتک خیر کثیر ذلیکن دو دیگر تجلی قہر در بلیات و محن و در صورت قہری چنانچہ مار و گژدم و گرگ در صورت ایشان تجلی کند و مرو رہ گریز بخوفاً من تلف الروح گیرد الصبر عن اللہ اشد باشد تجلی لطف۔ او تعالیٰ تجلی کند در محل ملذوذے مرغوبے معشوقے لاجرم عین حظ نفس است

مرد باز ماند کہ حظ نفس بہ نفس نہ دہم و او را آکل و شارب و زانی نام نہ نہم و اگرچہ تجلی است پس آن کدورتے و ظلمتے در و طاری گردد۔ آئی زانی۔ الصبر عن اللہ اشد باشد۔ و دیگر کسے باشد دلش خواہان است اصول و جانش خواہش فصول با این ہمہ خود را ناشایستہ [4] و نالائق داند او قاتے کہ مرجوہ است البتہ آن سالک مبتدا اند این حالت [5] است ہرچہ بخواہم بدہند اعظاماً لشانہ و تحقیراً لنفسہ درکشادہ است حاجبے و دربانے نہ ایستادہ منعے و دورباشے نیست مع ہذا کلہ یکے درون در قدم نمیدہد و درون نمی ایستد باخود این میگو بدمن ناظر او منظور من طالب او مطلوب من عاشق او معشوق لاحول ولا قوۃ الا باللہ

مصرع

دلا وامن فراہم کن کجا تو کجا ایشان

ہان و ان الصبر عن اللہ اشد باشد یا نہ معشوقہ خلوت کردہ است و دلالہ راز خانہ بدر کردہ است و حجب و استار را از

[1] آن کارہ
[2] یعنی بدکارہ
[3] صادق
[4] وصول
[5] خواہان

میان برگرفتہ است وصورت رضا را بدست جلوہ دادہ است افعل ما مشئت الیٰ الیٰ ... نوازد عاشق مبتلا و مسکین مشتاق پربلا عصمت او واحترام او آن بیچارہ را محروم میدارد زہے صبر ہر آئینہ اشد نامند۔

الصبر علی اللہ تنوعات تجلیات وتقلبات وہو رہریکے در سنین وشہور تجلیات لایتناہی دارند وتجلی را در جملہ تقلبات و در کل طورات در ہر رفعے حطے عطے استر سالے کردہ باشد اے عزیز این را صبر علی اللہ گویند اگر منعے وردّے واگر قبولے وردّے واگر محنتے وشدتے واگر راحتے وفرحتے دامن گیر وقت او شود او را بہ خدائے خویش صابر باشد دران عط و دران حط تجلی کہ بہ حسب حط وحط بود واو بدان تجلی صابر ماند این را صبر علی اللہ گویند۔ و دیگر الصبر علی اللہ یکے تجلی را مقر و مستقر خویش سازد اجمال است و تفصیل است اطلاق است وتقیید است مردے برمقیدے مفصلے ماند تا آنکہ ہمہ او بدو صرف شد الصبر علی اللہ گردد۔ دیگر علی برائے علو واستعلا راست مرد شکن و متثبت ومستقل بر تجلیات باشد ہر نوعے و ہر صنفے کہ او خواہد نقد حال او شود یکون مسیطرا علی الحال لا الحال مسیطرا علیہ باوجود آن تنوعات خود را ہر چہ خواہد بدہد و ہر چہ خوش آید نقد وقت باشد مرد ہر شخصے آیندہ روندہ است گاہ بگاہ او را منع نیست با این ہمہ تقاعد میکند ہر درے شنید درد ل در نمی آید بادشاہ بار عام دادہ وآن شخص از خواص او واز ملازمان درگاہ او با این ہم در بار راہ حاضر نمیشود۔

ن ردّے

الصبر مع اللہ۔ عن علی کرم اللہ وجہہ انہ سبحانہ مع کل شیٔ لا بمزایلتٍ صبر با ہر یکے و با ہر چیزے بدین صفت

نه مفارق باشی نه مواصل نه مزایل باشی نه مفاصل این جا تو بصفت
او باشی او به صفت تو الصبر مع الله هر جزئے از اجزائے تو آنراکه
جز لایتجزی خوانند جس وجود تو با آن اجزا باشد خه زہے صبر
الصبر مع الله اے بعد الله مع بمعنی بعد باشد چنانکه فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا اے بعد العسر یسرا بعد کشف تجلی و بعد ظہور حقایق امور مرد
صبور را چه نیک گوارا و خوشتر باشد سخن بیشتر و پیشتر ہم ہست اشارت در افسانها
چند تو ان ہمین قدر بسنده باشد الاشارت من العارف حسب
للعاقل

**بیت**

زمین و آسمان ہر دو شریفند　　قلندر را درین ہر دو مکان نیست
سخن کوتاه کن محمود فخری　　چه میدانی که محرم در جہان نیست

# سمر نود و ششم

مردم در فریضهٔ جمعه ایستاده خر برهنه تکیه بمحراب کرد نشست دبهٔ مرذ برد ومیگفت این همه تسبیح ونماز شما وقرات وسجدهٔ شما آن همیم را بر میکیند ومیگوید بدین نخرم وخندنی کرد عالمے را در گلزار درگاه بهار در فشیده تازگی و نورے بخشید

بلیت

در فضائے قدرتش آدم جو ابلیس لعین

در فضاے هیتش عالم بهبائے مستطیر

چه عیسے وچه موسے وچه پیر مسلمان احمد

چه ترسا وچه مغ انجا همه گشته برابر هیں

# سمر نود و هفتم

مجنون در خواب دید گوئی لیلی کارد و بے کند سے تا ویرے در حلق مجنون راند تا آنکه تمام بسمل کرد پس آن پر کاله کرد با گوشت و پوست و مغز و استخوان در جوال انداخت بجو کوب بکوفت گوشتابه ساخت ذره ذره کرد سخت باریک تنگ آنرا بجنت با همه بو افزار ها خوشبو کرد و خود بخورد ناپاک ها چنانکه کاسه لیس و دیگ لیس هم کرد مجنون بیدار شد فرحان و خوشان شادان و شادمان بیت خوانان به آهنگے دلنو ازے دستکے میزند در قصے میکند و این بیت میخواند

شعر

اذا بصرته ابصرتنا وا ذا ابصرتنی ابصرته

گویم تعبیر میکند من و لیلی یکے شدم و بود من در وجود لیلی شدمن نماندم همه لیلی ماندمرا بخورد مرا از من بستید من در بطن و جسم او هضم گشتم سفلے که از من به من بنی من نسبت بود آن همه را بینداخت خالص خلاصه را که با او نسبتے تمامے داشت آنرا با خود گرد آورد و همه او گشت مرغ سنگریزه چینه کرد و خلاصه خاصه او را ابتد عصاره ادرا برون انداخت زنبور زرد و سرسری را زد بر کرد به سوراخ خود برد آن مرده به دم خود به فیض خود همچون خود گرداند تا آنکه او هم زنبورے زرد شد پیدا الامر الی الامر فیض با فیض بپیوست صورت دوئی از میان برخواست نتوان گفت تجسد اللاهوت بالناسوت هذا قبیح و المعتقد غیره وزنیح

ان بیج

بر مجنون آمدند مجنون سر در گریبان کشیده و بخیال وجود لیلی مستغرق مانده یکے گفت با وے حاء لیلی مجنون گفت انا لیلی مجنون همه در لیلی انیت شده است همه لیلی مانده است پس در گفتار انا لیلی صادق

[حاشیه:] جوال یعنی بادن

باشد و عن علی کرم اللہ وجہہ شعر

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توھم

اگر اتحاد را مثال صورتے فرض نتوان کرد بچند نوع بیان کنند
یکے سوختن پروانہ در شمع و با شمع یکے شدن و برون انداختن شمع سفل
پروانہ را و برون انداختن ضیاے نور سایہ بہ ضیاے نور آفتاب و
بستن آب بصورت ژالہ و گداختن ژالہ عین آب شدن و نیست نابود گشتن
سراب بہ ظہور رہوا و این خوابے کہ مجنون در خیلہ لات دیوانگی خویش دید
یکے از مجنون پرس چہ لذت داشت راندن کار و لیلی در حلقش چہ
راحت بود و چہ خنکی داشت در پرکالہ پرکالہ کردن تن او و بجوکوب
کوفتن و گوشتانہ ساختن چند ترقی و چند مزید است و چہ انواع تجلیات
و کشوفات در حق او میشد در بختن و آتش دادن و او را خوشبو کردن
دخوردن لیلے۔ و آن صوفی گفت آہ کدام مذاق این ذوق گرفت
درین خائیدن و فرو بردن او ہیچ میدانی کہ چہ میشود از غایت وصل
و انتہائے درجات کمال کونہ ذجودہ میگردد السلام علیکم
ورحمت اللہ و برکاتہ۔

# سمر نود و هشتم

محرمے از مجنون پرسید اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی برمراد تو نباشد چه کنی آن دیوانه رضا طلب مجنون بو العجب گفت من بر مراد لیلی باشم۔

شعر

اریدوصالہ ویرید ہجری فاترک ما ارید لما یرید
اری فی الوصال عبید نفسی وفی الہجران مولی للموالی

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست مراد خویش من از تو دگر نخواہم خواست

اگر آن پرسندہ از من دیوانہ بدست بر سستے بپوستے گفتمے

دیوانگی در کار است ستمگری کنمے۔ باز گفت اگر این مست بستر بستر دارد چہ حیلہ سازی گفت در برش گیرم مربع نشستے سازم اگر او اضطراب کند و بدین رضا ندہد گفت شلید فی تشلیم وہم زانو باشم پس این افسانہ وحکایت ودست بازی بہر بہانہ چہ کم آید گفت اگر استحقاق و استخفاف شود ترا از نزدیکی بہ دوری برند چارہ آن چیست گفت استادہ نظر بر روے لیلی دارم۔

مصرع۔

او کند ناز و من از دور تماشا بینم

مفاوضہ دیگر کرد گفت اگر از آن خانہ برانند واز ان سرا بدر کنند حکمی گفت بر در بہ نشینم اگر از خانہ برانند سر بر آستانہ دارم تن را بہ خاک راہش بسپارم گفت اگر آن رقیب زشت ترکیب و آن سرہنگ بدرنگ و آن دربان نادان اگر ترا چون قمامہ آن صحن و آن راہ و آن جناب و آن گذرگاہ برون انداز د چہ حیلہ سازی گفت ہاویۂ زاویہ گزینم ہمانجا سکونت باشد البتہ کسان لیلی دران گذر اختلاطے وترددے کنند وگردے

وغبارے و دخانے و بخارے کہ از صحن خیزد مرا تسلی دل بود گفت اگر بران
سکون حرکت فرمایند چہ کنی گفت یکے از سکان قباب غیرت وشخصے از اقطان
دیار حیرت من باشم گاہ بیگاہ پاسبان سگ کوے لیلی در رسانم
وبادے ہر بارے دران کوے شبے روزے گذرے کنم بیت

من ساکن کوے شہر عشقم نتوان ازین دیار برگشت

گفت اگر مصلحت شہریار آن بقعہ وسپہدار آن قلعہ این افتد کہ
نا چون ترا جلا فرماید درین مضیق چہ توان کرد و درین مضیق تنگ چہ توان نشست کہ
پرتاب کردہ اند آہے سردے بر دو بجائے گرمے کرد گفت ہر کجا کہ
باشم روبہ شہر لیلی آرم اگر من در مغرب باشم ولیلی بمشرق مطلع اورا در خیال ارم
بدان مستفیض کردم بیت

اگرچہ در عرب از بہر قبلہ کعبہ نباشد نبود قبلہ مجنون بجز قبیلہ لیلی

استفارے دیگر کرد اگر بنوع من الانواع وموجب من المواجب ترا
ازین توجہ مانع آیند بچہ تشبث کنی بکہ تعلق کنی چہ دستگیر چہ چارہ چہ حیلہ
قہقہہ بزد گفت مصراع

منم وخیال بازی شب وروز باجمالش

نا حالیست عجب نقطہ ہاہست این خیال وعجب خانے این بے وبال انتہا کام
وصال را در زمان واحد در بدام تو می نہد اگرچہ اشارت در دوری
میکند ولیکن ہیچے وشوقے ہم ہست مگر رہبر عشق بہ کجا رسانید وبکدام منزل بے
قرارگاہ داد ہرچند از لیلی دور تر افتاد باز عشق در رہے برد کہ اقرب
من کل قریب باشد حجابہ النور لو کشفت لاحرقت سبحات وجھہ
ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ حجاب نور کشفش مستحیل آمد و اگر امکان آن
تصور کنند ہیچ وجود را شہود نماند کذا الوف حجب نورانی کذا الوف
حجب ظلمانی کذا الوف ثلج کذا الوف نار ہفتاد ہزار

در هفتاد هزار ضربے کن به بین که آنرا پس انداخت وکه گذشت وکه بامراد خود نشست زہے عشق خیمے محبت بہ طرفۃ العینی بہ یک خیال ہمہ را بسوخت او را خود بخود در خود تصور کرد خیال را مستحکم ساخت تجلی اللہ للناس عامۃ و لابی بکر خاصۃ جلوه گری بود با این ہمہ مقصود را در بر یافت مرشد ذکرے و مراقبہ مرید را فرماید و این ذکر و مراقبہ جز تصور و تخیل نیست۔ حکایت از ان مسترشدان شنیده باشی که این خیال مسترشد را تا کجا رسانید بہ یک وہم ہم بیک خیال ہمہ حجب و استار را بسوخت ہمنشین حضرت و محرم اسرار گشت وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ شاید حال او شد خود چہ میگوید

بیت

از بعد مکن شکایت آختہ جگر — کز غایت قرب می نبینی ما را

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ عجب رابطہ کہ بیان کرده است۔

بیت

شب با تو غنودم و ندانستم — روزت بستودم و ندانستم

ظن برده بدم که من بودم و من — من جملہ تو بودم و نمی دانستم

حاصل اگرچہ عشق دستگیر تو شد رہنمائے تو گشت حکایت گلخن تاب و ملک شنیده باشی که میان ایشان چہ خیال بازی رفتہ است و ہر یکے با دیگرے چہ اتصال داشت

بیت

سلطان عشق خیمہ بصحرا اگر زند — ملک وجود را ہمہ زیر و زبر زند

خیال است این کسے را و لیکن اصل را — خیالی شو خیالش اصل کار است

# سمر نود و نهم ۹۹

ذوالنون را در ساحلے عورتے پیش آمد ذوالنون اورا پرسید من
این اقبلت از کجا می آئی او گفت از طائفه تَتَجَافیٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
که ایشان را همه شب خواب نیست ذوالنون گفت الی این تریدی کجا
میخواهی که بروی گفت الی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ
عَن ذِكْرِ اللهِ هیچ میدانی آن عورت که بود صورتے از عالم غیب از
مقر قدس تجلی کرده است و از مطلب و مقصد قوم انبائے میکند و از مقر و
مستقر خود خبرے میدهد و از اهل تلوین و تمکین بیانے می پوند د و از بود جود
خود اشارتے میفرماید ومیگوید تردد و اختلاف من بین الطایفتین باشد از
ایشان مردے بردے ایم واشخاصے به اشخاصے روم اما بود شهود من
بر مردے باشد که ایشان را هیچ مانع از موانع دامنگیر و قید قدم ایشان
نبود تَتَجَافیٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حکایت از طلاب کرد که ایشان ارباب
مجاهدات مکابدات اند رمزے از احوال محبان نمود چنانچه گویند که کل نوم
علی المحب حرام بر ایشان باشد و از ایشان نگذرد سبب هیچ ذوق
وتحمیل شوق با ایشان باشد نا یدر باید آید درد وشنید وخیزد چشاند بازستاند
وآنرا دلیل بر کمال جمال وانتهائے بهائے خود ساز د شنیده باشی که عاشق
طالب جمال وحسن معشوق او معشوق عاشق عشق عاشق ومحب حسن ونمک خود آنقدر
عنایت و رعایت در باب طالبان محبان بود که به رسیدگان وقرار گرفتگان
نباشد رسیده است مرحسان ملاح راعاشق پر انواع لوتد ییکے طالب مجتهد
سائر متعبد و به هیچ مرادے نرسیده و در دریائے طلب غرق است و در گرداب
ارادت متحیر ره روے کارے پیدا نمرو از پس خواست مراد در قلق و

واضطراب مانده و عاشق دیگر باشد گفتنی وشنیدنی پیامی و دیدنی در میان
رود و دیگری باشند سوخته و دوخته و خاک و خاکستر ره طلب شده و هیچ امید
وصول بمقصدی نمانده و آن سوخته هم بر سوختگی خود ساخته انا رده رکله
گوید لَا یَنفَدُ فِی قَوْلٍ فرماید ورد وقت اوست ۔ بیت

حاصل عشقش سه سخن بیش نیست ‌ سوختم و سوختم و سوختم

قوم صوفیه آن عزیز را سید الفقرا نامند مرادی به دانش نداده اند
و او به لذت درد سوختگی پرداخته تا آنکه گوید بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ‌ ذره درد دل عطار را

کمال دوستی باشد مراد از دوست نگرفتن

از این چنین کسی عزت و کبریا و احتجاب و اختفا و بی نیازی و خود
کامی و استغنا از هر خاصی و عامی پیدا آید ایشان اند همه جهان را مانع
آیند شما کیانید و چه کس باشید که جمال آن عروس که در چند هزار پرده و چند هزار صفات اسرار پرده
هر یکی بگمان هوای خویش خیالی پخته و وهمی برده و هر شخصی از و حکایت
کرده الکبریاء ردائی والعظمت قمیصی والحیاء ازاری اثبات
فرموده آن عاشقان را او دوست دارد که دورباش عزت دست گرفته
مردمان را بموجب عظمت باز داشته وابسته است و بدربانی علی العموم
آیندگان را مانع آیند و اگر کسی بشوخی قصدی کند جشمر حسرت بر سر زنند
که دماغش طیره گردد سخن درین باشد که سرش پاره کنند او همان شده باز
گردد و عبرت دیگران بود ابلیس را بعضی مردم عاشق صادق نامند او را
دربان حضرت خوانند پرده داری و نگهبانی از و زیبا می آید هر که ازین
دائره بیرون رود او را به خرمه عود بیرون فرستد و آنکه خواهد از درون
بیرون شود به صدمات و لطمات به ضرب و شتم از آن درگهه دور تر اندازد
و آنکه او ویران سرای و در آن خانه قدم نهاده به شرط ادب ایستاده

واگر پیشتر جاد ہد شوخ تر و بیباک ترش و و آن عزت و آن حرمت درویش
کمتر گردد تا آنکه ہمچنین گوید ترک الادب عند اهل الادب ادب این چنین
کسے ہم می باید اما عظمت جلالت از دل او فرود می آید از علو به سفل می گراید
یحتمل که در بعضے وقت محبوب برائے ضا بدان نباشد یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ شرط ایمان
است چو ایمان به غیب شد یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ از لوازم
آن آمد و بعض چیزیکه واده شده اند آنرا الفاق کند چیزے رمزے موجبے
انمو ذجے را اشارتے کند از رے این چنین ہم ہست کسے رسیده است و بهر
ہم برائے القاشور و غوغا است و برائے تکثیر است طلاب این حلبه انواع
که بیان کردم ہم از مطالب مطلوب است اگر کسے قدم به صدق زند
شیطان فراز او آید و دمدمه و وسوسه کند که عبادت چهار ہزار سال برباد دادم
وتعلیم استادی فرشتگان را صدارت و شہامت خودرا زیر پا نہادم تا در دے
را بہا خریدم تو کجا درین ره قدم می نہی کجا تو و کجا وصول او درد نقد است
بیا با ما باش و درد صد مرتبه از درمان بہتر است و سیه روئی روشن تر از
سرخ روئی جویان وصال بحق صفات کمال خود پاپس نیگرد د سر بر آستان داشته
ور و سے به طلب آورده جان می بازد می گوید شرط طلب نباشد که بهجران و
حرمان راضی باشند و به سوز و احتراق قناعت سازند فعلی ہذا او را از
همه یا ید احاطتے کرده است ہر طرفے که طالب گریزگه سازد داد راہ بجا
یابد وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ورد حال او باشد ازینجا این
معلوم شد که دوری صورت وجود ندارد وجود عبارت از شعور و اطلاع
شد و اللہ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ ۔

# سرمد

میان حسن حبان کہ ممتزج بملح ملاح اوست باحسن ماہ دو ہفتہ یک روبہ مسابقتے و مبالغتے بمعرفت حاکم عدل برائے تحقیق و تیقن را میزانے نہادہ تا بہ حسن شاہد و معاین ترجیح یکے بر دیگرے شود ترازوے ساخت حسن مہ را بجائے سنگ موزون بہ در پلہ نہاد و حسن حبان را در کفہ البتہ این سنگ موزون بہم سنگ حسن موزون نشد طرف موزون بہ حبان سبک آمد تا بہ آسمان رسید و حسن حبان از بگرانی جز زمین ماندہ ہمہ را از بس خجالت و شرمگینی و از بس اندیشہ و غمگینی بر جبہہ و رخسارہ اش کلفہ روے نمود تا آنکہ قرارش از وے رفت روز و شب سرگردان بر مثال ما فرنیجا نمان بر رسم مہمان و ضیفان در ہر برجے جز سہ روز گشتے نتوانند کرد ہمہ روز شب در گداز آرے عشق شخص ازل است بہر تماشاگاہ صورتے پیدا ساخت و نشان در یافت خود در میکدہ طلب بر آورد روح ملک روح روح آوازہ جلوہ عشق ازلی از قد و سیان و سبوحیان شنود رقص کنان ہیچو دیوانہ و مشتاق بر در میخانہ دوید نمیدانم در بید و وجود ہر دو را چہ مزاج افتاد یکے را با دومی چہ سرو کار پیش آمد دیدہ حق بین و بصیرت حقیقت شناس محقق معلوم شد کہ ہر یکے از شجرہ طوبیٰ و از اصل ازلی دو شاخ رستہ است ہر یکے از یکے مقر بودن آمدہ و دیگرے رہے دیگر گرفتہ روح گوید من عاشقم عشق گوید من معشوق و چون بہ سلامتی عقل و فہم باز آیند عمالرحیل جنوابیہ معلوم شود اما بلائے نزاد کہ دوئی محقق شد ہر چند بہر بیان یگانگی معلوم شود با این ہمہ اوئی او و توی تو مقرر باشد دانستن تو و بودن تو کہ او و من ہرگز از میان خاستنی نیست

بیت تو او نہ شوی ولیکن ار جہد کنی جای برسی کز تو توی برخیزد

از تو. توی برخیزد وجہہ دو معنی توجہہ کند یکے دانستن تو توی خود را و دوم او را گفتن توی و ہر دو علی محلہ و ممرہ است اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ بہشت و دوزخ و حساب و بعثت انبیا و دعوت ایشان واند از ایثار و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ناطق بر آنست اثبات و استقرار بحق الحقیقت یافت دوزخ ہفت است و ہفت طاق است و بہشت ہشت است و ہشت جفت است پس طاق فراق باشد و جفت اتصال و اعتناق باشد نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ نشانے ہم ازین علم است و جہانے ازین گفتارہا کہ مردمان گویند بیت

گر با تو بود دوزخ در سلسلہ آویزم ور بے تو بود جنت در کنگرہ ننشینم

# سمر صد و یکم

مدبرے گرفتارے بروخو بدنیک ریختہ بختہ گرسنہ شکم با پشت چفسیدہ
وہم پشت سفینہ بہ تیشۂ گرسنگی تراشیدہ چشمانش ہمچو چاہ بابل در عمیق رفتہ
بہ غور غائر برگشتہ تنے برہنہ لنگوٹہ در تہہ پرکالۂ کہنہ پارہ بر سر زمینے
ناہموارے ہمہ خار خارستان وہمہ سنگریزہ و ریگستان است از
بس سستی و گسستی و از ضعف ارخائے مفاصل در خواب رفت
خواب می بیند گوئی بادشاہے شدہ مالک رقاب ملوک و خوانین گشتہ
دادگری و داد ستدی غزلے و نصیبے کہ شاہانہ باشد آن ہمہ در کار داشتہ
کسے را می بخشد و کسے را می نوازد بر تختے مرصع و مکلل نشستہ دار و گیر و فرمان
دہی روان میدارد ہم درین میان فجاۃً و بغتۃً زاغے بر ریشش بخیال زد
چشم کشود خود را ہم بران حال کہ بود ہمبدان عہود بازگشتہ دید و لعمرک در
دلش جز این تمنا نیست کہ چہ بودا گر این خیال و این گمان و این وہم پایدار
ابد الآباد ہمیدین بادشاہی و تمتع بسر رفتے و بادشاہے با عزتے و جاہے
باظلے و داودے بر تختے وضیعے رفیعے مثل افریدونے و شدادے کاروبار
را برپا میدارد و درین میان تا بوسان از خشکی طبیعت و از غلبۂ خوشی
رطوبت خوابش ربود و دران تخیلات خواب می بیند گوئی ملک از وے
رفتہ روز بدش پیش آمدہ کاسہ شکستہ بر دست در بدر تنقل اقدام میکند
پرکالہ نانے میخواہد و دانۂ غلہ میجوید کسے قفائے میزند و کسے طعنہ میکند ہمین خیال محال بر درگہ
بادشاہے شہنشاہے زوند یا طبلے و وہمے گرفتند خیال کشود خود را بران تخت و بدان رفعت تخت آوردہ
و مرفہ دید شکر تہیں بجا می آورد کہ الحمد للہ بارے باہجل ازین بلاد
ازین وہم بر دغل خلاص شد   ہان وہان رسول اللہ سید الانس

والجان میفرماید الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا آن بادشاه باجاه و آن مالک رقاب اشباح بدان ماند خواب او که در دنیا رنجے و مشقتے و ضیق وقتے و محنتے بسر می برد و بقدر تقدیر راضی می باشد چون مرد خود را همه مرادات یابد خود را به تخت زر نشسته و حور و غلمان پیش ایستاده و قصور و باغ و بستان در نظرش داشته و جام مرادات به کام او چکیده و همه آرزو ها بدام آمده و هرچه رخ می آرد میگویند وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ و او از بس خود نمائی و از بس تمتع بادشاهی میگوید يٰلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَ جَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ و آنکه خود را بخواب از بادشاهی ملک الشرق والغرب شده دید فرمان او در اطراف عالم رسیده شخصے است بروز بد گرفتار و به دنیاے فانی زایل غرور سرور کرده چون به آخر رسید آن همه از وے بردند و او را به خازن نیران سپردند تنهسه الحیات والعقارب قوت وقت او شدند هان وهان زینهار ان تا متوهم و ظان نباشی او که از دنیا بر خورد نیک بختے صاحب دولتے است لا واللہ بدبختی روز بد گرفته است خفته بخواب غفلت است این همه احلام و خیلات بروے میگذارد و تو عجب کسے هستی که به حسرت و رغبت نظاره میکنی بلکه حسدے میخوری بدانی ضجیع و ضلیع و قرین اوئی هرچه با وے گذرد با تو همان باشد ولیکن این قدر شده او بارے خوابے نیکے دید بخیال و گمان آسوده تو بدبختی نه در دنیا آسودی و نه در آخرت فقراء امتی جلسائی یوم القیمة ـ فقراء امتی یدخلون الجنة قبل الاغنیاء به نصف یوم و هو خمسمائة عام عن عوام الدنیا ـ اللهم احیینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرة المساکین وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

تنهسه مشتق است از نهس یعنی بدندان پیش گزیدن مرتب ۱۲

وَالعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهٗ میدانی ایشان کیانند از ین قصه و ازین
حدیث چه خبر دهم که اعم و اسیع و ابین و اجلی است الفقر فخری هم
ازین خبر میدهد واسم الله بجان سر خود در قران مجید و فرقان حمید
باشد جای صفت غنا و اغنیا کرده ایشان را به مثوبات و درجات وعدہ
شده میدانی که نیست چرا از خود بدر نشوی و بر نیستی خویشتن اقدام نه کنی
و به فقر و فاقه راضی نه شوی و در کلام رسول الله فکرے نه کنی اما
رضیت ان یکون لهما الدنیا الفانیه ولنا الاخرت الباقیه
باید که عمر دار بگوی قد رضیت و بشنو ابو سعید ابو الخیر چه خوش بفرمایند

بیت

با محنت و درد و غم قرینم کردی   با فاقه و فقر هم نشینم کردی
این مرتبه مقربان درست   یارب به چه دولت این چنینم کردی

# سمر صد و دوم

چنین گویند خبر رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الحال المرتحل این سخن یحتمل چند معنی است الحال المرتحل فرود آید روان شود مراد ازین کہ مرد دایم السفر است امروز بجائے فرود آید فردا جائے ارتحال کند قیدے و بندے درپائے او نباشد مرد وار قدمے زند غم اہل و ولدے موجب بند او نباشد ولش بہ چیزے متعلق نیست ہمانکہ گویند مصراع

آزادہ نسب زندہ بہ جائے دگر است

رسول اللہ فرمودہ است امت مرا زمانے آید بہتر ایشان آن بود کہ از شعبے بہ شعبے گریزد و از کہے بہ کہے و بادیہ ببادیہ برین قول نعم الرجل الحال المرتحل درست آید مردے طاعتے کند زمان ثانی بعد فراغ این طاعت بہ طاعتے دیگر مشغول شود یا ہمان طاعت از سر گیرد مثلاً شخصے ختم تلاوت تا والناس کرد باز تعوذ کرد استعاذہ بہ آورد و فاتحہ خواند سورۂ بقرہ آغاز کرد الحال المرتحل شد و آنچہ در ختمہا بعد اتمام کلام رب العزت ذی الطول والانعام سہ بارہ سورۂ اخلاص خوانند و فاتحہ و چند آیتے از بقرہ مقصود ہمین کہ اگر در تلاوت او جائے تقصیرے رفتہ بود یا حرفے از حروف تشابہات کم بیش شدہ باشد سہ بار اخلاص خوانند تا ختم تلاوت مرتب شود سہ بار اخلاص خواندن بجائے خواندن تمام قرآن است باز فاتحہ و چند آیتے خوانند الحال المرتحل شد ہمبرین قیاس عبادتہا و طاعتہائے دیگر صلوۃ و صوم افطار کرد و بصوم غد نویت گفت از دوگانہ بدوگانہ

داز رباعی به رباعی نقل میکند الحال المرتحل میشود مرد متجلی مکشوف با نواع تجلیات از تجلی به تجلی و اطلاعے به اطلاعے و کشفے به کشفے انتقال میکند بیچاره نظرباز سبزے ترے سروے گلعذارے را دید چشمش به نظاره اش آسود یکے دیگر به احسن الوجوه و املح الاشکال جمال خود نمود سپید پوستے مشرب بالحمرت یا اسمر اللونیت یا رنگ آمیزی دیگر چون است که همه برگ نوائے خود جان را یاری نمیکند همبرین قیاس شواهد غیب را نظاره شو حقیقت با مجاز پیوند ده ناز و کرشمه مریکے با یک حلقه آرضا بطے بنیها را بدست آر مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ربطے ده اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مشاهده بین و هم چنین درمقامات از توبه بورع گراید واز ورع به زهد رود واز جلال به جمال اید كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ را درکار دارد۔

اے مرد محب واے عاشق صادق وقتے این حالت را مشاهده شده است واگر شده است فَاَنْتَ انت عرفا چنین گویند این حالت تلوین است نه تمکین مرد متمکن را مستقیم القلب را از جائے بجائے واز حالتے بحالتے گردد رنگ آمیزی به شکل بازی دیگر او راگر داند اے عارف محقق راست بگوی ولیکن متمکن او را گویند آنکه اورغرق تجلیات است پایان آن در نیابد و ساحل نگیرد همواره همچو ماهی و نهنگ آن بحر خضم باشد و یکے از سُکّان آن بود اما ازین چاره نباشد که او در امواج دریا با تقلبات امواج در حط و عط بود بر آید فرود رود و بے هم در دریا باشد متلون در استتار و انکشاف اما متمکن در حد تقلبات آلهی است رسول الله صلی الله علیه وسلم میفرماید حدیث عهد بربی تجلی حدید شده است واو همواره در تجلیات ماه و آفتاب بر مثال متمکن باشد که همواره در انجلا و ضیا است و ماهتاب گهے در انتقاص

خضم بالتشدید دریائے عمیق کثیر الارض

گہے دراز دیا داشت کلما یبعد من الشمس یستزید نورا و کلما یدنو منه ینتقص واگر قرانے قربتے شدا تصالے با وے یافت وکا نہ فنی سر و نور در اسرار افتاد و بقدرکہ از و جدا شد لمحہ از و نصیب گرفت این متلون و شمس متمکن و شمس متفیض بر انوار قدسی

فہم کن چہ میگویم مسترشد را ہموارہ نظر بر مرشد باید و توجہ بدو ۔ علیؓ و محمدؐ ۔ علیؓ ہمچو ماہ و محمدؐ ہمچون آفتاب و ہر دو را یک نور خلقت انا و علی من نور واحد ثنائی میگوید

بدیت

آنکہ گویند صوفیانش آن — آن توئی ان علیک عین اللہ

بدیت

ہمو گفتہ است

نیست کن ہرچہ راہ ورای بود — تات دل خانۂ خداے بود

# سمر صد و سوّم

چنین گویند راویان و ناقلان آثار محمد رسول الله المختار شبے هشتاد و یکبار گرد حرم طوافے کرده و با هر یکے قوت جسته و با هر یکے بهوائے لذت حظ خود شسته   درین حکایت بیان سه معجزه است یکے آنکه هشتاد و یکبار تقرب کرد هر بارے سفک منی بود یا نه اگر بود معجزه زیراچه هشتاد و یکبار دفع آب حیات شود و مع هذا قوائے بشری بسلامت ماند مرضے رنجے لاحق نشود اگر نبود هم معجزه زیراکه خارق عادت است معجزه سیوم بضرورت گوئی که شب از بهر او دراز کردند و اگرنه بعد ادائی نماز خفتن و او صلی الله علیه وسلم ثلث شب گذاردے تا به سحر هشتاد و یکبار هر حجره رفتن و بدان فعل مشغول شدن هر آئینه در آمدے و بیرون شدے قرعه ضربه و بعد فراغت تمام چنانچه رسم و شرط کار آست پس آن از حجره بیرون شدن و در حجره دیگر هم چنان هر تهه حجره بیرون شدن برین حساب میسر نشود مگر به معجزه و او گفته صلی الله علیه وسلم حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء وقرة عینی فی الصلوٰة  و او را البته تقرب  محبوب بود زیراکه صورت یگانگی است مثال یکے با دوے یکے گشتن مثال و درین اتصال وجدانے و لذتے و ذوقے که حاصل است نظیرے باشد بر طالبے واصلے  و بر محققے و عارفے که در وصال صورت و اتحاد هیئت و شکل یگانگی چه لذت و چه ذوق دارد و چه از همه فارغ و بغم میکند  حقایق حق را و مثال ربوبیت و اسرار الوهیت و اطلاع و شعور بدان قیاس کن  بیچاره تو از عینی به مثالے ماندی از وجودے به وہمے افتادی از حقیقے به خیالے فرو رفتی اے واے هزار واے بر تو مثنوی

برگذر زین سرائے غرچه فریب   در شکن زین رباط مردم خوار

رخت بردار ازین خرابہ کہ ہست — بام سوراخ وابر طوفان بار
رہا کردۂ از انی گم — عز ندانستہٗ از انی خوار
تا ترا دولت است یار نہٗ — در جہان خدائے دولت یار
چون ترا از تو پاک بستانند — دولت آن دولت است وکار آن کار

ودیگر نتوانی گمان بردن ونشاید کسے راکہ این ظن واین وہم رود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ شب بہوائے نفس وبہ ذوق حسی مشغول بود از خدائے غم فارغ استغفر اللہ اعتقاد کن بہ حقیقت دان کہ او در عین این عمل ودر حال این کار بہ حق کشف وعیان بہ تحقیق وصول وبیان مستغرق بودہ است واگر جز آن وہمے رود بعلم اللہ کہ مسلمان نباشی بگولا الٰہ الا اللہ یقین دان کہ ہیچ حالتے بروطاری نبود کہ دران حالت او از حق محجوب بودہ بیت

چو ملک بادشاہی دیدہ باشی — ترا کردن گدائی مصلحت نیست
شمارا بے شما میخواہد آن یار — شمارا این شمائی مصلحت نیست

ہر آنچہ او در سجدہ میگفت فتادہ سجد لک سوادی وخیالی وامن بک فوادی واقربک لسانی دل او در حالت تقرب رمزے ازین فرو میخواند اللّٰھم متعنا باسماعنا وابصارنا واجعل الوارث مناگوئی میگوید بسمعی وبصری مرا متمتع بہ سمع وبصر دہ کہ سمعے وبصر من توی وقس علیہ الباقیات الصالحات عائشہ می گوید رضی اللہ عنہا مرا چون کنار گرفتی خفتید[1]ے چنانکے میخواہد گوشت باگوشت واستخوان با استخوان یکے گردد۔

[1] خفتیدن بروزن خشکیدن بمعنی غلطیدن وخوابیدن۔ برہان قاطع۔

بیت

ہمچون دو مغز بادام اندر یکے خزانہ — باہم گرفتہ ایشے وز دیگران ملالے

بہ این چہ نشان میدہد العشق شدت الشوق الی الاتحاد ودوست بعد از دیرے ودورے بہم آیند البتہ کنار گیرند وآن اشارت بہ یگانگی ودفع بیگانگی باشد ونمونہ جہان آرام وقرار بود وآسمان وزمین

نمودن وبیل کند که باید تجلیات به انواع و تکرار باشد و دران اشارتی
بود لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ هم
ازین بیانے کرده است بیت

تو از هر درکه باز آئی بدین خوبی وزیبائی دسے باشد که از رحمت بسوے خلق بخشائی

قضیه لکل جدید لذت مقبولة عند العامة ختم کنان بیاتا
صلح کنیم یکدگر سخن عشقباز ان است حبب الیَّ من دنیا کم ثلث
یکے از ان ثلثه قرت عینی فی الصلوٰة داشت اشاره برین کرد هرچه نقدے
که در تقرب ہنا است ہمان بعینه قرت عینی فی الصلوٰة است الصلوٰة
صلة بالرب وفیه قرة اعین العبد صله که از حیات باشد ہمان آنست
که در معنویات تجلی کند وابو محمد رویم دنیا را به آخرت می برد واول
را به آخر القصاے میدار د حضار مجلس گفتند قل لا اله الا الله زہے
گفتار آن عارف روزگار وزہے آن مرد کار گفت لا اُحِسّ غیره
محسوس معقول را کشاده به یک گره بست وہر دو را به یک نقطه نشان داد

بیت

ابد اینجا ازل یابی ازل اینجا ابد بینی به بینی جمله را باقی نیابی ہیچ را فانی

# سمر صد و چهارم

رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نشسته بود کبوترے از هوا به حضرتش فرود آمد نشست گفت یا رسول الله رب العالمین عقابے به هوائے خویش قصد جان من کرده مرا جز این پروائے نمانده که در کنف حمایت تو خزم و حمایت ترا باوی و مقر خود سازم جان وجود من ازین آشیان پر و بال گیرد و بچه دارم مادر ایشان را اگر به اجل ربوده و طعمه ساخته و طعمه ایشان ساخته جز از من نمیشود اگر در چنگال او افتم جان مرا به هوائے طیران میکناند دل و جگر مرا جینهٔ خود میسازد و آن دو بچه گان من ضائع مستهلک میشوند آستین را بفراز که آن را متکا وجود خود سازم و از هلاک عقاب بپردازم رحمت اللعالمین آستین خود را آشیان او ساخت و در آن او را جا داد و عقاب آمد بحضرتش نشست گفت یا رسول الله فریاد فریاد دید یاب که خداوند تعالی تربیت بچگان بر من فرض کرده و این کبوتر را قوت وقت من ساخته و بر من حلال گردانیده و دو سه روز باشد مرا جز این شکارے پیش نیفتاده است تو یا رسول الله علیه وسلم عدل و انصاف دادگیری کار تست روا مدار بچگان طعمه موران و کرمان گردند و من به گرسنگی میرم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم را تحیرے پیش آمد کبوتر را گفت چاره نمانده است ترا به پرانم و بدست عقاب بسپارم یفعل الله ما یشاء هرچه خواست کرد آن شود گفت یا رحمت اللعالمین اگر تو مرا از دست گذاشتی در چنگال عقاب افتادم رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود صورت عدل مرا جز بدین صفت جلوه نمیکند و رحمت و فضل من جز این نمی باشد کبوتر گفت تدبیرے هست که

من با بچگان زنده انم و طعمهٔ عقاب و بچگان او ساخته گرد و رسول الله
صلی الله علیه وسلم فرمود اشارتے نما تا بکار رود گفت پرکاله گوشتے از
ران خود ببر عقاب آن را طعمهٔ خود سازد و من به آشیان بچگان خود
پرواز کنم رسول الله صلی الله علیه وسلم تبسمے کرد و کبوتر را تحسینے کرد کارد
بدست گرفت خواست پرکالهٔ از ران خود جدا کند تا آن گوشت را ان
طعمهٔ بچگان عقاب گرود و کبوتر بهوا مراد خود پرواز کند مرد و فریاد کرد
ایاك و العجل و ایاك و العجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود
قصه را حکایت باید آورد کبوتر گفت من میکائیلم عقاب گفت من اسرافیلم
خداوند تعالی عروس خلق ترا جلوه مید اد و کمال جمال حلم ترا و رائے
نقاب می نمود ما را استعجابے آمد که قریب انکار باشد از حضرت عزت
تعالی و تعزز ندا بیامد فامتحنوه ان لم یصدق قولی ما این شعوذ وابن شعبذ
باختیم هرچه حکم ازلی مقدر تقدیر الهی تشخیص و تعبیر کرده است او از ان
انبائے و اخبارے کرده لا یتحول ولا یتبدل هان و هان تو نظاره
شو چون دانستی که اسرافیل هیئتے و شکلے خاصے دارد و کذلک میکائیل و این
تمثل از هیئت خاصه خود و صورت متخصصه خود اینان از ان نگشته آنچنان که
هستند هستند اما عجب کارے متوهمے متخیلے را اینجا خیالے رود که چرا چنین
نبود چنانچه میکائیل و اسرافیل آن چنانچه هستند هستند و به صورتے تمثل و
تشکل کردند نبودند ایشان آن نه اند و غیر آن هم نه چرا یکے دیگر و رائے
ایشان نیست و به تشکل و تمثل میکائیل و اسرافیل میشود و خود را نامے نهد بقیے و صفتے
درمیان آرد او چنانچه مست هست لا یتغیر فی ذاته ولا فی صفاته
ولا فی اسمائه بحدوث الاکوان **بیت**

آنکه برآمد به بزم مجلسیان دوست دوست — گرچه غلط مید هد نیست غلط اوست اوست

گفت فراست متفرسان را دیده هر صورتے را دلیل به معنی برند۔

رأیت ربی فی صورت امرد شاب قطعه چه خود نمائی میکند انه حدیث عهد من ربی چه راهها راکشاده میکند اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ با عارفان چه کرشمه میزند قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ چه سرها آشکارا مینماید اے مرد مراقب اے شخص ذاکر بدان وبه ذوق این باش هیچ ذره از ذرات وجود ترا که آن را اجزاے ذات لایتجزی نامند او بدان درون و برون جنوب و شمال تحت و فوق فعل و قول دوست و دشمن نیست مگر اوست که اوست بیت

او با همه در جمال چشم همه کور ‏ ‏ ‏ او با همه در حدیث گوش همه کر

# سمر صد و پنجم

روات ثقات سادات ہدات حکایت کنند که فاطمه رضؓ بتول فلذه کبد
الرسول صلی الله علیه وسلم ما دامت النیران فی الطلوع والافول از مکه بحکم ہجرت
بمدینه بحضرت رسول الله نزول کرد نسائے انصار بر حضرت رسالت آمدند و
عرضه پیوستند که بر ما عروسی است اگر خزادهٔ ما بر ما بیاید به اقدام قدم
او ما را آبروے باشد سرفرازی بهر مخدره مستوره کنیم و کلبه تاریک ما بنور
حضور او روشن تر گردد مسألت ایشان به حسن اجابت قربت یافت رسول الله
فرمود یا بنیة ترا البته خانهٔ ایشان باید رفت گفت یا ابت امر ترا امتناعے
نتوان کرد حالت رذالت سفر و عنائے آن با من منازل کرده در ره طعام
جوع آن قدر را التیام شده است که کار به ہیضه کشیده و شربت عطش کاسا
دکاسا آن قدر آشامیده که مردم آن را استسقا نامند نزاری تن بدان
فربہی کشیده که حکایت از وجود تن جز پیراہن اشارتے نمیکند شکستگی و گسستگی
جز به علم الله حواله نیشود کہنگی جامہا بحدے است که شش ہفت تو بر ہم
دوخته نمانده است برین رذالت و نزالت چه مصلحت باشد که من فراز
ایشان شوم ایشان ہمه مترفه و آسوده اند و از مقیمان این شہر اند ثیاب بیاض
در بر ایشان است و حلل فاخره به اطراف گرفته جز مستخف و مزورے ننمایم
شاید از وجود من ننگ آیند و از بوئے کہنگی جامه ننگ دارند رسول الله
گفت اے دختر من سوال ایشان را به اجابت مقرون کرده ام ترا رفتن
ضرورت باشد. اطاعت فرمان را گردن نهادن ہمان سوار تحاشے نمود
قریب بیوت ایشان شد ایشان باستقبال پیش آمدند ہر که می آمد قدم بوس
و بپائش گرینے می نمود ہر یک چشم را نیم خوابانیده به گوشهٔ دیده به طرف

خوارش

خفی طرف فاطمہ رضی اللہ عنہا میدید و ہمہ از وے بہ دور نشستہ چشمان نیم
خوابانیدہ می کشاد و می بست بتواضع با خود گمان بردہ ان چہ من بہ حضرت
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ داشت کردہ بودم ہمان بہ نظارہ شد
از بس بوے کہنگی جامہا ہمہ بہ دور نشستہ و از بس غرقی و شکستگی من و
خرابی و لاغری من چشم کشادہ طرف من نمی بیند از آنجا چون بازگشت
بحضرت رسول اللہ آمد حالت خود را باز نمود و گفت نہ گفتہ بودم کہ میان
ایشان خوار شمائیم و ہمہ از من عار دارند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
در کنج خانہ نشین نہان باش زنان انصار را طلبید با ایشان گفت دختر من
بر شما آمد چہ بود چہ صفت بود ایشان گفتند یا رسول اللہ تو خود را فقیر خوانی
بہ فقر و فاقہ افتخار کنی چہ حریرے بود آنکہ بر تن فاطمہ بود بدان براقی بدان
روشنی جامہ را ندیدیم و چہ بخور بود و کدام عنبر بود کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
بدان تن خود را معطر کردہ بود و از کجا آن گلاب بود کہ بدان سرشتہ
است و چہ حلل و حلی بود کہ بدان اطراف را در گرفتہ است انچنان مروارید
و لعل و زبرجد در خزانہ ندیدیم و در ہیچ گنجینہ بادشاہے نشنیدیم چہ باشد
کہ خود را فقیر نامی و گوئی اہل بیت من در مشقت و محنت اند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود فقیرے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کشیدہ بود اند اما این
تزئین باری و تحسین خداوند است تعالی کہ در دنیا و آخرت فاطمہ را
دادہ است او بہترین و مہترین نسائے اہل جنت است چیزے از ان
وعدا ان او بہ نقد آوردند در بر او کردند ایشان بہ استعجال و استظہار
بازگشتند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا را فرمود شنیدی کہ درمیان
عورات تو چگونہ بودی اکنون باید افتخار تو باشد و حالت عسرت تو بہ
از تیسیر دیگران بود فاطمہ رضی اللہ عنہا عرضہ داشت رضیت یا
نبی اللہ رضیت یا رسول اللہ۔

ن وعدہ بہ نقد

این جا دو سخن است این حکایت به دو اعتبار قرار گیرد یا وعد
را نقد دادند یا چنان نمودند دوستان حضرت و عارفان الوہیت
ہر چند بہ حالت رویہ و صورت رزالت نمایند اما بہ حقیقت آن چنان
بوند کہ ہیچ جمیل و ہیچ بہی بوزن آن سیزان ایشان نہ سنجد چنین ہم باشد
بصورت ظاہر بعض را کہ دیدۂ دل کشادہ بود بدان جمال و حسن نمایند
کہ مردم عاشق و مبتلا گردند آرے انوار لاہوت بر دل ایشان لایح
تر شود و پرتو آن بر ظاہر جلد ایشان افتد حسنے زیبائے در ظاہر بنیہ
ایشان پیدا آید اہل دل عاشق و مبتلا گردند در طاقچے چراغے افروزند
آن تمام طاق بہ نور آن چراغ روشن گردد انوار لاہوت و اسرار
جبروت بر آئینۂ دل ایشان لایح شدہ است عکس آن پیدا گشتہ
است و دل درمیان ہمچو چراغ است در طاقچے تن ہمبدان روشن
شود من کثر صلوته باللیل حسنت وجهه بالنهار ہم ازین
حکایت کردہ است ۔ مسکین محمد حسینی ابتلائے بجمال صورت شیخ
داشت چہ دانم مجنون را این گرفتاری با لیلی بود یا نہ آنچنان مبتلا
گرفتار بودہ ام کہ اگر طعام خوردمے او را در طعام دیدمے اگر آب
آشامیدمے میان آب دیدمے تا کار بجائے کشید کہ او را در خود یافتم
کار بیشتر رفت چنان دیدہ شد کہ عین او ہستم این دو بیت اوحد
کرمانی ورد روزگار من شد

بیت

گفتم کہ پیمبری تو یا پیر گفتا کہ دوی ز راہ بر گیر
چون نیک بدیدم این نکو بود من او و پیر ہرسہ او بود

والله ترا راست بگویم یا خود این میخواندم بیت

من رفتہ ام ز خویش درون و برون خام از من مراطلب تو کہ من کنون نہ ام

من یهدہ الله فلا مضل لہ ومن یضلله فلا ہادی لہ

مجنون را گفتند لیلیٰ آمد گفت انا لیلیٰ۔
اے عزیز غنجے و دلالے و کرشمہ و جمالے و لاہوتے و جبروتے ملکے و ملکوتے در شیخ بہ نقد وقت بین تا آنچہ بدیدہ حق بینی کہ بعینہ بعینہٖ عینہ۔ بیت۔

ن بعینہ عینہم

در حسن رخ خوبان پیدا ہمہ او دیدم | در چشم نکورویان زیبا ہمہ او دیدم

اینجا معائنہ مشاہدہ گردد۔ ترابی بدبخت خاکسار خواجہ ما را بیت پنج کار دزد انگشتانش کژ گشتہ بود بریدہ شد کتابتے کہ او کردے بدان انگشتانش و کژ بودے و دستے کہ وقت نشست بر زانو نہادے و از بس گرمے ہوا پیراہن سینہ بہ انگشتان جنبانیدے بعلم اللہ ہر کہ دیدہ باشد بداند آن حسن و آن جمال را احساس شدے دران کژے انگشتان چنانچہ خوبصورتے نازکے لطیفے برائے مزید جمال حسن خویش را تکسیر اعضا کند و تمایل جسد نماید حذا شاہد است از ان زیبا تر و لطیف تر و خوبتر نبودے تا آنچہ مردمان بہ ستم چنین کردن گرفتند۔ خدمت شیخ الاسلام شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہٗ بدین بیت اضطرابے میکرد و بدین بیت رقص و جنبیدنی بود بیت

ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے | من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلاہے

از حل این بیت کسے پرسید گفت وقتے برخواجۂ خود در آمدم یک طرف طاقیہ کژ بود جمال آن حال کمال آن مثال در حال سماع مرا در نظر آمد وقت من بہ عون آن مثال خوش شد مرا در اضطراب و رقص آورد بیت

خوبان بر دل بازاں از خوبی خود نازان | با غمزہ چون غمازان باطرہ چو طراران

ازین دولت کہ برخوردہ نظام محمد بداونی یا محمد حسینی الحمد للہ علیٰ ذالک امید وارم در آخر حال مرا ہمین مثال نظارہ شود و جان عزیز بدین ہم سپارم اللہ اللہ اللھم اھدنا الی الصراط المستقیم۔ واللہ اعلم بالصواب

# سر صد و ششم

ہدایت را بدو معنی اعتبار کنند علمار راسخ و متابعان سنت به
اجماع اعتقاد کنند و پیمبرین دعوت فرمانید آن را که خداوند تعالی ہدایت
رد ساعۃ فساعۃ آناً فاناً ہدایت برائے او آفرید مظہراو رامخزن
اعمال نیکو افعال حسنہ گردانید از وجز نیکی نیاید و او جز نیک نکند و رہ
بغ و زلل و خطا و خلل بربستہ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ اے منعنا
ربار کہ موسی خواستی لب بہ پستان بر دو ستان ز غیب ابدا از ان گرفتن مانع
شدے الی ان یجی تندی امہ۔ ہم ہمچنین در باب ہر کہ چیزے
مطلوب دارد و بہ احسن احوال بسیخو اہد بدارد و ہمین صورت میکند۔

دوم معنی ہدایت بیان حسن و قبح تمیز تو اند کرد سلامتی اعضار
قوت عقل در انسان نہادہ رہ نمود کہ برو اما رفتن بہ قوت خود و
پائے خود است و چنانچہ معتزلہ خذلہم اللہ میگویند ارشاد صوفیان ہم
زین قبیل است بیان طریق کنند و مخادفت۔ مہالک را اشارت کنند
عملے کہ بر اے وصول الی البغیہ[1] باید آن آموزند بر سر راہ بر ندایستادہ
مند گویند کہ برو رہ این است چنانچہ مسافرے را نعلین و عصا و
بریق و زوادہ بدستش سپارند و حکایت از رہ کنند کہ بدین نشان درین
رہ برو اما رفتن او بہ پائے خود است۔ اما خلق ہدایت خاصہ باری
تعالی لا شریک لہ اما این قدر باشد در حق شخصے کہ عنایت خاصہ
مند بہر حال اور امیلے وہمے و گمانے و زینفے از طرفے بہ طرفے پیش آید
آید حاضر شود اورا بہ رہ مطلوب نماید و بر دیا در دلش بہ طریقہ الہام
القا کند کہ او خود بخود متنبہ گردد ارشاد ہدایت صوفیاں درست بدین نمط

[1] البغیہ یعنی رسیدن بمرادش

اختراع است و ابداع است و انشا است. اختراع عبارت
از ایجاد شئ عن مادهٍ و مثالٍ باشد چنانکه عناصر اربعه و افلاک عرش
و کرسی و ہدایت من اللہ از قبیل ابداع و انشار است و ارشاد ہدایت
از قبیل اختراع است. پیر بیان فرمود که وصول به رب امرے ممکن
است در طریق سلوک این مقصد تعلیم و تفہیم کنند مثلاً گوید به مباشرت چهار
فاقه دل صاف و شفاف عکس پذیر گردد عکس انوار الهیات به دل لایح
شود کار بجاے کشد که آن را حلول و اتحاد نامند و ہر دو
نیست اتحاد در اصطلاح ایشان عبارت از آن است ہیچ
وجودے نه بیند جز وجود حق این را نشان اتحاد نامند گوی به وجودے
فانی شد به ذات او متحد گشت چو کس نماند جز او اول و اوسط و آخر
ہمو بوده است و ولیکن یخیل الیہم انہم ہم ہمچنانکه گفته
یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی آن وہم او می از میان
خیزد کار به یگانگی کشد این را ایشان اتحاد خوانند و ظہور عکس الہیات
در آئینۂ دل این را گمان حلول برند چنانچه گویند رباعی

دل در رهٔ عشق تو نه پوید چه کند — جان دولت وصل تو نه جوید چه کند
ہرگاه که بر آئینه تابد خورشید — آئینه انا الشمس نه گوید چه کند

و آنچه گویند که فلان شیخ بر مرید به یک نظرے کارش تمام ساخته
من این سخن به تمام و کمال فہم نداشتم مگر آنچه گویند رغبتے و طلبے میل
و محبتے لایحۂ از عالم غیب بر و افتاد مشتاق و مبتلا گشت تا به ان این کار
بسر برد. اے عزیز اینجا جز بیانے است از رسیدگان این کار بر
ایشان ہم چه حد د تحیر و تذلل اند عمرے بر آمد که درین دریا غرق ا
و وہم ساحل در دل نه گذشته و روے ساحل ندیده و البته بایا
نیافته

بلیت

هر آن منزل که واپس میگذاریم دو صد منزل وگر در پیش داریم

دو جسم مصغر فوته در ته فوته بالا فوته هر سر نشانے کاف کاف کردند کشاده نمود این ف بدان صفا و بدان نور و سرور آن جمال داشت هر که بیند به ابتلاے لذت دران افتد گوئی چه بابل بود به افسون سحر او را در قعر خود انداخت عنایت خاصه بود که مرا از وقوع آن به عصمت داشت من نتوانم از ان ماندن همو دارد به عصمت قوت خود از وقوع آن واقعه مردمان این رباعی خوانند۔

رباعی

گر در خور گلخنم به گلشن چه کنم ور در بر گلشنم به گلخن چه کنم
تدبیر به گویدم به مسجد رو تقدیر به بےخانه بردمن چه کنم

آرے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ ــ

# سمر صد و هفتم

قوله السلام حُبّب الیّ مِنْ دنیا ثلث الطیب والنساء و
قرت عینی فی الصلوٰۃ سرّ تحبیب صلوٰۃ در اسرار ماضیہ اثبات یافتہ
است استقبال در سر تحبیب طیب و خلوت کنیم طیب مفرق ہموم تشتت
است اگر وسوسہ و خطرہ ناشایستہ در دل باشد بہ وجدان ریح طیبہ جمع ہم
شود و تفرقہ برود و اگر سودائے در معدہ او بود و بخار آن دماغ را ایک
کند بہ ریح طیبہ رطوبتے با سودا ضم شود خللے کہ بہ واسطہ آن مارث میشد
بہ اعتدال بازگردد و نبوت کہ قدرے اختلاط سودائی در معدہ
او نبود زیراچہ تفکر الہیات در دل ایشان بیشتر است و دران تفکر
ماہیت روے نماید با عظمت و جلالت و این ہمہ موجب احتراق اخلاط
باشد البتہ مرد مشغول با اللہ را قدرے اختلاط باید زیراچہ نقدہ
حضور و جمع ہم را وجود خشکی لابدی است از انچہ نقش درست بر
خشکی نشیند کالنقش فی الحجر در ترای نقش بر نیاید د افراط از خشکی زیان
کار باشد خوف خلل مزاج بود و رایحہ طیبہ با آن ضم شود بہ صفت اعتدال
بود و مرد سودائی مزاج را با طیب البتہ غبتے باشد و راحت از ان
بیشتر یابد زیراچہ اعتدال نسبت می برد نزدیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بوے خوشتر آمدے دیگر گوئم در جملہ طیبات تجلی جمال بود چون
درین پردہ تجلی جمال روے نماید حب ضروری باشد ہم ازین جا است
کہ گفتہ اند کان یحب الحلو والعسل و یعجبہ الثرید الدبا و
در تجلی جلال و عزت غلبہ خشکی است و از جہت حکمت طب خوف دق و
خلل دماغ باشد ہم ازین جا است و برین اشیاء بیشتر رغبت داشت

ن حادث
ن ہیچ نبی

در جمال انس استراحت است و در جلال قهر ست و هیبت و دهشت۔

وقوله قرة عيني في الصلوٰة محدثان چنین گویند و اہل تفسیر وفقه ہمبرین اند که طبع لطیف او از عدّ امور دنیاوی ملول گشت سیوم را ذکر نه کرد به سرعت امر آخرت را یاد آورد ثالث را حذف کرد وقرت عيني في الصلوٰة گفت و بعضے گفته اند قرة عيني فاطمه رضی الله عنها مراد است این نیز بر بیان اسارها تقدم استقامت کرد اما محققان چنین گویند صلوٰة یکے از امور دنیاوی است این نیز از غذائے نفس کامل است تا آنکه اہل تحقیق گویند استحلاء الطاعت ثمرت الوحشت من الله صلوٰة بندگی است و در ان بندگی شهود الوہیت ربوبیت است چنانچه گفت و قرت عيني ہرچند شهود الوہیت ہست اما درپردهٔ حجاب دنیا است در صلوٰة چند نقد است یکے قیام چنانچه بعادت دانسته که درحضرت بادشاہے عظیم القدر جلیل الشان ایستاده مدح و ثنائے او را گذارد چون از آن جا انتقال کند برائے التماس حاجت خود را ہر آئینه مستحنے شود و آن چنان تذلیل و تخشع بصورت است و خواہنده را عجز و زاری و خستگی نمودن لابدی است چون امید قبول مسئول شود به عادت طبیعت ادائے شکر نعم قبول را بر روے افتد و افتاده در مدح و ثنا و تسبیح و تنزیه مسئول منه گراید برائے آنرا خواہر بار شنید افتد برائے استدامت و اطالت خواری خود رامی نماید ہرچند من تحقاق آن ندارم اما کرم لطف تو آن الطاف و استقامت کرده گویند بعضے نماز بجماعت فرض است بقوله تعالیٰ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ تمسک کنند اے صلوا مع المصلين و بعضے واجب خوانند به مواظبت رسول الله صلی الله علیه وسلم و بعضے سنت موکده وخدائے را فرشتگانند که در مبدائے خلقت ایستاده و ثنائے خدائے تعالےٰ میگویند و جمعے اندکه

در رکوع اند و دران حالت تسبیح و تنزیہ خدامیکنند و فرشتگانے اند کہ نشستہ در تعبد و تنزیہ او اند و ملائکہ دیگر اند کہ در سجدہ اند و ذکر ایشان جز سبحان ربی الاعلیٰ نیست الغرض نوع انسان جامع این ہیأت و این صفات اند و این درحالت صلواہیت اتمام این ہیأت بشرطہا و ارکانہا بہ اعتیارے نماز بہ جماعت خوانند و دیگر وجودات بر اقسام است بعضے قائم اند ہمارہ بعضے نگونسار اند سرزیر پا بالا و برخے دیگر اند کہ ایشان ہمارہ بہ صورت رکوع اند و بعض دیگر در سجود اند چنانچہ جبال و اشجار و بہائم و سباع و طیور راکع اند و حیات و خراطین بر شکم میروند و این صورت سجود و خرور است قومیکہ بت برستند بہ تمام خویش پیش بت می افتند قال اللہ تعالیٰ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ بدین صفت ایشان را در صلوٰۃ ہمہ جمع است قیام او بجبال ماند و انحناے او بہ اشجار و سر او فرو است و اطراف او بالا و آنکہ بہ چہار پا میرود درست بر رکوع ماند و چون سجدہ میرود ہیت مار و خراطین است انسان در صلوٰہ ہمہ ہیأت جمع کردہ خدا ئرا پرستند این نیز نوعے از جماعت گیرند ہر رکنے بہ شرطہ و حقہ ادا شود جامع جمیع وجودات باشد وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ جبال ایستادہ تسبیح سگویند شجرہ نگونسار سگویند بہائم سباع طیور بہ رکوع در تسبیح و مار و خراطین بہ ہیئت خویش سگویند ہر ہیئتے دلیل بر وحدانیت دارد و دلیل ہر کمال قدرت صنع او بدین معنیٰ تسبیح او شود کانہم ناطقون بہ بصورت الحال و اہل شغل باللہ خصوص ہستند یا ان اہل ذکر و مراقبہ را از ہر ذرات تسبیح شنوند انسان جامع آن تسبیحات است خصوص در حالت صلوٰۃ این نیز نوعے از جماعت شمرند چون جماعت صوری و معنوی و حالی و قالی مجتمع شود فہو نہایت الکمال و

الناطقون بصورت

وغایت النوال الصلوٰۃ معراج المومن رسول اللہ را درمعراج نظارہ
بہشت و دوزخ بود ونظارہ فلک وملک بود و کذالک العرش و
الکرسی وچون ماورا ہا سیر کرد درمکان لامکان رسید محبان او را محققان
حقیقت را این ہمہ درخویش درحالت صلوٰۃ مشاہدہ کنند بہشت درخویش
بینند دوزخ درخویش یابند وجملہ وجودات باخود متعلق وخدائے را و را آئینہ
دل شناسند وآن بعینہ مکان لامکان است الصلوٰۃ صلۃ بالرب
درست آمد وکذالک الصلوٰۃ الدعاء وکذالک الصلوٰۃ
من الصلی وکذالک سُمی صلوٰۃ بتحریک الصلوین فیہا و این جملہ
معانی درحالت صلوٰۃ نقد وقت مصلی است و این ہمہ در دنیا او در دنیا
است اینجا دنیا آخرت شد آخرت دنیا ازل بہ ابد آمیخت اول
بہ آخر رسید آخر بہ اول رہ برد قرۃ عینی فی الصّلوٰۃ سُلہ تحری
شنیدہ آن دلیل برین کرد کہ ہر جہتے کہ او را جوئی یابی اَینَمَا تُوَلّوا فَثَمَّ
وجہُ اللّٰہ ازین جملہ حکایت کردہ است وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
ہمین می فرماید محقق شد ہیچ حالت انسان را بہتر از صلوٰۃ نیست تا آنکہ
گفتہ اند الصّلوٰۃ حسنۃ بعینہا اے انہا عبودیۃ الوھیۃ ربوبیۃ
کثرت و وحدت درصلوٰۃ بہ یک مقام جلوس فرمودہ اند گفت قسمت الصلوٰۃ
بینی وبین عبدی بہ بین کہ چہ رابطہ می فرماید و قرت عینی دو معنی
دارد یکے روشنائی و دیگرے روشنی عین وجود او ظہور و جلا آنچہ اوست
بدو ظاہر می شود خہ انسان درصلوٰۃ خود را خود می پرستد قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ چگونہ نشود قرۃ عینی فی الصلوٰۃ از جمع الجمع نشان میدہد
جملۃ الاسرار درصلوٰۃ بہ نقد درکار است اما زبان گرد آورد وہ سخن
گفتن شرط عارفان احرار است ایہا الحسینی امسک لسانک واقطع
کلامک گفتار کسے ابست۔

## بیت

زمین و آسمان هر دو شریف اند قلندر را درین هر دو مکان نیست
نظر در دیدہا ناقص فتاد است وگرنہ یار من ازکس نہان نیست

این جا بر علماے فقہ و حدیث و تفسیر مشکل بود کہ خداوند سبحانہٗ گفت زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الی آخرہ توفیق این کلام پیغامبر کہ حبب الی من دنیاکم چگونہ راست آید اما بیانیکہ ما کردیم ہمہ اشکال رخت بر بستہ است درخانہ فہم و ادراک نزول کردہ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَآبِ ہمبرین معنی کہ ما گفتہ ایم اشارتے درستے نمودہ است ہان و ہان دستکے بزنیم رقص را ساز کنیم با یار نیاز و ناز کنیم انباز کنیم۔
والسلام

این جا بر علماے فقہ وحدیث وتفسیر مشکل بود

# سمر صد و هشتم

روایت مختار و نقله اخبار چنین گویند که ابراهیم نبی علیه السلام من
احسن الرجال زمانه و اجملهم و کذلک گویند ساره بهترین زنان وقت خود
خوب ترین عورات ایام خود بوده است تا آنکه چنین گویند ساره تمام
به حوا مانستی تا آنکه ابراهیم صلوات الله علیه در وغی به تاویل صدق
گفته است القصه علی شهرتها و اسحاق علیه السلام ولد ایشان بوده است
و تمام به پدر مانستی این جا هم قصه است در سمر مختصر نتوان نبشت یعقوب
مولود اسحق است فرزند هر آئینه به مادر و پدر ماند و نیز جمالی لایق و حسنی فائق داشت
دوازده پسر زاد هر دوازده در جمال و حسن نشانه بودند تا آنکه پسران را
از خوف اصابت عین گفت لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ و یوسف علیه
السلام احسن و اجمل ایشان بود و اضوء و انور و اصفی و اظهر بود در رهی که او
گذشتی تابش روی بر دیوار افتادی بر مثال نور آفتاب بودی که بر دیوار
افتد شائبه سودا که بر رخساره داشت تزئین وجه الاجتماع الصباحت و
الملاحت خندانی که او کردی براقت دندان چنین نمودی که نواره نور از
دهنش برون میزد هر که دیدی عاشق و مبتلا گشتی عمه او از شفقت دیوانه
وی بوده است مادرش مرده بود یعقوب به خواهر سپرد تا پرورد چون بزرگ
شد یعقوب خواست بر خود آرد عمه اش به سرقه نسبت کرد تا به اتهام دزدی
غلام خود ساخت چون عمه به ارتحال رفت یوسف به یعقوب رسید یعقوب او را
از جمله پسران دوست تر و قریب تر گردانید بلی مظهر جمال کمال و منعکس انوار
ذو الجلال در روی وی بود از هر امید در خیالش یوسف محبوب یعقوب بود یعقوب بود
جمله پسران گفتند إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ است نه فی حب

مفرط و عشق بتن با ابن بسنده نه خوابے دید و دلیل بر سرور بے وے دست دہی
او اشارت کردتا آنکہ یعقوب با وے گفت لا تَقْصُصْ رُءْ یاكَ عَلٰی
اِخْوَتِكَ میدانند کہ ایشان ہمہ عالم بہ تاویل رویا اند اگر آن ایام مبعوث بودہ
اند یا نہ اما این استعداد و صفا در ایشان ظاہر بود معلوم کرد کہ ایشان با من
محبتے مفرط و دوستی دارند غیرت عشق و محبت این تقاضا کند کہ ایشان در
دفع تو کوشند فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا بہ مکر و غدر با او پیدا آیند ففعلوا بہ
ما لفعلوا کما ھو سنت غیرت الاحباب ودا ب طریقتہم
عاشق محب ہرگز نخواہد کہ محبوب طرفے نظر گمارد و کسے را بہ قربت وصلت خویش
مخصوص گرداند خصوصاً یکے از ہمہ اقرب من کل قریب واجب گردانند
چنانچہ مشہور است و درین باب محب را ہیچ ملامتے و قباحتے مانع نتوانند شد و
اگر محبے درین باب تجاوز و اغماض کند او را روا دارد و مداہن خوانند ہر
گناہے کہ برائے دفع آن شخص را کنند میان اہل عشق معذور باشند گفتہ اند

مصراع

ہرچہ خواہی بکن اے دوست مکن یار دگر

فعلوا بہ ما عملوا غیرۃً منہ علی یعقوبؑ مکر کردن
غدر کردن دروغ گفتن عقوق ورزیدن برائے این مصلحت کہ یَخْلُ لَكُمْ
وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝ علی صلاح
وَ فَلَاحٍ مِنْ بَیْنِ الْمُحَبَّتِ وَالْعِشْقِ صلاح کار خویش درین دیدند ملامتہا و معصیتہا
برخود اختیار کردند شنیدہ باشی کہ مردمان از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل
کنند ان اللہ لا یؤاخذ بما یصدر عن العشاق وہم ازین جا است در
قوت مگویدچہل چہار گناہ کردند و ہریکے از دیگرے بدتر مع ہذا نام ایشان
از دیوان نبوت محو نشد و ذالك مقام المحبوب المراد زیراچہ ہرچہ کردند
برائے آنکہ محبوب ایشان در مظہر یعقوب تجلی و ظہور علی کشف و عیان کردہ بود

عاشق ہمیشہ تزاید کند از غیرتے کہ با معشوق دارد کند تا جمال او و دید ایجل لھم شود این بیت گوئی شاعرے در شان برادران یوسف گفتہ است۔

**شعر**

جننا علی لیلی وھی جنت لغیرنا ۔۔۔ واخری بنا مجنونۃ لا یزیدھا

نظارہ شو یوسف چہ بیباز دبا یعقوب وبرادران وز برگشت بادشا شدمع ہذا اخبار نمی کند آرے ناز و کرشمہ و ستمگارے کار محبوبانست و شیوۂ معشوقان و دیگر میداند کہ پدر عاشق است بگذارتا لذت درد عشق گیرد و در عاشقی مرتبۂ کمال را فایز بود گفتہ اند۔

**بیت**

ہجران خواہم صنما وصل نخواہم ۔۔۔ من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

وعطارہم ازین کار نشانے میدہد

**بیت**

کفر کافر را و دین دیندار را ۔۔۔ ذرہ دردت دل عطار را

درد از درمان بہتر گیرند و دیگر یوسف میدانست ہر چند کہ یعقوب علیہ در وخود را باکش شود کامل تر و واقف بسیار اسرار گردد و دیگر انتقام شوقان میگیرد کہ پدر آن قدر دوستی کہ با من داشت یک ساعت مرا بگذاشتی چرا خصمان مرا استوار داشت و خود میدانست فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا بگذار تا چند گہے بسوزد کہ بہ اختیار خویش گزیدہ است باکسانے کہ مرا بدیشان سپرد ہم بدیشان قرار گیرد ہم باایشان باشد۔ گر این چنین غصہ در عشاق بسیار شنوی در عشق چنین بو العجبہا باشد معشوق را چنین نازہا بود اگر دقتے عشق باختہ باشی بدانی کہ چہ میگویم برادران را در تشویش میدارد و درآمد شد اینہا ذوق دلال و غنج خویش میکرد و پدر را بہ رمزے خفی داشانے دقیقی می نماید کہ او استاد کار است البتہ فہم کار خواہد کرد تا آنچہ میگوید فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ مصلحت دران باب میداند ہر چند در احتراق فراق بیشتر سوزد دلش صاف تر لطیف تر گردد و دران چہے کہ یوسف را

انداختہ بودند از کنعان یک فرسنگ کمتر بود اطلاع بران نہ شد و چون
بہ آتش ہجران دلش را صاف پاک کرد میان کنعان و مصر سی مرحلہ بود
بہ مجرد یکہ قافلہ از مصر روان شد ۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ
إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونَ و دیگر ہرچند صورت خیالی
یوسف در دلش تمکین میکرد و تصور او در مخلیہ او کمال شاہین بدیہ
می شد وراے آن مطالبات الہیات و معارف قدوسیات نقد وقت
او میگردد این بیت شنیدہ

شعر

رق الزجاج ورقت الخمر فتشابها وتشاكل الامر
فكانها خمر ولا قدح وكانها قدح ولا خمر

عطار در گفتار خویش منظوم عربی ترجمہ فارسی فرمود بیت

از صفاے مے و لطافت جام درہم آمیخت رنگ جام مدام
یا ہمہ جام است نیست گوی مے یا ہمہ مے است نیست گوی جام

یوسف چنان نسبتے عین مقصود موجود گشت نشنیدہ کہ میگفت زلیخا
در وقت فصد کہ خون یوسف بکش این ہم ترا معلوم بودہ باشد کہ انین
المذنبین احب الی اللہ من صراخ المطیعین از نالہ یعقوب و از گریہ
یوسف ذوقے و لذتے میگیرد چنانچہ زلیخا سجان را گفت دیر باز است
لذت نعرہ دگریہ یوسف نیافتہ ام برو او را چند دوالے بزن
او بگرید من بشنوم مرا ازان لذتے و ذوقے حاصل ہست بندیوان
میداند کہ زلیخا ہرگز نتواند اندام او را الے رسید یوسف را گفت
بر دیوار بزنم تو بگری یک دوال بر دیوار زد یوسف گریہ دروغے بلند
برآورد زلیخا پیراہن پارہ کرد و از دروازہ افتاد گفت اے بدبخت
ظالم بس کن این نازنین مرا چگونہ میتوانی رنجانید دوال مرجع بدان
تن نازنین میزنی فردا بعض محبان را در دوزخ فرستد مالک را فرما

شود آتش بر ایشان گمار تا ناله کنند که مراد در ناله ایشان رضاے و خوشی
هست مالک علامت دوزخ خیال در ایشان نه بیند و ایشان را دوستان
داند و نتواند که آتش بر ایشان گمارد و فرمان متضمن قهر و غضب آید
آتشے را گمارند آتش روے ایشان ببیند بچند فرسنگ گریزد و خداوند گوید
شما از میان و در شوید آتشے که لائق ایشان کرده ام بدان بسوزم ایشان را
علم دهد در قومے بصورت و جمال و حسن و بہا تجلی کرده است به آتش غیرت
چنان بسوزند که آتش دوزخ نباشد اگر آتش دوزخ بودے ایشان را
روح و ریحان بودے اکنون یوسف را هرچند که یعقوب بیشتر گریه بیشتر
ناله و سوز د او را خوشتر آید یوسف نمی خواهد که هم یکبار بیعقوب بدو رسد
میخواهد از هر جنس وصال او را حظے نصیبہ باشد اول نصیب بوئے
وصال وانه هر مرحله که به کنعان قریب می شد بشارت بشتری رسید
و بوے قریب ترمیگشت دانستہ عاشق را این دولت دست دهد که
نام او پیش معشوق گویند را شے او را باشد که هم از و پرسند و اگر خود این
میسر آید که او عاشق و طالب و جویان تست خود دران ساعت عاشق
بر کونین سرافراز دو اگر با جوابے صوابے یا کلامے متضمن عنایتے بدو
رسد عجب نباشد از بس لذت و خنکی و راحت جان عزیز گذارد و اگر
این دولت میسر آید که من بعید نظاره شد چه گویم که چه فرحت و چه بهجت
و چه ذوق و چه شوق افزود ثم و ثم و ثم تا آنکه مجالستے میسر آید ازین
بیشتر سخن نتوان گفت محمد حسینی را زبان کار نکند که ازین بیشتر سخن گوید
و دیگر یوسف را این مصلحت نیز بود که یعقوب به یک دفعه بغتةً به
یوسف نرسد که درین حالت خوف تلف او باشد بسے عشاق بعد
مقاسات احراق فراق به مجرد یکه در محل بوس و اعتناق رسید
از بس راحت و خوشی و خنکی جان عزیز او گداخت فداے جان معشوق

شد کعادم الماء مروے در بادیہ افتد و آب نیابد ہر طرفے پوید تمام اعضا سر بسر از بے آبی خشک شدہ باشد پس آنکہ بہ آب رسد بر خود بحرص شرہ بر جائے بجید۔

ہان و ہان ہیچ فہم کردی کہ موجب گناہان برادران یوسف و سبب عدم التفات یوسف بہ درد پدر سوختن و گریستن او و سپید شدن چشمہاش چرا بود اکنون گمان نبری کہ برادران یوسف گنہ کردند آن گنہے است میان عشاق کہ ہیچ طاعتے بدو نرسد و عدم التفات یوسف برابر تراحم و الطاف او نگردد تو قصہ عاشقان چرا کم شنوی بشنو کہ قصہ شان خوش باشد ہم ازین سبب بود کہ حق تعالی این را احسن القصص نامید

غزل

دیدم بکلیسا نگارے زین درد کشیدہ شراب خوارے
در بس خمرے خراب شکلے دیوانہ و شیفتہ نزار زارے
گفت از سر وقت خویش حالے بنشین و شراب نوش بارے
آنگہ بہ صفائے نگہ کن بین عکس جمال روے یارے
مجنون چہ کس است چیست لیلی گل چیست کجا است زخم خارے
خسرو کہ بود کدام فرہاد شیرین بچہ گشت خوش گوارے
بر لوح وجود نیست نقشے جز نسخہ صورت نگارے
بہر چہ زن عزیز مصر است از کردہ یک غلام خوارے
از چہ سبب است ہان گرفتار یعقوب کہ بود رستگارے
خود چاکر بندہ چرا شد محمود کہ بود شہریارے
زین حال کسے خبر ندارد جز بے خبرے شراب خوارے
بنگر بخدا محمد این جا است چون احمد پاک حق گذارے

گناہان پسران یعقوبؑ و بے التفاتی یوسف و بیداری بدرد دل یعقوبؑ بر سرّے خفی است در غایت خفا اگر در صحرائے بیا آرم

وصورت این کار را جلوه عیان وہم عرفاے روزگار ازین گفتار ملالت وسماجت گیرند آرے انا غیور وعمرؓ غیور واللہ اغیر منا

**بیت**

نظامی این چه اسرار است کز خاطر بردن دادی
کسے سرش نمیداند زبان درکش زبان درکش

# سمر صد و نهم

مردان گویند عشق مقدم است از حسن و دیگران گویند حسن مقدم
است از عشق و بعضے این چنین هم گویند که هردو توامان اند ما در تقدیر
هردو را یکبار به یک شکم زاده است اختلاف عرفا و محققان رفت چه
اثبات یافته باشد که عشق منع ازلی است ازل عبارت از عدم
مسبوقیت تقدم و تاخر معنی دار و آنکه توامان گویند صورت شرکت نماید
والله لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ نقیض این سخن باشد الواحد لا یصدر
منه الا الواحد اتفاق جمله حکما راست عشق عبارت از شدت
الشوق الی الاتحاد است و اتحاد را صورت امکان نه ازینجا
است هیچ عاشقے صورت وصالے ندیده است و آنکه وصال نامند جز هیچ
نباشد دو یکے نشوند زیرا چه الواحد فی الواحد محقق است
با این همه صورت دوی باقی است در صورت مثال گفته اند دو کاغذ
را بهم در چسپانی و بر آن مهره زنی چنانچه هر دو آنچنان شوند یکے نمایند
هرکه بیند یک ورق نامد با این همه خلائے عقلی باقی است و اینکه گوئی
عشق از حسن خیزد این نیز ملازمتے ندارد معلوم است حسن یوسف
حکم اجماعی است اجماع علما و عقلا اجماع ادیان اجماع صغار و کبار جاهل و
عالم با این همه عاشق جز زلیخا نبود عورات از نظارهٔ جمال بجاے ترنج
دست بریدند با این همه عاشق نبوده اند در مصر چون سال قحط بود یوسف
بعد هفته یکبار روے خود نمودے تا هفته دیگر گرسنگی رفتے پس دانسته
شد که عشق از حسن نخیزد چنانچه گفته اند

شعر

ان الحب امرها عجیب　　یلقی علیک و مالها سبب

و این هم تجربه که صورتے باشد اگر آن صورت اول صباح دیده شود
باغ و مردم شوم گیرد ناگاه بینی یکے مبتلاے او آن چنان شد که جان
در پے او دهد و دیگرے سحر هم این صورت نقش بندی میکند عشق جان
کائنات است عشق محسن است مشاطۂ صور و اشکال است عشق پیرایه
دختران کشمیر است عشق معلم اساتذه جادوے بابل است عشق از ان
صفات ایمن است یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیدُ
طغراے ایست که بنام عشق نبشته اند عشق لا عین و لا غیر است عشق
بیچی و بیمیت است این سخن از من یاد داری عشق در صفت مجاز صورت
وصال ندارد مگر وهم و خیال در مجاز گویم مردے عاشق چشم یکے شد اگر
چه گوئی با چشم چه وصال باشد و آنرا که مردمان در مجاز وصال نامند لا
حول و لا قوة الا بالله نعوذ بالله من شر الشیطان و شر هذا
المقال اما وصال حقیقت اگر اوست تو نه و اگر توئی او نیست وصال چه باشد
باکه شد انیتے که باقی است از ین شعور و خبر دارد و گرنه کار یکے در یکے
است این قدر تحقیق بدانکه عشق شهبازے است جز با خود نبازد
انا اقول و انا اسمع هل فی الدار غیری. اگرچه خبر میدهد یکے
فکرے میت میگوید انا اقول و انا اسمع خود انیت و اثنینیت و
اثبات میکند هرچه بیان کنیم بهرچه عبارت کنیم و تمثلے و تخیلے گوئیم باز عشق
وراے آن باشد چه اثنینیت اثبات و انیت درمیان نباشد و اگر
گوئی وهم است آرے وهم است یکے وهم آمد یکے عشق آمد دو آمدند
خوش مثالے این هرجا که آفتاب باشد سایه نباشد هرجا که سایه باشد
آفتاب نباشد و سایه را بے آفتاب وجودے نه و سایه را از آفتاب
نصیب نه و هرچه از آفتاب دورتر سایه درازتر و هرچه بهم نزدیکتر آن
کمتر بل نیست و نابود شود هوا است و سراب است سراب صورت

ہواست وہوا معنی سراب است بے ہوا سراب را وجود نہ وبے سراب ہوا را ظہور نہ وحصول غرض ہوا از سراب نہ وانہ سراب بہ ہوا رفتن ممکن نہ عشقتی وعشقتہ ازین سراب وازین ہوا نشان میدہد نظم

عشق از آب وگل بدر باشد عشق نہ از خانۂ بشر باشد
عشق بیرون زخانۂ شش است عشق را لامکان مقر باشد
مادر عشق را ازل خوانند قدس لاہوت خود پدر باشد
ناقصان را نظارہ چعد وسر است اہل دل را نظر دگر باشد
بندگو یا تو بند خود گردآر بند بر مبتلا بتر باشد
مار ومورے است یا ستور خرے ہر کہ از عشق بے خبر باشد

نظم

دولت عشق را نہایت نیست عاشقان را بجز ہدایت نیست
ہر کرا حل شدہ است مشکل عشق داند آنکس کہ جز ولایت نیست
عشق حسنے است از برون بشر آب وگل مرورا کفایت نیست
عشق را بوحنیفہ درس نکرد شافعی را درو روایت نیست
بوالعجب سورتے است سورت عشق چار مصحف از و یک آیت نیست

ن بند

# سر صد و دھم

در ہر کہ این دو چیز جمع آید خمیر مایۂ ہمہ سعادتہا در خنبۂ او نہادند و نقد ہمہ خیرات در ذیل خرقۂ او بربستند تزکیۂ نفس و توجہ تام تزکیۂ نفس نخست پاک کردن نفس از جملہ منہیات شرع است و دیگر از مشتبہات و دیگر از تکثیر مباحات و ترک حلال و ثم و ثم و ثم حتیٰ ینتھی الامر الی ما یلتذ بہ النفس و یھوی کان ما کان اگر یگان یگان عد سکنیم سر از حد اختصار بگفتار دراز بکشد۔ حکایت ذوالنون مصری و آرزوے نفس او کہ بالا شنیدہ باشی و توجہ تام عبارت ازین باشد عامہ را گو ثم یاد خدا و خاصہ را فرمائیم لا یخطر بالبال الا الکبیر المتعال اگر اسرار الٰہیات در خاطر خطرات کند یکون شطیۃ من شطیات القلب اگر جولان معارف حقائق در دل مجال یابد ختم اللّٰہ علی قلوبھم ازانجملہ حکایت کند۔

بیت

زہد و عمل و علم و تمنا و ہوس      این جملہ ہست خواجہ منزل پنداشت

کار ما آنجا انتہا یابد جز انیت لطیف را در شہود وجود وہم بود دنبود فافھم و اغتنم واللّٰہ اعلم

تخلیہ و تحلیہ و تجلیہ ہم ازین جملہ باشد کہ گفتیم تخلیہ نسبت بہ تزکیہ برد و تجلیہ با توجہ تام توان یافت تجلیہ میوہ کہ ازین شاخ و ازین درخت برخورند اگر تزکیہ ہست و توجہ نیست بہ شور بار زور ماند و اگر توجہ ہست و تزکیہ نیست بہ گوشت مردار باز گردد عبودیت را با ربوبیت در یک خانہ قرار دہند حکمت با شریعت التزام و اعتناق در یک صفت طاق یابد محمد حسینی بحق الحقیقت کہ حق گفتہ است اصل کار تخلیہ است و بران

اجماع ادیان است اما صوفیان ما با این تجلیه جمع کرده اند برائے تقریب وصول را تو خانه پادشاه را و تخت نشستگاه را آراسته کن او خود آید نشیند چون دل شفاف صاف عکس پذیر گردد آئینه روشن شود عکس الٰهیات شخوص قدوسیات سبوحیات در دل لائح تر نماید فافهم و اغتنم۔

بحق الحق این نصیحت محمد حسینی است نیکو تر یاد دار هر جا که سعادتے است و هر جا که دولتے است جز بدین دو چیز نیافته اند انبیاء و رسل جز این دو چیز نداشتند و کذالک اولیا هم بدین راه طالبان را بخدا رسانند۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ۔ فافهم و اغتنم والله اعلم

بیت

نصیحت کرد بکتوسان[2] اگر آزاده بستان
دگر گوئی که نستانم غلام تست بکتوسان

اگر این دو عظیم به صفت التزام و دوام با تو سکون یافتند پس آن به هر نامے که خود را انجز انی شیخ مرشد سید القوم رئیس الطائفه شو یا عالم علام مجتهد مستدل گرد خواه بادشاه و خواه وزیر ممالک صاحب ولایت باش یا قصاب طباخ بقال جولاهه سکهنگی[1] این همه پیش هائے دنیا است این دو گیر بلکه اگر این دو عظیم بلکه اعظم لابدیست و اگر نه دانم البته بخنبے[را] نیز کسے باشی که از سگ کمتر۔ والله اعلم

بخنبے [را]

---

[1] سکهنگی شوربائے است۔ ش۔ و در برهان قاطع سکهنگی به کسر اول و بائے ابجد به الف کشیده نام آشے است که از سرکه و گوشت و بلغور و میوه خشک پزند۔ و وجه تسمیه اش سرکه با است چه سِک بمعنی سرکه و با آش را گویند

[2] بکتوسان بروزن محبوسان نام مردے بود دانا و فهیده و عاقل و نام شاعرے هم بوده است۔ برهان قاطع۔

# سمر صد و یازدهم

قولہ تعالیٰ۔ أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ط۔ جواب هذا الخطاب محذوف اى أفمن شرح صدره للاسلام كمن ليس له كذلك۔

لَمَّا نزلت هٰذه الاية سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شرح المذكور فى القرآن فقال ذلك نور يقذف فى القلب فقيل وهل لذلك امارت قال نعم التجافى عن دار الغرور والانابت الى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله والنور الذى عن قبله سبحانه نور اللوايح بنجوم العلم ثم نور اللوامع ببيان الفهم ثم نور المحاضرة بزوايد اليقين ثم نور المكاشفة بتجلى الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات ثم نور الصمدية بحقايق التوحيد فعند ذلك الا وصل ولا فصل ولا قرب ولا بعد كلا بل هو الله الواحد القهار۔

ای یار عزیز و اے برادر شفیق و اے صدیق صادق اے سالک هالک و اے ناسک مالک و اے عارف محقق دانی انچه در اسمار ثبت یافته است لیس الا من معانی مقولهم او قصنا یا اصولهم و اگر به فکرت عبرت به امعان بینی این جمله مقال ما از کلام استاد مستنبط و مستدل یابی مگر چند محلے سطرے بازگونه و سخن مقلوب نبشته ام و چند محلے مهتجیات تشابهات نمیق یافته و موجب آن از قول ابوهریره رضی که میگوید حفظت من رسول الله وعائین من العلم و عاء نقد بثثته و وعاء لو بثثته لقطع منی هذا البلعوم و شعر زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی بن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم	شعر

انی لاکتم من علمی جواھرہ	کیلا یری الحق ذو جھل فیفتتنا
ھذا الذی یقدم فیھا ابو حسن	الی الحسین و وصی قبلہ الحسنا
فیا رب جوھر علم لو ابوح بہ	یقیل لی انت ممن یعبد الوثنا
ولا ستحل رجال مسلمون دمی	یرون اقبح ما یاتونہ حسنا

ن والاستحل

تحفہ حکایتے شنو رایت مما یری النائم فی نومہٖ چند عورتے لباس ہندیہ کردہ موازنہ شانزدہ ہے مقدہے باشند ہمہ در رقص اند مگر دوئی از ایشان ہمہ با نمک و حسن اند و آن دو از ایشان بہتر و خوشتر چہ رقص چشمہا میگر دانند و یدہا میغلطانند اثنا ے رقص کسے انگشت بر جاے جبین میدارد و کسے بر رخسارہ مینہد کسے با بینی می چفاند کسے با شفتین می رساند دیگر چشمکے می زند و فرود بالا میدارند و سرین را کید یگر می غلطانند کمر را تد ویرے بہ الطف طرق میکنند مردو پا را یکے برین پا می نہند و دوم در پاے دیگر خندنی میکنند یا خالق الحسنات یا موجد الملاح عجب کارے ہریکے و حرکت خود عین حرکت خود است چہ باشد حرکت امرے عرضی و ذات شئے جوہر عرض چگونہ میگردد و آن دوی کہ در رقص و گشتی نہ اند گفتہ اند از ایشان ملیح تر و زیبا تر و ایں ہردو عین حرکات سکنات ایشان بن مردو یا بدیع السمٰوٰت والارض یا جمال السموات والارض انت خالق کل شی انت محرک کل شی لا الٰہ الا انت مصرع

در ہر چہ نگہ کنم توئی پندارم

درین نظارہ شبہتے در دل می آید کہ شمس و ذرات بیک حالت در مقام توحید با ہم بہم شدہ اند ذرات در شمس فایت شدہ و شمس در شخوص ذرات عین خود را نمودہ وہم آن میرود و مردمانے گویند بیت۔ غیرتش غیر در جہان نگذاشت	لاجرم عین جملہ اشیا شد

یکے بدین اشارت کردہ اند ہرگز این اسناد درست آید کہ ہمہ اوست
اے محمد حسینی حیرت اندر حیرت است وبیخودی دربیخودی بس کن ۔ بیت

راہ توحید را بہ عقل مجوے دیدۂ روح را بخار مخار
مکن طعنہ مرا در بت پرستی کہ فرقے نے میان بت وتنگر
بحق آن خدائے کان بہ عالم ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر

آرے ابراہیم علیہ السلام پسر آزر راست آزر بت تراش ابراہیم بت شکن
صلواۃ اللہ علیہ بیت

رفتم بہ کلیسائے ترسا و جہود ترسا جہود وحابہ را رخ بتو بود
بہر طلبش درون تبخانہ شدم تسبیح بتان زمزمہ شوق تو بود

چہ باشد این صوفی تفلح راشکند فاذا فیہا حور انظارہ شود بیت
عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دولت

عجب این است کہ من واصل و سرگردانم

ھیہات فہیمات ایاک وان تظن باللہ ظن السوء کن موجدا
مسلما ولا تکن کافرا مشرکا ۔ گر باورت نیست بگو لا الہ الا اللہ

# سمر صد و دوازدھم

خوبی خواست خود را بیند خود را خود دیدن میسر نہ بہ ضرورت آئینہ می باید ساخت تا عکس جمال او در آئینہ مشاہدہ شود و جمال خود را در آن معکس عیان دید خود عاشق خود شد ہر جنس آئینہ ساخت آئینہ مثلث آئینہ مدور آئینہ مربع آئینہ مسدس آئینہ مثمن بہ حسب گوشہا مرئی صورت دیگر نمود و آئینہ دیگر غیر مستوی و در آن چندان جلائے نہ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ از ہر یکے نشانے دیگر نمود وَیُسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ ساز ندہ یکے بیند مے یکے نماید یکے معکس یکصورت بہ حسب اشکال مختلف و حرکات متضاد صورت متباین نمود ار کرد نمیدانم اصل خلقت چہ استعداد گرفت یکے را نبی کرد دیگرے را ولی مومن مسلم کافر مشرک ہم برین صحیفہ نقش کرد. فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ ہمہ را در یک گرہ بربست و در احکام اختلاف کرد فمنهم سعید ومنهم شقی ہمہ را را یک فیض و حرکات و سکنات اختلاف

شعر

عبارا تنا شتی وحسنک واحد وکل الی ذاک الجمال یشیر

دوزخی نالد اما در یادش و خیالش و در مقالش جز او نباشد اے یار عزیز کشادہ سخن میگویم ہمہ راہہا بربستہ اند جز آنکہ یک رہ انا للّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ در قضیہ موت و حیات بر صراط یک ذات رفتہ اند اگر چنین باشد کہ دوزخی جز یاد او ندارد و بہشتی چنان بہ لذت حورا و قلیا و حلوا مشغول است کہ او را فراموش کردہ است دیوانہ خود کاہ بیرون افتادہ فریاد بر آورد کہ آن

آن دوزخ صد هزار بار شرف دارد بر آن بهشت وکذالک آن
دوزخی بر آن بهشتی انی احب المرض علی الصحت هم از سر حرف
نقطه بر صحیفهٔ دل مینگارد

بیت

نظارگیان روے خوبت | چون در نگرند از کرانها
در روے تو روے خویش بینند | اینجاست تفاوت نشانها

ابوجهل در روے مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم صورت قهر نظاره
میکرد ابو بکر رض در روے او نظارهٔ جمال میکرد هریکے از آنچه اوست
همان داند همان بیند همان شناسد انچه اوست صورت قهر راخواست آئینه ساز دو آن اخر راخود شاه
کند که من در آن جا چه میکنم مارے را ساخت و شیرے نگاهداشت جمال خود را
بچشم مجنون در صورت لیلی عرض کرد

بلیت

یارب که داد آئینه آن بت پرست را
کو دید حسن خویش ز من بر دهست را

قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ شرب دوزخی آتش است
و شرب بهشتی نهر کوثر و باغ بوستان بهشت الارواح جنود مجنده
فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف اگر یکے عاشق
یکے میشود در عالم قدس بینهما تعارفے بود آن تعارف اینجا موجب
تودد و تالف شد نیکو تر بینی راست تر شناسی که از بینی و از چشم
احول افتاده است دو بینی از غلط حس آمده است شعر

یامن یری الواحد اثنین | من حول فی عصب العین
دع نفسک لتری واحدا | فرداً بلاشک ولا اثنین

آرے هر چیز یکه کثر بینی عیب از نظر باشد و من تملکت محاسن
وتمت رای الاشیاء کاملة المعانی
و آنچه مطلق مقید مجمل و مفصل جز و کل گوید این گفتار مواجب

مغالیط اوست — بیت

تا ظن نبری که هست این رشته دو تو
یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

شیخ اوحدؒ کرمانی بیتے هم ازین نسبت انشا کرد۔ بیت

بر اهل هنر چو تیغ میبار — وز خلق سخن دریغ میدار
یک محرم راز را بچنگ آر — پس جمله جهان به زیر سنگ آر
کناسان را بود منجس عنبر — بر خوک مبند در و زیور
گاو سگ و خر سخن چه داند — گوساله ز کن مکن چه داند

---

له انبن معنی ناله (منتهی الارب) و در شرح معنی این مصرعه نوشته تنها بلاشک و بغیر گمان

# سمر صد و سیزدھم

ان مثلی و مثلکم کمثل رجل واقف علی راس طریق طریق من یمینه و طریق من یساره والناس باتفاق و اجتماع یاخذون السلوک الی طریق الیسار کان من کان منهم العوام و منهم الشیوخ الکبار والعلماء الاخیار والرجل یصیح و ینادی ایها الخلان ایها الاخوان ایها الاصحاب ایها الاحباب ایها الارباب ایها الاسباب الطریق الذی اخترتم المرور فیه لیس هذا طریق العقلاء لیس هذا سبیل اهل التجربة والعلم والعبر من سلک فی الطریق هذا الاضاع و هلک البتة البتة ما بلغ المنزل و لا یحل المحل فیها المهاجر و المسالک لا یحس السالک فیها الا الاشجار الملتفة والاعماق المتلفة والجبال الشاهقة والبحار المغرقة فیها وادی العقارب والحیات والعجب من الناس یقبلون النصح و یتنفسون بنفس تعول الصعداء و یبکون بکاءً شدیدا و یقولون قولا سدیدا۔ القول ما تقول والامر علی ما انت علیه تقول و مع ذلک کله یرجعون و لا یلتفت احد منهم الی الرجوع هیهات فهیهات هذا بلاء و بیل و هذا عنا رجلیل یقول ارجعوا الی طریق من یمینی فیه الارض المستویة و فیها الخصب والسلامت و فیها الفراغ والعصمت و فیها المیاه الجاریة علی متن الارض والاشجار ذات الثمار ما سلک من سلک فیها الا بلغ المنزل و فاز الساعی مع ذلک لا یرجعون تهافتاً علی الواقف الناصح ثم یبق له طریق الا السلوک فی احد السبیلین اما یوافقهم

بحکم الطبع البشری او یاخذ سبیل السلام الموصل الی المطلب والمرام و لکن یعلم کل احد من نفسہ ان المضی وحدانیا والمرور فردانیا صعب بلا صعب او یوافق فیروح معہم و یبکی کما یبکون ان لعجب کل العجب الله الله اللھم اھدنا الصراط المستقیم ـ

---

[1] لتفة و لمفقة مشتق است از لف معنی درختان انبوہ [2] متلفہ یعنی جائے ہلاک و بیابان (از منتھی الارب) [3] لہاناً یعنی اندوہگین گردیدہ و دریغ خوردہ (منتھی الارب)

# سمر صد و چهار دهم

الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا یعنی مردم بحیات طبعی و حسی چنان مستغرق و متعلق بدان اند که حقیقت کار را و مقصود همین را میدانند و جز این چیزے دیگر در وهم ایشان نیست چنانستے که خفته اند یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ اذا ماتوا انتبهوا چون بمیرند از غفلت خویش و از وهم حسی بیدار شوند بدانند که ورای این که ما دانستیم و قرار گرفته بودیم عالمے دیگر و جهانے جز این است و هرچه هست همان است و این جز وهم و خیال بیش نبود گویی وهمے بود خیالی بود که برادن ایمان باس را شنیده که مقبول نیست زیرا چه درین حالت شئی ان نبود مائی از اخرویات مشاهده میشود و ایمان غیب شرط است فردا آمنا و صدقنا کفار هم مومن گردند اما لا ینفعهم ایمانهم گفته اند القبور روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران اول منزل من منازل الاخرة و اخر منزل من منازل الدنیا این همه دلیل بر ان کردم مردم میرند الا اعتباری این دو جهان وجود وهمی و خیالی محقق دارند و حیات عبارتی مشاهده شود و شطیه من الاخرت مفهوم گردد الناس نیام اذا ماتوا انتبهوا از روے ظاهری معنی دارد محققان اینجا سخنے گویند بیانے فرمایند در لباس حیات و در پرده بیرون آید این پرده بدر و حجاب. آن همین بود تو ئی شخص تو بود این سر آشکار اگر دو روے جمال خود بنماید و از هستی خود بروز ے انچه حق است بحقیقت دائم و قائم است با عزت و عصمت است حجره کمون و صحراے وجود آید و آن بجه شود و چگونه این پرده برخیزد نشود

گر موت و موت حقیقی این است کہ از ہستی خود بیرون شود این مردنی تحقیقی است و آن مردنی بہ قالب طبیعت این مردن حسی است و آن مردن معنوی است من مات نقد قامت قیامتہ در قیامت حقائق معارف ضروری شود۔ فقد قامت قیامتہ درست تر شود الناس اذا ماتوا انتبہوا

ہمین اشارت سید ہر من سرہ ان ینظر الی میت یمشی علی وجہ الارض فینظر الی ابن ابی قحافہ۔ الی میت یمشی

این موت طبیعی نیست این معنوی است گوئی اشارت برین کرد کہ ابوبکر رضی اللہ عنہٗ حقایق معارف آلہیات بروضروری بود۔ خواجہ من سفر مود قال عیسیٰ علیہ السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین ولادت دو است ولادت طبعی انچہ در ہر خانہ معائنہ و مشاہدہ است ازین طبیعت بمیرد بعد این موت طبعی جہانے دیگر است سنائی گوید

بیت

بمیر اے دوست پیش از مرگ گر می زندگی خواہی　　(ن اگر تو)

کہ ادریس از چنین مردن بہشتی گشت پیش از ما

ازین حیات طبعی بمیرد بہ حیات حقیقی زندہ شود این حیات ابدی حیات بخد ابخشد این قیامتے است پیش از آنکہ آن قیامت عامہ بیاید این قیامت خاصہ است بگفتیم کہ از کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم این معلوم شد کہ ابوبکرؓ را معارف حقایق ضروری شدہ بود تا آنکہ او گفت العجز عن المعرفت معرفت مردمان معنی این سخن گویند یعنے عرفان او بجاے رسید بہ کنہ او و نہایت او احاطت نتوان کرد ضرورت عاجز گردد معنی دوم یعنی معرفت او او را ضروری شود کہ معرفت المقعد بوصف القعود اگر مقعد خواہد او را علم بہ قعود نہ باشد نتواند ازین عاجز شود و آنکہ گفت من عرف نفسہ

فقد عرف ربہ یعنی چنانچہ معرفت نفس بدیہی است بہ ہدایت حس
میدانی ہمچنین معرفت خدائے اگر خواہی خود را بدانی ممکن نباشد
حکما گویند این مردن او زاد نیست دیگر معنی از این طبیعت حسی بمیرد و ولادتے
دیگر شود حیات. دیگر یابد ابو سعید بر بو علی نوشت دلنی عن الدلیل ابو
علی سینا جواب می نویسد الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن
الاسلام المجازی وان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخوص الثلثہ
بوسعید این کلمات را مدح کرد گفت. اوصلنی ہذہ الکلمات الی
مالم یوصلہ عبادت اربع الف سنۃ الدخول فی الکفر
الحقیقی از چہ عبارت میکند ہر کہ بہ حقیقت رسید و آن را معتقد و
مذہب و دین خود دانست مومن حقیقی شد اما امام مسجد محلت
این سخن شنود کافر خواند و این سخن کہ مولانا با خود راست گرفتہ است آن
اسلام مجازی است. معنی دیگر کفر حقیقی یعنی استر باشد ہر حقیقتے کہ منکشف شد
پردۂ غلیظے حجابے عظیمے پیش آید تا از آنجا میرود الی ان ینتہا عمر
الدنیا. الکفر الحقیقی شیخ ہر کہ گفت کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر
الکفر الحقیقی لیس الا یقینہ الانبیۃ و شخوص ثلثہ ملکوت جبروت
لاہوت ملک نسبتے ہم بہ ملکوت دارد زیرا چہ اوست جبروت آنجا
ملک و ملکوت و لاہوت جمع کند آن را جبروت نامند لاہوت وحدت
ہویت ہو ہو لا ہو لا ہو از ان اعتبار کنند اسلام مجازی ہمان باشد
کہ الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا ہمین باشد کہ دخول در کفر حقیقی
شود با ہمان اتحاد توحید وحدت بقیت اثنیت این چنین کفرے
ہست کہ دینہا و اسلامہا فداے این کفر باد مثل امتی کمثل الغیث
لا تدری اولہ خیر ام آخرہ اول غیث اثبات کرد آخر غیث
تکمیل کرد آن ہم باید این ہم باید اولیان دین را نمودند آخریان

در طلب دین شدند و هم بر بستند که یکے آنیم انتہا تا چه حدارست ہر آئینه
به انتہاے بکمال دین رسیدند ہر دو طرف خیر آمد فکله خیر باشد الناس
نیام اے غفلة اگر مجاز عنایت نکنیم من حیث المقصود نوم مطلوب
کلی باشد زیرا چه در نوم ذہول است و از خود رفتن کلاً و جملةً ہمت
طائفه صوفیان بسا باشد به قصد و ارادت خویش خواہند که نوم
ایشان را بر باید و از خود بہمه وجه غایب شود حقیقت کار بر
ایشان کشف و تجلی کند آنچه بین النوم و الیقظه باشد چندان عبرتے
ندارد زیرا چه ہر طرفے به طرفے دیگر را مزاحمت مینماید آنرا که بقا
بعد فنا نامند یا ذہول اصلی باشد آنرا الفنا فی الفنا خوانند اول
حال صوفی بدان اثبات ماند که گفتیم و آخر حال فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی
عَلٰی سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ باشد مثمر دانه آنچه شود که طرفین جمع شود
ان بدوست وآنچه خبر القرون قرنی گفته است و آن به اضافت اوست
نه به نسبت عقاید اشخاص فقہا است روا باشد خدا را ببنید زیرا چه سلف
ی نه از ان ببنید صالح ازین نشان داده اند در سراجی است رویة الله تعالی
فی المنام جائزة فعلی ہذا حالت نوم شریف ترین حالات مردم
باشد تحفه دیگر من از کورے باد رزاد پرسیدم وقتے تو خواب می
بینی گفت می بینم گفتم چگونه گفت چنانچه شما این دم پیش من نشسته اید
می دانم که نشسته اید اما نمی بینم ہمچنین در خواب - ہیہات ہر که
او را در خواب دید در بیداری ہم بیند اے مرد تا و ان جہتے و زمان
و مکان و حدوث تر است غلط محض و خطا مرو اعتقاد داری برین که
او محیط اشیا راست بکلیتها عرش محیط ہمه اشیا او و تعالی محیط بعرش
آنچه مکان کجا زمان کجا فلک کجا آفتاب و ماہتاب کجا تو خود در اشبال
گرفته دان که در انجیر می باشد. لیس عند الله صباح ولا مسا

با صباح و مسا با جملہ اشیا کہ وراے عرش است با ہمہ اوست و او بر ہمہ محیط الا انہٗ بکل شیٔ محیط توحید باری تعالیٰ۔ بیت

سبحان خالقے کہ صفاتش ز کبریا ۔۔۔ در خاک عجز میفگند عقل انبیا
گر صد ہزار قرن ہمہ خلق کائنات ۔۔۔ فکرت کنند در صفت و عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ ۔۔۔ دانستہ شد کہ ہیچ نہ دانستہ ایم ما

# سر صد و پانزدهم

قل اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سبحان خالق جل کلامه عن الهذر والنذر نظاره شو حسن عبارت را چه انتظام و التیام یافته است نخست فرمود قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فی الخلق من شی من شر ماخلق وفی قوله مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اشارة الی ان فی خلقه من خیر او شرا اد هو فیهما النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ هرچه انسان کرد باز خاصیت انسان و وجود او خاصیت دارد تا با آن ضم نکنند اثر ندهد چند کلمه خواند بهر زبانے که هست عربی و فارسی و انواع اختلاف لغت ترکی و هندی به انواع لغات ایشان در هر زبانے سحرے هست از آن برکت حروف اوست که نسبت بخواص حروف است با این همه شرطے است کلی او که هفت بار و یا آن قدر که آمده است فف زند در آن چیز تا هر بارے که میخواند هر بارے فف بزند آنگه اثرش دهد و اگر نزند اثر ندهد حکایت عیسیٰ شنیده فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ و اگر بخواند و نفخ نه کند هرگز حیات نشود سرے عظیمے است درین کلام وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ این جا دو معنی هست روح شخصے مخلوقے هست و او را تعالیٰ به دهانے که شفاه ندارد و اسنان ندارد و لبان و کام و تحت و فوق و حلقوم و لهات نه صورتے که عبارت از فرع هوا کنند اما چنین نماید در دهن آدم نفخ کرد فکان آدم حیا عالما عارفا قادرا الی جمیع صفاته در انسان این خاصیت به نفخ خویش نهاد هرجا که انسان نفخ میکند این خاصیت اثر مید هد که نهاده اوست شنیده باشی سی و سه آیت بخوانند و بر دست و سینه و بر پشت و سینه فرود آرند اثرش امان باشد از کل آفت و هر که

هست فاتحه بخواند بر دست دمد و بر خود فرود آرد اثرے تمامے دهد
معنی دوم وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ای نفخت فی آدم من حیاتی
وهو عین الحیات او نفخ کرد اثر حیات او در آدمؑ متصف به جمیع
صفات او گشت اما این تفرقه ماند این را عاریت مستعار الیٰ اجلٍ مسمی
باشد و مغلوب تحت قدرت او بود علی هذا التقدیر حیات انسان به حیات
او بود تعالیٰ الیٰ ان شاء وقدّر و این که صوفی تخلق به اخلاق او میشود
چیزے خارجی درونے آید این همه او صاف بالقوت در وے مرکوز اند
به توجه و به مجاهده ریاضت انچه در حجرۂ بشری مختفی بود در صحرائے وجود
ظاهر گردد و آنچه صوفیان گویند که صفات محبوب در محب بدل
صفات آدمی آید اگر از ایشان بیان این سخن پرسی ایشان جواب
بگویند که سرے است در بیان نمی آید من نام آن بزرگان نگویم که
این سخن گفته اند از انچه لائق ایشان نیست اما بیان الست که ما گفتیم فهم کن
چه سگویم محمد حسینی میگوید کسے نه گفته است این سخن و آنکه فخروا له
سٰجِدِیْنَ هم از آنچه فیض او در وے در آمد گفت منم سجده کنید مرا
و انچه ابا آورد و تکبر فبی یسمع و بی یبصر و بی یمشی و بی یتکلم
هم ازین سر نشانے میدهد چه گمان میبری که باصره او در باصرۂ این در آمد
لاحول ولاقوة الا بالله این فیض با او بود اما به وقت ظهور یافت
جمیع کلمات شطحیات مشائخ یکے گفت انا الحق لیس فی جبتی سوی الله
انا اقول و انا اسمع و غیر ذالک همه بدین مرتبط اند نور قدوس
سبوح متشکل متمثل به صورت جوانی حسن ابو جہے ملیح شکلے شد خود را جبرئیل
نام نهاد بر مریم تجلی کرد و او را بشارت به تطهیر کرد و تقدیس و تنزیه مقدم
کرد پس آن به ولد بشارت داد او استعجاب نمود گفت وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ
بَشَرٌ آن متشکل بشکلے دگر شد اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ

خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ حکایت ہم ازین نفخ ہم ازین
اتحاد درست کردہ است ہم ازین جا عیسی را ابن اللہ گفتند یعنی نتیجت اللہ
ہیچ از مریم با عیسی نیامیخت امانتے کہ نہادہ بودند مریم روے و
روحانے بود آن روح و روح اللہ نسبت داشت کہ روح او در این
جود شہود شود بہ اجتماع صفتین آلہتین چہ گوئی آں کسے را کہ می گوید من
مَّاءٍ متحقق و من ماء متوھم حاشا للقایل بیت

طاؤس باغ حضرتم بر صورت زاغے نگر سیمرغ قاف قدرتم بر شکل عصفوری ببین

آندم خواہند اثر شے از بینے انسان دفع کنند فف زنند و بفر بیند از وگرد
آوردہ فرود کوہے بر زمین زنند فف زنند تا وجود آن خاصیت
شود تا برین طریق بر زمین نزنند اثر ندہد اصابت عین ہم ازین قبیل
است حسد حاسد نیز تا او را فرود نزنی بارا بر سینہ او نکوبی حسد از سینہ
اش نرود این ہم خاصیت زدن پا است ضرب قدم در رہ ہرچند
راہ ہست پس می اندازی می روی يُوَسْوِسُ فِي صُدُوْرِ النَّاسِ
ہمان نفخے کہ در سینہ او شد او وجودے شہودے دارد او را فعلے و
حرکتے در تو ہست آن چیز با تو حکایت میکند و احادیث و ہذیان
در دل تو می اندازد و ہمان شئے چون بحق حقیقت صافی کرد فعل دوم
چہ کند الہام ہمین وسوسہ است کہ بہ الہام باز آمد ہمان الہام وسوسہ
از جہت آنچہ مصدر یک فعل است تفاوتے نکند۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رب با محمدؐ گوئی گفت قل یا انسان ازانچہ
لفظ محمد لصورتہ صورت انسان است محمد و دیگر چون محمد مجمع محیط جمع
انبیا و اولیا است و محیط خواص عباد اللہ با محمد گفت گوئی ہمہ را خطاب
شد اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ گوئی ہمان گفت کہ رسول اللہ گفتہ است
اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ این سخن چہ معنی دارد در افعال بیان کلامے بود

در صفات کذلک چو کار بذات افتاد جز اورا وجودے نہ گفت اعوذ
بک منک این گمان نرود کہ اورا بہ امر بہ تفرقہ بود یا بہ جمع بود بلکہ بہ
جمع الجمع لا اِلٰہ نفی مَا استحال وجودہ اِلَّا اللہ اثبات ما استحال
عدمہ لَآ اِلٰہ الا اللہ جمع محمد رسول اللہ تفرقہ ھیھات
ھیھات لاحول ولاقوۃ الا باللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ جمع محمد رسول اللہ جمع الجمع
المحمد الذی یجمع فیہ الصفات المحمودۃ چیزے درین بیت اشارت
بہ صفت او میشود

بیت

کس پرسد از محمدؐ چونی چگونہ   بیچون چگون چہ گوید چونم چگونہ ام

محمد محمدؐ محمد قال الجنید النہایت الرجوع الی البدایت
الرجوع النہایت والسکون فے النہایت بوصف الرجوع
الی البدایت نہایت النہایت محمد خاتم الانبیاء صلے اللہ
علیہ وسلم ختم بہ کدام معنی   ورائے سیر او و سلوک او و ورائے
مقصد او منزلے دیگر نماند ہر آئینہ خاتم گشت دانستہ کہ شکر را چند مرتبہ
است نخست از کہے کہ حلاوتے دارد گرفتہ اند تصفیہ کردہ اند تا آنکہ نبات
گشت ورائے آن جائے تصفیہ نماند محمد را بدین قیاس کن با جمع انبیا اول
محمد اوسط محمدؐ آخر محمد و السلام

از نقل مصطفےٰ ہم از حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدہ شد
فرمود عزرائیل آمد اذن خواست گفتم جبرئیل باید مشورت کنم از جبرئیل
پرسیدم جبرئیل گفت ان ربک لیشتاق الیک مصطفےٰ اذن داد فرمان
آمد فرشتگان را کہ شما از میان دور شوید من دانم و بندہ من بعد آن
صورتے از قدس آمد با جائے کہ در وصف نیاید مرا کنار گرفت وسخت
بشلید آنچنان خنکی در من پیدا آمد کہ جان در اضطراب شد بہ جہت بیرون
آمدن گفتم الا الموت سکرات واز ان سکرات مستی و ذوق مراد است و بر

پیشانیم بوسه داد خنکی وراحتے افتاد و جان پیچان شد رخسارہ راست مرا بوسہ داد و بدندان سخت گزید ازان الم ذوقے و خنکی درمن پیدا آمد فریاد کردم از غایت ذوق و خنکی باز بر رخسارہ چپ ہم بوسہ داد بعد آن لبہاے خود بر لبہاے من نہاد از غایت خوشی و خنکی جان من بیرون آمد گفتم باز گردان گفت نصیب تو ہمین قدر بود۔

# غلط نامہ کتابِ اسماءُ الاسرار

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱ | ۵ | الآیاتیہِ | لایاتیہِ | ۵ | ۲۲ | ززین | رزین |
| ۱ | ۱۳ | ازبن | ازین | ۵ | ۲۳ | عرشہ | عرشہٗ |
| ۲ | ۳ | والنطر | والنظر | ۶ | ۲ | بالفتربیت | بالقربت |
| ۲ | ۵ | لا احصیٰ | لا احصی | ۶ | ۱۶ | حجد نفسہ | حمد نفسہٗ |
| ۲ | ۸ | الملکِ | الملکُ | ۷ | ۱ | قلہ | قلہٗ |
| ۲ | ۱۷ | لھم من منا | لھم منا | ۷ | ۴ | سبحانہ | سبحانہٗ |
| ۲ | ۱۸ | باطق | بالحق | ۷ | ۵ | الانسان | للانسان |
| ۲ | ۲۱ | [illegible] | [illegible] | ۷ | ۵ | وَالجلُّ | والجل |
| ۲ | ۲۲ | [illegible] | [illegible] | ۷ | ۸ | فال | قال |
| ۳ | ۷ | تاپاک | تاپاک شد | ۷ | ۸ | الخزاز | الخزاز |
| ۳ | ۱۰ | وَالشُّعَرَاءَ | وَالشُّعَرَاءُ | ۷ | ۱۲ | لاحد لھم | لاحدھم |
| ۳ | ۱۷ | ستر | ستر | ۷ | ۱۲ | جوارحہ | جوارحہٗ |
| ۴ | ۳ | وَالتَّضمِینَ | والتضمینِ | ۷ | ۱۴ | مفاصلہ | مفاسلہ |
| ۴ | ۷ | وآنخہ | وآنحہ | ۷ | ۱۹ | الی اللہ | الی اللہ" |
| ۴ | ۱۴ | بصورت | بصورتے | ۸ | ۱ | ثُنناع | ثُناع |
| ۵ | ۱ | قدیمہ | قدیمۃ | ۸ | ۲۱ | علی الحقیقت | "علی الحقیقت |
| ۵ | ۴ | لایتفیر | لایتغیر | ۸ | ۲۳ | عرفانی | عرفانے |
| ۵ | ۷ | فاعلی | فاعل | ۸ | حاشیہ | شوقاہ اللہ | سوقاہ اللہ |
| ۵ | ۸ | الایضیر | لایصیر | ۹ | ۳ | اسماء | اسماء |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹ | ۷ | بثتثتہ | بثلثتہ | ۲۲ | ۳ | شنید | شنیند |
| ۱۰ | ۱ | نعبدورا | نعبدرا | ۲۳ | ۷ | ذاتہ حجابہ | ذاتہٗ حجابہٗ |
| ۱۰ | ۱۵ | برگرفتند | برگرفت | ۲۳ | ۷و۸ | آنراکہ ذاتہ حجابہ | آنراکہ ذاتہٗ حجابہٗ |
| ۱۰ | ۲۱ | ابواصل | الواصل | ۲۳ | ۲ | یا | با |
| ۱۰ | ۲۱ | سلہ | لہ | ۲۴ | ۲ | الحوادثِ | الحوادثَ |
| ۱۰ | ۲۱ | سلہ | لہ | ۲۴ | ۱۶ | وَجْھِہٖ | وَجْھَہٗ |
| ۱۰ | ۲۱ | سلہ | لہ | | | | |
| ۱۰ | ۲۵ | کوتہ | کونہ | ۲۵ | ۲ | تَوَلَّوْا | تُوَلُّوْا |
| ۱۱ | ۶ | واو | واد | ۲۶ | ۱۳ | اند | ماند |
| ۱۲ | ۱۱ | الورای | الورار | ۲۹ | ۱۸ | خزانہاده | خزانہ نہادہ |
| ۱۲ | ۱۴ | الوعلی | ابوعلی | ۳۰ | ۸ | ربہ | دبہٗ |
| ۱۲ | ۱۶ | قصور | تصور | ۳۱ | ۳ | داو | درو |
| ۱۳ | ۳ | یاشد | باشد | ۳۱ | ۴ | فواد | زاد |
| ۱۴ | ۲۰ | جاروز | جاوز | ۳۱ | ۲۰ | اگرخو | اگرتو |
| ۱۶ | ۲ | وابت | رایت | ۳۲ | ۵ | خیرٌ والخیر | خیرٌ والخبر |
| ۱۶ | ۱۶ | عُلُوًّ | علوًا | ۳۲ | ۶ | العلم خیر | العلم خبر |
| ۱۶ | ۱۹ | دبانی | دربانی | ۳۲ | ۱۲ | بندد | نبندد |
| ۱۶ | ۲۰ | مزیدوذوق | مزیدذوق | ۳۲ | ۱۶ | حفی | حسنے |
| ۱۷ | ۱ | لس | لیس | ۳۳ | ۱۰ | روشن | روش |
| ۲۰ | ۱۰ | چراغی شد | چراغے باشد | ۳۳ | ۱۳ | صغیری وکبیری | صغری وکبری |
| ۲۰ | ۲۰ | سنتین | بنتین | ۳۴ | ۸ | محمد یا محمد | محمد با محمد |
| ۲۱ | ۴ | گسی | کسے | ۳۴ | ۱۷ | توآن | توان |
| ۲۱ | ۱۱ | القائب | الغایب | ۳۵ | ۳ | مراوات | مراداست |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۵ | ۹ | آمُرِہٖ | آمُرِہٖ | ۵۹ | ۹ | گرمی | گرہے |
| ۳۵ | ۱۳ | وَهُوَ | هُوَ | ۵۹ | ۲۳ | امانت | امانت |
| ۳۵ | ۱۳ | پنده | بسنده | ۶۰ | ۱۵ | تمام | تمایم |
| ۳۵ | ۱۷ | نعمت وبہشت | نعمت بہشت | ۶۲ | ۷ | سبب العبادت | سبب للعبادت |
| ۳۶ | ۳ | توکلہ | توکلہ | ۶۴ | ۱۹ | نحملها | فحملها |
| ۳۶ | ۱۷ | مہنده | بنده | ۶۵ | ۲۰ | بتر | ستر |
| ۳۷ | ۷ | دون | درون | ۶۵ | ۲۱و۲۲ | سجده رب تعالی است | سجده رب تعالی |
| ۳۹ | ۱۳ | آو | او | ۶۶ | ۹ | بروکه دند | بروکردند |
| ۳۹ | ۲۲ | دریائیت | دریائیست | ۶۶ | ۱۵ | بکلیسیان | بکلیسیا |
| ۴۰ | ۲۱ | بالفتح | بفتح | ۶۷ | ۱۸و۱۹ | ازمیان درودرکن | ازمیان دورکن |
| ۴۱ | ۲۱ | دے | دلے | ۶۹ | ۱ | دوخصم | وخصم |
| ۴۲ | ۱۳ | بھیل | هبل | ۶۹ | ۳ | درویش | درویش |
| ۴۵ | ۹ | خوردا افروزند | خوردا افروزند | ۷۲ | ۱۲ | اور | او |
| ۴۶ | ۵ | دول | ودل | ۷۲ | ۱۷ | یثبت | یثبت |
| ۴۹ | ۱۲ | فاذا | فاذا | ۷۲ | ۲۰ | آسود | اُسود |
| ۴۹ | ۲۱ | شنین | شین | ۷۳ | ۲۰ | ہمواره | ہماره |
| ۵۰ | ۱۶ | دبجوانی | بجوانی | ۷۴ | ۴ | شود | شو |
| ۵۲ | ۹ | تعدی | تعدے | ۷۴ | ۱۷ | مردمان | مردان |
| ۵۴ | ۱۷ | استوای | استوی | ۷۴ | ۱۹ | بود رسر | بود رسر |
| ۵۴ | ۱۹ | تَوَلَّوْا | تُوَلُّوْا | ۸۰ | ۲۰ | وخاست | [illegible]ت |
| ۵۴ | ۲۰ | مقصود | متصور | ۸۲ | ۵ | شفیق | شقیق |
| ۵۴ | ۲۰ | زر | زرد | ۸۲ | ۹ | بایزید | بویزید |
| ۵۵ | ۳ | تعین | تعیین | | | | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸۳ | ۱ | عیبت | غیبت | ۹۵ | ۸ | وازمکان | وازامکان |
| ۸۳ | ۸ | شرک | شَرَک | ۹۶ | ۱۶ | بقبض | بفیض |
| ۸۳ | ۱۶ | اصوبھم | اصولھم | ۹۶ | ۲۳ | برآئینہ | ہرآئینہ |
| ۸۴ | ۲ | مہیتی | مہینے | ۹۹ | ۱۲ | الہنم | الہم |
| ۸۶ | ۱۵ | معانی | مبانی | ۱۰۱ | حاشیہ | مصفرحسن | مظفرحسین |
| ۸[illegible] | ۲۰ | حمیت نبود را مو | حمیت نبود چو حمیت نبود را مو | ۱۰۲ | ۱۲ | غرفہ | غرقہ |
| ۸۸ | ۱۱ | عشق را باعشق | عشق را باعقل | ۱۰۲ | ۱۶ | التقلب | التقلب |
| ۸۸ | ۲۰ | صائع | ضایع | ۱۰۵ | ۷ | خویش | خوش |
| ۸۹ | ۲ | سشنید | شنید | ۱۰۵ | ۱۲ | تخلقو | تخلقوا |
| ۸۹ | ۴ | دوقول | وقول | ۱۰۵ | ۱۶ | نواع | نوع |
| ۸۹ | ۷ | توبہ تو | تو بتو | ۱۰۶ | ۲ | ایاخلاقی | باخلاقی |
| ۸۹ | ۱۶ | داشت | دانست | ۱۰۸ | ۱ | نجستہ نمیخرد | نجستہ و بخسے نمیخرد |
| ۹۰ | ۱۶ | واللانابت | والانابت | ۱۱۱ | ۸ | جگونہ | چگونہ |
| ۹۰ | ۱۶ | بہ بیان | ببیان | ۱۱۱ | ۱۶ | ہرکسیرارا | ہرکسے را |
| ۹۲ | ۱۸ | فضل | فصل | ۱۱۴ | ۴ | دلانہا | دلان را |
| ۹۲ | ۳ | ذہنی | دہنے | ۱۱۶ | ۲۰ | تففیل | تفصیل |
| ۹۲ | ۲۱ | نسیت | نسبت | ۱۱۸ | ۲ | آئین | آنین |
| ۹۳ | ۱۱ | وایہ حاجبہ او | وایہ او حاجبہ او | ۱۲۰ | ۱۴ | طیقی | لطفی |
| ۹۳ | ۱۵ | عن الخیر | عن النخیر | ۱۲۲ | ۲ | لالہٗ | لالہ |
| | | | | ۱۲۲ | ۲۰ | عارف | عارفے |
| ۹۴ | ۱ | ولہند | دلبند | ۱۲۳ | ۱۷ | جلووہ | جلوہ |
| ۰ | ۰ | ۰ | سطور ۱۸ اور ۱۹ کے درمیان خط بیکار کھینچا گیا۔ | ۱۲۴ | ۱۱ | معلونات | معلومت |
| ۹۵ | ۱ | اجزنا | اُجُرنا | ۱۲۴ | ۱۴ | بازگورہ | بازگونہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲۴ | ۲۳ | حبفہ | صفہ | ۱۳۷ | ۱۲ | منکسرہ | متکثرہ |
| ۱۲۵ | ۵ | تصوریت | التَّصوّریۃ | ۱۳۸ | ۱۱ | بنائے | مبنائے |
| ۱۲۷ | ۱ | قابل | قایل | ۱۳۸ | ۱۸ | النَّبِیَ | النَّبِيِّ |
| ۱۲۷ | ۵ | اضطلامؔ | اصطلام | ۱۳۹ | ۱ | خوردوانا شد | خورانا مند |
| ۱۲۷ | ۲۳ | تخلقو | تخلقوا | ۱۳۹ | ۷ | ایتمان | ایمان |
| ۱۲۸ | ۸ | وخون درخون | وخوان درخوان | ۱۳۹ | ۷ | حکمتے | حکمے |
| ۱۲۸ | ۸ | وادروا | ووادروا | ۱۳۹ | ۲۲ | ح | ع |
| ۱۲۸ | ۲۰ | ازخوش | زخویش | ۱۴۰ | ۴ | قبول | قول |
| ۱۲۹ | ۱۶ | عشق محبت | عشق ومحبت | ۱۴۰ | ۶ | دوسہ | دوسوسہ |
| ۱۲۹ | ۱۶ | ہزارو ہزار | ہزار در ہزار | ۱۴۰ | ۱۳ | ننواند | تتواند |
| ۱۳۱ | ۱۰ | گرم | کرم | ۱۴۱ | ۶ | بہ نظار | بنظار |
| ۱۳۱ | ۱۳ | وختے | درختے | ۱۴۲ | ۲۰ | النصرالحم | النصرام |
| ۱۳۲ | ۳ | آرام | آرم | ۱۴۳ | ۲۱ | الکمن | الکمین |
| ۱۳۲ | ۹ | خظے | خطے | ۱۴۷ | ۵ | یاد | یار |
| ۱۳۳ | ۵ | نشیند | سشیند | ۱۴۷ | ۵ | جاکے | جپالاکے |
| ۱۳۴ | ۲ | باکتثبت | بالتثبت | ۱۴۷ | ۵و۶ | آوازاورا بندہ | اوآزاورا بندہ |
| ۱۳۴ | ۱۰ | رولدہ | روندہ | ۱۵۱ | ۸ | آلامانت | آلامنت |
| ۱۳۴ | ۱۵ | والاعتبارے | ولااعتبارے | ۱۵۲ | ۱۳ | آواز | اواز |
| ۱۳۴ | ۲۰ | لیلی | لیسلی | ۱۵۲ | ۱۹ | شدہ | شدے |
| ۱۳۵ | ۸ | جرمحسب | جزمحب | ۱۵۳ | ۶ | آنہی | ابہی |
| ۱۳۵ | ۲۳ | نبی | متنبی | ۱۵۳ | ۱۰ | جالہ جلالہ | جمالہ جلالہ |
| ۱۳۶ | ۹ | برنسبت | بہ نسبت | ۱۵۴ | ۱۴ | داغ | دارغ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۵۶ | ۲۱ | تَوَلُّوْا | تُوَلُّوْا | ۱۷۴ | ۱۷ | شنوآں | شنوان |
| ۱۵۸ | ۳ | اخلقت | خلقت | ۱۷۵ | ۳ | و لہ | و لہٗ |
| ۱۵۸ | ۸و۹ | واقع ام شور و شرور | واقع ام خیور و شرور | ۱۷۵ | ۲۰ | انبیائے | ابنائے |
| ۱۵۸ | ۲۱ | نبینہ | ببنیتہ | ۱۷۶ | ۱۱ | خپانیدہ | چفسانیدہ |
| ۱۵۹ | ۹ | بانسان | با انسان | ۱۷۶ | ۱۱ | پرکار | پرکالہ |
| ۱۵۹ | ۲۳ | بایشان | با ایشان | ۱۷۷ | ۱ | چہیل | جبل |
| ۱۶۰ | ۱۵و۱۶ | کشید ند جو شانیدند | کشید ند جوشانیدند | ۱۷۹ | ۱۹ | گرفتار شد | گرفتار شدہ |
| ۱۶۱ | ۱ | در محمدیہ نقد | در محمد بہ نقد | ۱۸۲ | ۳ | یَحْذِرُ | یَحْذَرُ |
| ۱۶۱ | ۵ | حملہ | جملہ | ۱۸۳ | ۴ | رتائے | رضائے |
| ۱۶۱ | ۱۳ | نو | تو | ۱۸۳ | ۲۱ | رشلدا | رشدا |
| ۱۶۱ | ۱۴ | ساحت | ساخت | ۱۸۴ | ۴ | فررود | فرود |
| ۱۶۱ | ۲۲ | ولایست | ولایت | ۱۸۵ | ۸ | من بودم او | من بودم واو |
| ۱۶۳ | ۶ | وَلَاتَسْحُدُ | وَلَاتَسْجُدُ | ۱۸۸ | ۳ | واللّٰهُ الْغَنِیُّ | وَاللّٰهُ هُوَالْغَنِیُّ |
| ۱۶۳ | ۱۰ | وَحَرَمْنَا | وَحَرَّمْنَا | ۱۸۹ | ۵ | نقیرے | فقیرے |
| ۱۶۴ | ۹ | چناں | جنان | ۱۸۹ | ۱۸ | تنبہ | بینہ |
| ۱۶۵ | ۲ | ابے | آبے | ۱۹۰ | ۵ | دعاءٌ | وعاءٌ |
| ۱۶۶ | ۹ | مہجور باشد | مہجور بمارہ نجور باشد | ۱۹۰ | ۱۵ | مخ | غنج |
| ۱۶۶ | ۲۱ | میر باید | میآید | ۱۹۱ | ۱ | خطے | حظے |
| ۱۶۹ | حاشیہ | اختیار را | اختیار او | ۱۹۱ | ۸ | الفقر | الفقیر |
| ۱۷۰ | ۴ | طلبلے | طالبے | ۱۹۱ | ۱۵ | نشستہ | شستہ |
| ۱۷۰ | ۱۹ | نفظ | نفط | ۱۹۱ | ۱۸ | استعنی | استغنی |
| ۱۷۱ | ۵ | ریحتم | ریختم | ۱۹۲ | ۱ | اونبودہ | تونبودہ (دو) |
| ۱۷۱ | ۲۱ | پردرا | پرلوزا | | | | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۹۲ | ۱۶ | پروردگار | بروزگار | ۲۰۵ | ۳ | آست | است |
| ۱۹۲ | ۲۲ | یتحلّیٰ | یتجلّیٰ | ۲۰۷ | ۱۸ | موبودے | مولودے |
| ۱۹۲ | ۲۳ | یتحلیٰ | تجلی | ۲۰۸ | ۲ | خوراست | خوار است |
| ۱۹۳ | ۲ | اند | ماند | ۲۰۹ | ۸ | مشافہ | مشافہہ |
| ۱۹۳ | ۴ | یود | بود | ۲۱۰ | ۱۳ | وہم ہبا ید | وہم ببا ید |
| ۱۹۴ | ۱۰ | حط | خط | ۲۱۲ | ۵ | نشستہ | شستہ |
| ۱۹۵ | ۱۰ | آورہ | آورد | ۲۱۲ | ۱۳ | بے | لبے |
| ۱۹۵ | ۱۸ | برسرے کوے | برسرِ کوے | ۲۱۳ | ۵ | شم | شمہ |
| ۱۹۶ | ۹ | بےشبہ | بےشبہ | ۲۱۳ | ۱۱ | جاے | جانے |
| ۱۹۶ | ۱۰ | اعالم | عالم | ۲۱۶ | ۹ | حبنی | حسنے |
| ۱۹۶ | ۲۰ | بجمع | بجمع | ۲۱۶ | ۱۰ | غامص | غامض |
| ۱۹۸ | ۲ | دستر | وستر | ۲۲۰ | ۴ | خوردہ شاے | خورودشاے |
| ۱۹۸ | ۱۳ | دسہیل | وسہیل | ۲۲۰ | ۷ | بحوکستفہ | لوکشفہ |
| ۱۹۹ | ۲ | لَاتَدْخُلُوْ | لَاتَدْخُلُوْا | ۲۲۰ | ۹ | تَجعَلْنَاہُ | لَجعَلْنَاہُ |
| ۱۹۹ | ۳ | امتال | احتمال | ۲۲۱ | ۵ | بابکے | بابکے |
| ۱۹۹ | ۹ | لَاتَدْخُلُوْ | لَاتَدْخُلُوْا | ۲۲۱ | ۷ | رخارش کردہ | رخارش باسرنش کردہ |
| ۲۰۱ | ۶ | مخدوہٗ | مخدرہٗ | ۲۲۱ | ۱۳ | عجب وا | عجب را |
| ۲۰۱ | ۱۵ | تیز | تیر | ۲۲۳ | ۱۱ | تابدیدم | تا را دیدم |
| ۲۰۲ | ۲ | ہا | با | ۲۲۳ | ۲۰ | مزج صفصافہ | مزج از صفصاف |
| ۲۰۲ | ۱۳ | تَروح | تَروِح | ۲۲۴ | ۲۰ | ہنا | ھنا |
| ۲۰۴ | ۱۶ | بادگشت | بازگشت | ۲۲۶ | ۵ | متعلق | تعلق |
| ۲۰۵ | ۲ | غبب | غیب | ۲۲۷ | ۱۳ | مساح | مسا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۲۷ | ۱۹ | رہ ے | روے | ۲۵۰ | ۵ | قومے | قوئ |
| ۲۲۸ | ۱ | من تو | من و تو | ۲۵۰ | ۱۲ | بافی | باقی |
| ۲۲۹ | ۳ | انداین | اما این | ۲۵۰ | ۱۴ | یکیے یہ ہزار | یکیے بہ ہزار |
| ۲۳۰ | ۲ | خطاب موسیٰ | خطاب با موسیٰ | ۲۵۱ | ۳ | مجبول ومحبول | مجعول ومجبول |
| ۲۳۰ | ۵ | وستگہ | دستگہ | ۲۵۱ | ۱۶ | بلاالبحر | بل البحر |
| ۲۳۰ | ۱۴ | قرتین | قراتین | ۲۵۲ | ۵ | نشتہ | نبشتہ |
| ۲۳۱ | ۶ | والعالو | والعالم | ۲۵۳ | حاشیہ | خاکترے بہ برد | خاکسترے برد |
| ۲۳۲ | ۲۱ | یوحی | یُوحیٰ | ۲۵۵ | ۱ | بکنند | بکنید |
| ۲۳۳ | ۴ | اَلطاعَ | اَطاعَ | ۲۵۵ | ۲ | الارواج | الارواح |
| ۲۳۴ | ۱ | سمر | سمر | ۲۵۶ | ۲۱ | کہ ہردو در | کہ ہردو |
| ۲۳۷ | ۸ | پرند | پرندہ | ۲۵۷ | ۹ | خوور آمدہ | خوردامدہ |
| ۲۳۷ | ۱۷ | میتواند | میتوان | ۲۵۷ | ۱۸ | عقل وانبیا | عقلِ انبیا |
| ۲۳۷ | ۲۲ | فاترک | فاترکَ | ۲۵۹ | ۱ | لفتے | لغتے |
| ۲۳۸ | ۳ | چون و | چون در | ۲۵۹ | ۹ | ہرلاشے | برلاشے |
| ۲۳۹ | ۱۵ | قرب دلہا | قریب (؟) دلہا | ۲۶۰ | ۹ | مِنَ زَوجِ | مِنْ زَوج |
| ۲۴۲ | ۶ | شیخ | شیخ | ۲۶۱ | ۱۴ | توی آیند | تومی آیند |
| ۲۴۳ | ۱۱ | خارجی شود | خارج می شود | ۲۶۱ | حاشیہ | ۲؎ دوع | رکی دوع |
| ۲۴۶ | ۸ | جنبش | جنبش | ۲۶۲ | ۶ | وحیہ | دحیہ |
| ۲۴۶ | ۱۴ | وجون | وجود | ۲۶۳ | ۸ | کُلّ | کُلُّ |
| ۲۴۷ | ۱۱ | مقام | مقام | ۲۶۴ | ۴ | گہ اگر | کہ اگر |
| ۲۴۷ | ۱۱ | ماندہم | ماندم | ۲۶۴ | ۱۴ | لسانہ | لِسانُہٗ |
| ۲۴۸ | ۲ | نگرد | نگر | ۲۶۵ | ۸ | باذوق | یاذوق |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۶۶ | ۶ | می نشیند | می شینند | ۲۸۴ | حاشیہ | سبزد | نبرد |
| ۲۶۷ | ۷ | علم النعین | علم الیقین | ۲۸۵ | ۱ | رعاینتہ | رعایتہ |
| ۲۶۹ | ۱۳ | باشم کہ من | باشم من۔ | ۲۸۵ | ۸ | گریز | گریزہ |
| ۲۷۳ | ۱۰ | نبا | انبا | ۲۸۵ | ۸ | نخوفاً | خوفاً |
| ۲۷۳ | ۲۳ | دربن | درین | ۲۸۵ | ۱۴ | خصول | فصول |
| ۲۷۴ | ۳ | شکم بک | شکم سبک | ۲۸۵ | حاشیہ | نا خواہاں | نا خواہاں وصال |
| ۲۷۴ | ۹ | الرّکیٰ | الزبی | ۲۸۶ | ۹ | اوربہ | اویہ |
| ۲۷۵ | ۶ | گہ | کہ | ۲۸۶ | ۱۹ | ہر | بر |
| ۲۷۵ | ۱۲ | ابند | بند | ۲۸۶ | ۱۱ | اہ | او |
| | | | | ۲۸۹ | ۴ | ذرہ ذر | ذرہ ذرہ |
| ۲۷۶ | ۱۹ | اوآراستہ | اورا آراستہ | ۲۸۹ | ۵ | تنگ | تنگ |
| ۲۷۷ | ۱۲ | چاوز | جاوز | ۲۸۹ | ۹ | اد ابصرتہ | اذا ابصرتہ |
| ۲۷۸ | ۲ | اےخوان | اے اخوان | ۲۸۹ | ۱۸ | نجمسد | تجسد |
| ۲۷۸ | ۹ | ہے ورد | بیدرد | ۲۸۹ | حاشیہ | بارن | بادن |
| ۱۸۰ | ۱ | تاماتکم | طاماتکم | ۲۹۰ | ۷ | خیلہ لات | خیالات |
| ۲۸۲ | ۱۵ | اودا | اورا | ۲۹۱ | ۲۰ | گرنیم | گزنیم |
| ۲۸۲ | ۸ | تموم | تخوم | ۲۹۲ | ۱۰ | کردم | گردم |
| ۲۸۲ | ۹ | فیض رطوبت | فیض و رطوبت | ۲۹۳ | ۸ | شاید | شاہد |
| ۲۸۲ | ۱۲ | قدمح | قدح | ۲۹۴ | ۸ | ہمکین | تمکین |
| ۲۸۳ | ۷ | اجراے | اجرے | ۲۹۴ | ۸ | بودجود | بود وجود |
| ۲۸۳ | ۹ | جراللہ | صبراللہ | ۲۹۵ | ۳ | کلہ | کلۂ |
| ۲۸۳ | ۱۲ | وخیمے | وغمے | ۲۹۵ | ۱۱ | خاجیے | خاسے |
| ۲۸۳ | ۱۵ | این بار | این بار | ۲۹۵ | ۱۷ | جشرو | جشرہ |

| صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۹۶ | ۱ | دمند | دهمند | ۳۱۴ | ۲۱ | چون | چو |
| ۲۹۶ | ۸ | تکثیراست | تکثیرات | ۳۱۶ | -- | نبافته | نیافته |
| ۲۹۷ | ۷ | جرزمین | برزمین | ۳۱۸ | ۳ | مَن | مِنا |
| ۲۹۷ | ۱۲ | ملک | بلک | ۳۱۸ | ۱۳ | ثرای | تری |
| ۲۹۷ | ۱۴ | وریدووجود | وریدوجود | ۳۱۹ | ۱۴ | غم | ضم |
| ۲۹۹ | ۲ | بروخو | بروز | ۳۲۰ | ۴ | عتیارے | اعتبارے |
| ۲۹۹ | ۳ | سقینه | سینه | ۳۲۱ | ۱۶ | تسمت | تسمت |
| ۲۹۹ | ۱۹ | آرده | آسوده | ۳۲۴ | ۷ | لفعلوا | فعلوا |
| ۳۰۰ | ۲ | دعیق | وضیق | ۳۲۷ | ۲ | دوزخیال | دوزخیان |
| ۳۰۰ | ۹ | مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ | من الْمُکْرَمین | ۳۲۷ | ۱۶ | نبباشد | نباشد |
| ۳۰۱ | ۸ | یفرماید | میفرماید | ۳۳۰ | ۸ | الا لواحد | الا الواحد |
| ۳۰۳ | ۲۱ | حدیث | حدیثے | ۳۳۰ | ۱۹ | کهار | کبار |
| ۳۰۵ | ۱۲ | تهه | نهه | ۳۳۰ | ۲۱ | ان المجبت | ان المحبت |
| ۳۰۵ | حاشیه | وهشت | هیئت | ۳۳۱ | ۸ | بحیی | یحیی |
| ۳۰۶ | ۱۶ | سمعے | سمع | ۳۳۱ | ۱۱ | وترهذا | وشرهذا |
| ۳۰۸ | ۹ | کاکہ | کاہک | ۳۳۴ | ۱۵ | پیش ہاے | پیشہاے |
| ۳۰۹ | ۱ | طعنۂ | طعمۂ | ۳۳۴ | ۱۹ | سگ | "سگ" |
| ۳۰۹ | ۱۱ | فامتحنوه | فامتحنوه | ۳۳۴ | ۱۹ | وبه آتش | "وبا" آتش |
| ۳۱۱ | ۱۶ | نتمایم | نمایم | ۳۳۵ | ۱۲ | الاوصل لافصل | لا وصل لافصل |
| ۳۱۲ | ۱۲ | سررشته | سررشته | ۳۳۵ | ۱۵ | الک | مسالک (؟) |
| ۳۱۳ | ۲۱ | یاخودین | باخوداین | ۳۳۵ | ۴ | یقتبل | یقبل |
| ۳۱۴ | ۱۰ | جال واحاس | جال احاس | ۳۴۱ | ۱۰ | المسالك | المسالك |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۴۳ | ۱۲ | حضرت | حضرۃ |
| ۳۴۳ | ۱۵ | خیال | خیالی |
| ۳۴۳ | ۱۶ | انتبھو | انتبھوا |
| ۳۴۴ | ۳ | قیامتہ | قیامتہٗ |
| ۳۴۴ | ۲۲ | مقصد | مقعد |
| ۳۴۵ | ۲۰ | حنین | چنین |
| ۳۴۶ | ۱۶ | مادرزاد | مادرزاد |
| ۳۴۶ | ۲۲ | آنخہ | آنگہ |
| ۳۴۶ | ۲۳ | ہِسا | صَا |
| ۳۴۶ | حاشیہ | خدا یزراب بیند | خدا لسر انجاب بیند |
| ۳۴۹ | ۱۸ | شلحیات | شطحیات |
| ۳۵۰ | ۳ | نتجب | نتیجۃ |
| ۳۵۰ | ۵ | جود | وجود |
| ۳۵۰ | ۱۳ | اہ | راہ |
| ۳۵۲ | ۵ | برون | بیرون |

الاسرار
شریف
حضرت خواجہ صدرالدین
گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ
بتصحیح و تحشیہ
حسین صاحب ایم اے
وظیفہ یاب
مطبوعہ